اَصحابی کالنُّجوم فبِاَیِّھم اقتدیتم اھتدیتم

میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو ہدایت پا جاؤ گے

(مشکوٰۃ شریف، کتاب المناقب)

مناقبِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

راجا رشید محمود

آنسوؤں کو قلب کا جب ترجماں کرتا ہوں میں
تب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے تخصص کو بیاں کرتا ہوں میں

مناقبِ صحابہ رضی اللہ عنہم

منقبت نگار:
راجا رشید محمود

مکتبہ ایوانِ نعت

حرفِ خالق ہے فقط شایانِ اصحابِ نبی ﷺ
ہے رضی اللہ عنہم شانِ اصحابِ نبی ﷺ

کتاب : مناقبِ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

شاعر : راجا رشید محمود

★ صدر "ایوانِ نعت رجسٹرڈ" ★ چیئرمین "سید ہجویر نعت کونسل"

★ مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور ★ جنرل سیکرٹری "مجلسِ سخن" رجسٹرڈ

★ معتمدِ عمومی "انجمن خادمانِ اُردو"

مصححہ : ڈاکٹر شہناز کوثر و شمیم اختر

کمپوزنگ / ڈیزائننگ : مدنی گرافکس 5- حسن چیمبر عقب مزار قطب الدین ایبک نیو انارکلی لاہور

فون: 7230001 موبائل 0321-9409200, 0321-9409900

اشاعت : اول (۲۰۰۷)

صفحات : ۲۷۲

تعداد : ۳۰۰

ہدیہ : کم از کم سو مرتبہ ہدیۂ درود و سلام بحضور سید الانام (علیہ التحیۃ والسلام)

تعاون: جناب محمد ارشد اچھی

ناشر

راجا اختر محمود

مکتبہ ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

اظہر منزل چوک گلی نمبر 5/10۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور

تربیت یافتگان و اطاعت گزارانِ

حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء

کے نام

جن کا کردارِ تسلیم و رضا قیامت تک ملّت کی رہنمائی کرتا رہے گا

تھے تسلیم و رضا کا آئنہ اصحابِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پیغمبر ﷺ
سمعنا اور اطعنا کہتے تھے ارشادِ نبی ﷺ سُن کر

نہیں میرا مدحِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مد میں
علاقہ صلہ سے، انا سے، ریا سے

اجمالی فہرستِ مناقب

تفصیلی فہرستِ مناقب

پنجتن پاک علیہم السلام

بنات النبی ﷺ

اصحابِ رسول ﷺ

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم

دامادانِ پیغمبر ﷺ

حضرت حسنینؓ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

☆☆☆☆☆

حمدِ باری تعالیٰ جل جلالہٗ

جل جلالہ

میرا خالق، میرا رازق، مالکِ روزِ جزا جل جلالہ
ہے محبِ سرکار والا صلی اللہ علیہ وسلم کا، صحابہ رضی اللہ عنہم کا خدا
بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہو گئے رب تک رسا
کیوں نہ میرے لب پہ مدحت ہو صحابہ رضی اللہ عنہم کی بھلا
ساجد و عابد تھے سارے خادمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
وارثانِ صدق و حکمت، صاحبانِ اتقا
ہو گئی مقبول جس کی حمدِ ذاتِ کبریا جل جلالہ
واصفِ اصحابِ محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہو گیا
سربسجدہ پیشِ خالق جب رہا کرتے تھے وہ
کیوں نہ ہوتے بے نیازِ آز و تحریص و ہوا
دین پہنچایا گیا اُن کے ذریعے سے ہمیں
اہلِ دیں کا کر دیا ان کو خدا نے رہنما
جان دی تو کبریا و مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر
ان میں ہر اک دین کی ترویج کی خاطر جیا

خوش ہوا ان پر خدا، ان کی خطائیں بخش کر
اور "رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ" ان کے بارے میں کہا
ہستیاں اصحاب رضی اللہ عنہم کی کر دیں خدائے پاک نے
دلپذیر و دلنشین و دل نواز و دل رُبا
میں نے جو اصحاب و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی توصیف کی
حشر میں مجھ کو عطا فرمائے گا خالق صلہ
جاں نثاری دیکھ کر ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے
مرتبہ ایک ایک کو خلاقِ عالم جل جلالہ نے دیا
تھا ہمرا محمودؔ مقصد ربِّ عالم کی خوشی
ذکرِ اصحابِ نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کیا

☆☆☆

جلّ جلالہٗ

ایک برقی رَو لپکتی ہے مرے اِحساس میں
کارفرما تُوہے میرے پردۂ انفاس میں
حق یقیناً زندگی کا ہم سے ہو جائے ادا
یاد تجھ کو گر رکھیں خوشحالی و اِفلاس میں
تو اگر عُسرت زدہ کی آہ میں مستور ہے
بس گیا ہے متّقی انسان کی بُو باس میں
کیوں نہ مل جائے اسے ''لاَ تَقْنَطُوْا'' کی پھر نوید
جب اتر آئے کرم تیرا نگاہِ یاس میں
گُونا گُونی ذوقِ طبعِ آدمی میں کی عیاں
ہے تنوّع لذّتوں کا گر تمام اجناس میں
مصطفیٰ ﷺ کی برتری کے واسطے تُو نے لیا
ایک پختہ عہد نبیوںؑ سے بھرے اجلاس میں
التجا محمود کی سُنتا ہے تُو از راہِ لُطف
بے بسی میں، رنج میں، کُلفت میں، غم میں، یاس میں

☆☆☆

نعتِ حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مرحمت خالق کی ہے شانِ شہنشاہِ عرب ﷺ
دو جہاں ہیں زیرِ فرمانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

مرتبہ داں کبریا کے ہیں محمد مصطفیٰ ﷺ
اور خدا ہے مرتبہ دانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

ہیں ابُوبکر اور عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما لاریب و شک
دوستداران و حلیفانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

بُوعُبیدہ، بُوتُراب و خالد و فارُوق رضی اللہ عنہم ہیں
اشجعانِ ضیغمستانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

ہیں بلال و بُوذر و عمّار و حسّان و صُہیب رضی اللہ عنہم
جاں نثاران و محبّانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

کیوں نہ اصحابِؓ نبی ﷺ ہوتے ہدایت کے نُجُوم
پا لیا جب ماہِ تابانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

بعدِ خلّاقِ جہاں محمودؔ صرف اصحاب رضی اللہ عنہم ہی
جانتے ہیں رفعتِ شانِ شہنشاہِ عرب ﷺ

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت پڑھتا ہوں یا نام جپتا ہوں میں، میرے آقا علیک السّلام آپ کا
ہے یہ عادت سعادت عبادت مری، ذکر کرتا ہوں بالالتزام آپؐ کا

جان لو گے تلاوت سے قرآن کی، منزلت ان کے ایقان، عرفان کی
ربِّ عالم کے ایما سے ہٹ کر نہیں کوئی بات آپؐ کی، کوئی کام آپؐ کا

دیکھ لیں میری آنکھوں پر اور قلب پر، کُا تجر نقش سرکارِ والا گہر ﷺ
آپ کا گنبدِ سبز و مینار ہے، آپ کا فرش ہے، سقف و بام آپؐ کا

دم بخودِ جاں کے دشمن تھے سرکارؐ کے، موت کے ڈر سے وہ کانپتے تھے مگر
فتحِ مکّہ کے دن چشمِ افلاک نے دیکھا رحم آپؐ کا، عفوِ عام آپؐ کا

عرش وافلاک کے ساکنوں کے لیے، ایک شب اک جھلک جس کی دی آپؐ نے
عاصیوں مذنبوں کو قیامت کے دن چاہیے ہو گا وہ ابتسام آپؐ کا

کر چکا ہے اگر ظلم تُو جان پر، سامنے ہے نبی ﷺ کا درِ درگزر
چشمِ نادم سے دستِ کرم چوم کر، دامنِ عفو لے دل سے تھام آپؐ کا

اصل میں ہے غلامِ غلامانِ در، نام لیواؤں کا نام لیوا ہے یہ
خوش گمانی سے کہتے ہیں محمودؔ کو اہلِ اخلاص آقا ﷺ غلام آپ کا

☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دیر تھی صرف پیمبر ﷺ کے نظر کرنے کی
پوری خواہش ہوئی طیبہ کو سفر کرنے کی

ان کی پہچان کی خاطر ہوئے عالمِ تخلیق
یہ ضرورت تھی زمانے کو خبر کرنے کی

پڑھ کے سیرت نہ میں کیوں نعت پہ مائل ہوتا
چشمِ حیرت کو تمنا جو تھی تر کرنے کی

مہر و مہ طیبۂ اقدس کو سلامی دے لیں
اصل اتنی ہے یہ سب شام و سحر کرنے کی

یادِ سرور ﷺ نے جو آنکھوں سے نکالا پانی
دی بشارت مرے آقا ﷺ نے گہر کرنے کی

قصرِ اشعار میں کیوں غیرِ پیمبر ﷺ آئے
کیا ضرورت ہے عمارت کو کھنڈر کرنے کی

اُس کے اظہار میں محمودؔ جھجکنا کیسا
ذکرِ سرکار ﷺ میں ہو بات اگر کرنے کی

☆☆☆

آبائے سرکار ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کُفر سے اور ہر بُرائی کے اثر سے پاک تھا
سلسلہ اَصلاب و اَرحامِ رسول اللہ ﷺ کا

خامۂ محمودِ احقر پر بہ عَونِ کبریا
آج اَجدادِ رسولِ پاک ﷺ کا ہے تذکرہ

سارے تھے اسلام پر، دینِ خلیلِ پاک علیہ السلام پر
جو تھے آباءِ نبی ﷺ، اَجدادِ محبوبِ خدا

کس نے پہلے سب سے پہنایا تھا کعبے کو غلاف
یہ شرف ہے جدِّ آقا ﷺ حضرتِ عدنان کا

شرِّ شیطاں سے حفاظت کے لیے اللہ نے
ساتھ اُن کے کر دیا تھا اک فرشتوں کا پرا

طبری میں حضرت مَعَد کے بارے میں تحریر ہے
وہ تھے ہر پل شاغلِ اورادِ تحمید و ثنا

رہتے تھے آمادۂ پیکار ظلم و کفر سے
رب کیا کرتا تھا اس میں کامیاب ان کو سدا

جب مَعَد کے ہاں نِزارِ محتشم پیدا ہوئے
درمیاں آنکھوں کے ضو افگن تھا نورِ مصطفیٰ ﷺ

مُنبسط اتنے ہوئے والد پسر کو دیکھ کر
پُرتکلّف ایک دعوت کی بہ تائیدِ خدا

دینِ اسمٰعیل علیہ السلام پر قائم رہے حضرت مُضر
حُسن ان کا جس نے بھی دیکھا، وہ متأثر ہُوا

دیکھتا تھا جو اُنھیں، گرویدہ ہو جاتا تھا وہ
جلوۂ نورِ رسولِ پاک ﷺ جو چہرے پہ تھا

سب قبائل نے حَکَم مانا تھا خود الیاس کو
جو بھی جھگڑا ہو، کراتے تھے انھی سے فیصلہ

عَمرو نامی مُدرِکہ، الیاس کے فرزند تھے
آپ بھی تھے ایک جدِّ حضرتِ خیرُ الورٰی ﷺ

مُدرِکہ کے ایک بیٹے تھے، خُزیمہ نام تھا
جو تھے ابراہیم علیہ السلام کی ملّت کے فردِ پارسا

اور کنانہ تھے ابو النضر ان کے فرزندِ جلیل
جن کا پوری قوم میں جُود و کرم مشہور تھا

استفادہ اُن کے علم و فضل سے کرتے تھے لوگ
وہ کیا کرتے تھے ذکرِ آمدِ شمسُ الضُّحیٰ ﷺ

ان کے بیٹے نضر تھے اوران کے مالک، ان کے فہر
کر رہا ہوں تذکرہ سرکار ﷺ کے اجداد کا

حملہ مکّہ پر یمن کے سب قبائل نے کیا
غلبہ لیکن ان پہ حاصل اہلِ مکّہ کو ہُوا

فہر کی سرکردگی میں غالب آئے تھے قریش
آنے والوں کی خدا کے فضل سے بگڑی ہوا

فہر کے بیٹے، لوی کے باپ غالب تھے رشید
دینِ ابراہیم علیہ السلام پر رب نے انھیں قائم رکھا

علم و حکمت میں لوی تھے صاحبِ عزّ و وقار
بن گیا ضرب المثل جو آپ نے جملہ کہا

ان کے بیٹے کعب تھے جو نغز گو شاعر بھی تھے
اپنے خطبوں میں کیا کرتے تھے ظاہر مُدّعا

جمعہ کو دیتے بشارت آمدِ سرکار ﷺ کی
اور اسی موضوع پر اشعار پڑھتے برملا

اور چھٹے دادا نبی ﷺ کے مُرّہ ابنِ کعب تھے
تھے یہی دادا چھٹے صدّیق رضی اللہ عنہ کے، صد مرحبا

پانچویں دادا نبی ﷺ کے تھے ابوزہرہ کلاب
نام سب قمری مہینوں کو انھوں نے ہی دیا

آمنہ اُمّ النبی رضی اللہ عنہا کے تیسرے دادا تھے یہ
اس طرح ددھیال ننھیال اس جگہ پر مل گیا

پھر قصیٰ تھے جو مبشّر تھے رسولِ پاک ﷺ کے
عالم و فاضل سخی تھے، نام ان کا زید تھا

والدِ ہاشم، قصیٰ کے بیٹے تھے عبدِ مناف
نیکیوں کے یہ مُبلّغ تھے بہ عونِ کبریا

کہتے تھے سب لوگ مکّہ کے، انھیں بطحا کا چاند
ان کا چہرہ تھا امینِ نورِ ذاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
ھاشم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے پردادا، رئیسِ قوم تھے
اپنے آباء کی طرح تھے صاحبِ جُود و سخا
قحط سالی میں یہ لوگوں کو کھلاتے تھے ثرید
یہ سخاوت تھی کہ جس سے نام "ہاشم" پڑ گیا
ابنِ ہاشم دادا تھے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے عبدُالمطّلِب
فخر اس نسبت پہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا
اور عبداللہ پدرِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تھے
وہ جنھیں ثانی کہا سب نے ذبیحُ اللہ علیہ السلام کا
پہنچا عبداللہ تک یوں حضرتِ عدنان سے
سیّد و سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اصلاب کا یہ سلسلہ
ان وسیلوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کا آنا یہاں
ہے وفور انسانیت پر رب کے احسانات کا

☆☆☆

حضرت عبدالمطّلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہیں مرے ممدوح یارو! حضرت عبدُالمطّلِب رضی اللہ عنہ
صاحبِ شان و شکوہ و شوکت عبدالمطّلب رضی اللہ عنہ
جن کی باتیں بعد میں اسلام میں شامل ہوئیں
سربراہِ حاملانِ حکمت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
کعبے کی تھی تولیت از ابتدا ان کے سپرد
اس طرح بھی رکھتے تھے اک عظمت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
ابرہہ ان کی وجاہت دیکھ کر مبہوت تھا
پا چکے تھے رب سے ایسی سطوت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
اپنے کردار و عمل سے، اپنے حُسنِ خُلق سے
بارگاہِ رب میں ہیں باوقعت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
اس کا اندازہ کوئی دُنیا میں کر سکتا نہیں
جتنی کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شفقت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ
دادا جان آقا و مولائے جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ تھے
کیوں نہ ہوں محمود وجہِ مدحت عبدالمطّلب رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

مدح پدرِ سرورِ ذی جاہ ﷺ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی
کر رہے ہیں سب گدا و شاہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

کرتے ہیں تکریم سارے قدسیانِ عرش تک
ثانی حضرت ذبیح اللہ (علیہ السلام) عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

جس کا دل عشقِ رسولِ پاک ﷺ سے معمور ہو
صرف اس بندے کو ہو گی چاہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

ایک سو اونٹ ان کی جاں کا فدیہ والد نے دیا
وہ حقیقت سے جو تھے آگاہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

سَن ستترؔ عیسوی سے لمحۂ موجود تک
ہے بقیعِ پاک میں درگاہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

دیکھ کر حیرت زدہ رہ جائیں گے محشر میں لوگ
شوکت و شان و شکوہ و جاہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

ان کے دامن کو نہ پھر روزِ قیامت چھوڑنا
ہو زیارت گر تمھیں ناگاہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

صاحبِ ایمان شاعر کو ہے مدحت لازمی
ابنِ عبداللہ ﷺ کی ہو، خواہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

حاضری دیتے ہیں روزانہ بقیعِ پاک میں
پڑھتے ہیں تسبیح مہر و ماہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

جاری رکھا زندگی بھر شغل یہ سرکار ﷺ نے
لی تجارت میں انھوں نے راہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

اپنے آقا ﷺ کی خوشی کے واسطے محمودؔ کر
آمنہ (رضی اللہ عنہا) کی گاہ مدحت، گاہ عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی

☆☆☆

اِس حوالے سے نہ ہو دل میں کوئی منفی گماں
پدرِ سرور ﷺ جیسا کوئی صاحبِ ایماں کہاں

☆☆☆

سیّدہ آمنہ سلام اللہ علیہا

شکرِ ربّ، ہیں منقبت کی آج سُرخی آمنہ رضی اللہ عنہا
والدہ حضرت نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمنہ رضی اللہ عنہا

آسیہ کی، مریم و حوّا کی جو ممدوح تھیں
لائقِ صد عزّت و تکریم ہستی آمنہ رضی اللہ عنہا

ہر طرف ہے ان کی ذاتِ پاک کی نورانیت
اُمِّ نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جدّۂ نورین، نوری آمنہ رضی اللہ عنہا

داعیِ امن و اماں بھی، صاحبِ ایمان بھی
وَہب زُہری کی جلیلُ القدر بیٹی آمنہ رضی اللہ عنہا

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپ کی آغوشِ شفقت میں پلے
چشمِ خالق میں ہیں ہر اچھے سے اچھی آمنہ رضی اللہ عنہا

۹۲ میں حاضری میری بھی اَبواء میں ہوئی
لازماً اَلطاف فرما مجھ پہ ہوں گی آمنہ رضی اللہ عنہا

حشر میں دلوائیں گی محمودؔ جنّت کی سَنَد
سرور و سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امّی آمنہ رضی اللہ عنہا

☆☆☆

انہدامِ قبرِ اُمّ النّبی

علم ہو گا عاشقانِ احمدِ مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
جانتے پہچانتے ہیں ایک اک غدّار کو
رکھتے ہیں پیشِ نظر جو کارِ بدکردار کو
کیوں نہیں لاتے زباں پر رمزِ گفتار کو

حوصلہ جس کام کا ہوتا نہ تھا کُفّار کو
ڈھایا بدبختوں نے قبرِ مادرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

قبرِ مادر پر کوئی کاغذ بھی گر جائے اگر
زخمی ہو جاتے ہیں اس کو دیکھ کر قلب و جگر
چُپ نہ ہو اُمِّ رسولُ اللہ رضی اللہ عنہا کی توہین پر
تُو ہے غیرت مند تو اِس سے نہ کر صَرفِ نظر

روح سے اپنی جُدا کر اِس الم کے خار کو
ڈھایا بدبختوں نے قبرِ مادرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

سرورِ عالم ﷺ کئی بار آپ ابواء تک گئے
آپؐ جب روئے یہاں تو سب صحابہ رضی اللہ عنہم رو پڑے
ظلم جتنا اب ہُوا ہے، تم جو اس پر چپ رہے
یہ سمجھ لو اپنے پیغمبر ﷺ کی نظروں سے گرے

سامنے لاؤ گے کب غیرت کے تم کردار کو
ڈھایا بدبختوں نے قبرِ مادرِ سرکار ﷺ کو

اُمتی کہلا کے بھی سرور ﷺ سے کیا بدلہ لیا
آمنہ رضی اللہ عنہا کی قبر کو بُلڈوزروں سے ڈھا دیا
اے مسلماں! تُو نے گر جامِ محبت ہے پیا
پھر نہ غیرت مند بن کر تُو جیا تو کیا جیا

سخت کر اِس باب میں پیرایۂ اظہار کو
ڈھایا بدبختوں نے قبرِ مادرِؓ سرکار ﷺ کو

☆☆☆

منقبت جس نے کہی اُمِ رسولُ اللہ ﷺ کی
میں سمجھتا ہوں، وہ بندہ میرا ماں جایا ہُوا

(التفاتِ نعت، ص ۳۶)

☆☆☆

مومنِؓ اوّل تبعِؓ اوّل حمیری

تُبّعِ اوّل حِمیَری

تھا مِرے آقا ﷺ کا شیدا تُبّعِ اوّل حِمیَری
مومنِ اوّل تھا سچّا تُبّعِ اوّل حِمیَری

سیکڑوں سال آقا ﷺ کی آمد سے پہلے تھا، مگر
دل سے تھا مدّاحِ آقا ﷺ تُبّعِ اوّل حمیری

ویسے تو اس کو ''حِمیَری'' کہتے رہتے ہیں سبھی
اصل میں ہے نام سیدھا تُبّعِ اوّل حمیری

کر کے عزّت طیبۂ سرکارِ ہر دو کون ﷺ کی
پا چکا ہے حُسنِ عقبیٰ تُبّعِ اوّل حمیری

اُس نے بنوایا مکان آقا و مولا ﷺ کے لیے
تھا نبی ﷺ کا عاشق ایسا تُبّعِ اوّل حمیری

یہ یمن کا شاہ تھا لیکن حضورِ پاک ﷺ سے
رکھتا تھا الفت کا ناتا تُبّعِ اوّل حمیری

رہنما محمودؔ کرتا ہے اسے تسلیم یوں
نعت گو ہے پہلا پہلا تُبّعِ اوّل حمیری

☆☆☆

اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

رضی اللہ تعالیٰ عنہن

عاملِ شرعِ متیں ہیں اُمّہاتُ المؤمنیں رضی اللہ عنہن

دین کا حسنِ حسیں ہیں اُمّہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

ذکر ان کا ہو تو سر خم ہوں، نظر نیچی رہے

اُمّہات المؤمنیں ہیں، اُمّہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

مصدرِ حلم و حیا ہیں، معدنِ حسنات ہیں

منبعِ حُسنِ یقیں ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

جنّتی ازواجِ نبی ﷺ ہیں، محترم ہیں سب کی سب

فخرِ اربابِ یقیں ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

عائشہ ہوں یا خدیجہ ہوں کہ ہوں بنتِ جحش رضی اللہ عنہن

خاتمِ حق کی نگیں ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

صفیہ و اُمِ حبیبہ، اُمِ سلمہ، ماریہ رضی اللہ عنہن

ایک صادق کی امیں ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

ہوں جویریّہ کہ زینب، سودہ یا میمونہ رضی اللہ عنہن ہوں

سب کی سب جنّت مکیں ہیں اُمّہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

بنتِ حارثؓ ہوں کہ حفصہؓ یا ساری آپ ﷺ کی

سارے عالم سے حسیں ہیں اُمّہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

خالقِ کون و مکاں کا ان پہ لطفِ خاص ہے

مصطفیٰ ﷺ کی خوشہ چیں ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

ماحی کفر و ضلالت، نورِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ

حامی دینِ مُبیں ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

سب مراحل میں رہی ہیں ساتھ وہ سرکار ﷺ کے

جن سے ہے تکمیلِ دیں، ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

ہیں نبی ﷺ کے عقد میں، ان کے مقدس زوج میں

روحِ ختم المرسلیں ﷺ ہیں اُمہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

ان کی مدحت میں نہ کیوں محمودؔ ہو رطب اللساں

مُحسنِ دُنیا و دیں ہیں اُمّہات المؤمنیں رضی اللہ عنہن

☆☆☆

حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بہارِ گلشنِ ایماں خدیجہ رضی اللہ عنہا
چراغِ محفلِ عرفاں خدیجہ رضی اللہ عنہا
ہے پاکیزہ تریں کردار جن کا
وقارِ عالمِ نسواں خدیجہ رضی اللہ عنہا

وہ قندیلِ حریمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
چراغِ خانۂ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں
دکھایا ان کو عفت کا نمونہ
خواتینِ جہاں کی رہنما ہیں

شریکِ حالِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ رضی اللہ عنہا
حیا و حلم کی پیکر خدیجہ رضی اللہ عنہا
کلی ہیں وہ گلستانِ وفا کی
صفا و صدق کی مظہر خدیجہ رضی اللہ عنہا

مرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غم خوار و معیں ہیں
مسلمانوں کا ایمان و یقیں ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محترم زوجہ خدیجہ رضی اللہ عنہا
یکے از اُمّہاتُ المؤمنیں رضی اللہ عنہن ہیں

☆☆☆

حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رُکنِ خانداں سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں
مومنوں کی اک جلیلُ القدر ماں سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں

بنتِ زمعہ یہ قریشی تھیں، بنو عامر سے تھیں
پھر نکاحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادماں سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں

پہلی شادی ان کی تھی سکران ابنِ عمرو رضی اللہ عنہ سے
بعد میں زوجہ مرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہاں، سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں

عقد میں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ بعدِ خدیجہ رضی اللہ عنہا آئی تھیں
یوں خدیجہ عائشہ کے درمیاں سودہ رضی اللہ عنہن ہوئیں

حکم پردے کا انھی کی وجہ سے نافذ ہوا
اس طرح اقدارِ دیں کی ترجماں سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں

جس طرح تھیں مومنوں کی دوسری مائیں سبھی
اہلیہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اک شایانِ شاں سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں

بعدِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موت تک گھر سے نہ جو باہر گئیں
وہ عنایاتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدرداں سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں

مغفرت یاب ان کا وہ بیٹا تو ہو گا لازماً
حشر میں محمودؔ جس پر مہرباں سودہ رضی اللہ عنہا ہوئیں

☆☆☆

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

مصدرِ مہر و وفا مخدومۃُ الدّارین رضی اللہ عنہا ہیں
منبعِ حلم و حیا مخدومۃُ الدّارین رضی اللہ عنہا ہیں

عائشہ صدیقہؓ بنتِ حضرتِ صدّیق رضی اللہ عنہ ہیں
عکسِ خُلقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مخدومۃ الدارین رضی اللہ عنہا ہیں

وہ ہیں اُمُّ المومنین، جن کا حُمیرا ہے لقب
پیکرِ صدق و صفا مخدومۃ الدارین رضی اللہ عنہا ہیں

عقد میں جب لے لیا سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں
سب فرشتوں نے کہا، مخدومۃ الدارین رضی اللہ عنہا ہیں

ہے مسلماں عورتوں پر ان کا ظلِّ عاطفت
خوگرِ مہر و وفا مخدومۃ الدارین رضی اللہ عنہا ہیں

جن کی عصمت کی گواہی دی کتابُ اللہ نے
ہاں، وہ ممدوحِ خدا، مخدومۃ الدارین رضی اللہ عنہا ہیں

لَو لگائی تھی انھوں نے بس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
بے نیازِ ماسوا مخدومۃ الدارین رضی اللہ عنہا ہیں

شارعِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم کی رفیقہ شارحہ اسلام کی
اہلِ حق کی رہنما مخدومۃُ الدارین رضی اللہ عنہا ہیں

☆☆☆

حضرت عائشہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا

وہ حکمت کی جاں بنتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہا
ہیں اُمّت کی ماں بنتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہا

گلستانِ طیبہ کا بے مثل و یکتا
گُلِ بے خزاں بنتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہا

مسائل کی تفہیم ان سے ہوئی ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زباں بنتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہا

رسولِ خدا، سرورِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی
بنیں رازداں بنتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہا

ہے مرہونِ منّت یہ ملّت انھی کی
ہیں منزل نشاں بنتِ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہا

کیا جس نے محفوظ اُسوہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
وہ ہیں بے گماں بنتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جانِ حلم و حیا حفصہ بنتِ عمرؓ رضی اللہ عنہا
باصفا، باوفا حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا
حَبّذا، بعدِ ابنِ حُذافہ رضی اللہ عنہ بنیں
زوجۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا
صاف گوئی میں بے خوف و بے لوث تھیں
صبح ہو یا مسا، حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا
لکھتی رہتی تھیں قرآن کی آیتیں
نورِ حق کی ضیا حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا
ساٹھ ان سے روایت حدیثیں ہوئیں
دیں کا ہیں آئنہ حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا
نکتہ سنج و سخن فہم و بے باک تھیں
اہلِ فہم و ذکا حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا
فخر مجھ کو ہے محمودؔ کہتا ہوں میں
والدہ صاحبہ حفصہ بنتِ عمر رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہوئی قائم پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے جو نسبت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
مسلّم ہو گئی دُنیا میں عظمت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
ہوئی دو بار تھی حبشہ کو ہجرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
تو پھر ہجرت مدینے کو تھی حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
ابوسلمہ رضی اللہ عنہ ہوئے واصل بحق بعدِ اُحد، اور پھر
ہماری ماں ہوئیں، جاگی جو قسمت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
تھیں جیسی سیرتیں اُمت کی دُوجی ساری ماؤں کی
انھی کی طرح تھی پاکیزہ سیرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
کسی بھی دوسری ماں سے نہ کم ہم کو نظر آئی
جو عفّت اُمِ سلمہؓ کی تھی، عصمت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
حدیثوں میں روایات ان کی پونے چار سو آئیں
جو سوچیں تو یہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی قربت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
وفات ازواجِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی ان کی سب سے آخر میں
ہے تدفینِ بقیعِ پاک عظمت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی
فضائل اور کمالات ان کے ہیں محمودؔ نظروں میں
تو دل میں کیوں نہ وافر ہو عقیدت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کی

☆☆☆

حضرتِ زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نبی ﷺ کی زوجہ تھیں اُمُّ المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا
تھیں اُمُّ المومنیں اُمّ المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا

نبی ﷺ کی خاتمِ رعنا میں وہ اپنی سخاوت سے
رہیں مثلِ نگیں اُم المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا

طفیل اور پھر عبیدہ اور پھر ابنِ جحش کے بعد
برِ آقا ﷺ میں تھیں اُم المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا

بہت کم وقت پایا آپ نے لیکن رہیں ہر دم
جہاں آقا ﷺ وہیں اُم المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا

ہوئیں واصلِ بحق جلدی، مہینے چند تھے جن میں
ہماری ماں رہیں اُم المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا

جنازہ جن کا آقا ﷺ نے پڑھایا، تھیں وہی زوجہ
نبی ﷺ کی ہم نشیں اُم المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا

بلند اخلاق تھیں محمودؔ، قانع اور سادہ تھیں
مُدبّر اور متیں اُمّ المساکیں حضرتِ زینب رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرتِ زینب بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سخی، فیاض، زاہد، پارسا بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا
کہ ہر توصیف سے ہیں ماورا بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا

حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کی پھوپھی کی بیٹی تھیں
ہماری ماں بحکمِ کبریا بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا

طلاقِ زیدؓ پہلے، پھر نکاحِ سیّدِ عالم ﷺ
مقدر کی دھنی تھیں باحیا بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا

خدا کے حکم سے جن کی ہوئی شادی پیمبر ﷺ سے
وہی تھیں پیکرِ صدق و صفا بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا

رہیں زوجیتِ سرکار ﷺ میں یہ پانچ برسوں تک
امینِ لطفِ محبوبِ خدا ﷺ بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا

برائے منقبت ہاتھوں میں جب میرے قلم آیا
زبانِ دل پکاری، مرحبا بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا

ثنا گوئے نبی ﷺ محمودؔ جیسے اپنے بیٹے پر
کرم فرما نہ کیوں ہوں گی بھلا بنتِ جحش زینب رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرت صفیہ بنتِ حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

جلیلُ القدر اپنی ایک ماں حضرت صفیہؓ رضی اللہ عنہا تھیں
صفا و صدق کا روشن جہاں حضرت صفیہؓ رضی اللہ عنہا تھیں
رفیعُ الشّان زیرِ آسماں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں
کہ آثارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسباں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں
کنانہ اور سلامِ قرظی ان کے پہلے شوہر تھے
مسلماں ہو کے پھر آقاؐ کے ہاں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں
سلیمُ الطّبع تھیں، مہر و مروّت تھی رَوِش ان کی
یہودیّت سے نفرت کا نشاں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں
مدینے میں ہوئیں پیدا یہودی حیّی کی بیٹی
مگر بالطبع حق کی ترجماں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں
نکاحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے ہُوا خیبر سے رجعت پر
جو محشر تک بنیں عظمت نشاں، حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں
یہودی ذہنیت کو آشکارا کرتی رہتی تھیں
مفسّرِ حق کی اور دیں کی زباں حضرت صفیہؓ رضی اللہ عنہا تھیں

☆☆☆

حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ہُوا آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے خدا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
عُلُو ایسا تھا، ایسا اِرتقا اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
عبیدُاللہ شوہر ہو گیا حبشہ میں عیسائی
تو اِس میں بھی کیا رب نے بھلا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
ہوئی سرور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی اصحمہ رضی اللہ عنہ کی معرفت شادی
مقدّر اِس طرح یاور ہوا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
بہت شائستہ خصلت، نیک فطرت اور صالح تھیں
پسندیدہ بہت کردار تھا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
ابوسُفیان رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں، رَمْلَۃ نام رکھتی تھیں
مسلّم ہو گیا فہم و ذکا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
نہ کافر باپ کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پہ بٹھایا تھا
کہ تھا ایمان بے شک بے ریا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
عزیزو! ساٹھ سے زاید احادیث ان سے مروی ہیں
رہا آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا اِعتنا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا
کرم فرمائیں گے محمودؔ پہ سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم
جو اسمِ پاک اس نے لے لیا اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا

☆☆☆

حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رکھتی تھیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ناتا جویریہ رضی اللہ عنہا جُدا
پائیں گی اس کا بہت اچھا جویریہ رضی اللہ عنہا صلہ

نورِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا امروز جن کا تاب ناک
کیوں نہ روشن پائیں گی فردا جویریہ رضی اللہ عنہا بھلا

اور مجھ سے پوچھتے بھی کیا نکیرینِ لحد
والدہ کا نام جو سیدھا جویریہ رضی اللہ عنہا کہا

ان کو اُمُّ المومنیں ہونے کی عزّت مل گئی
گرچہ آزادی فقط منشا جویریہ رضی اللہ عنہا کا تھا

دوسرا ان کو شرف یہ بھی عنایت ہو گیا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام بَرّہ کا جویریہ رضی اللہ عنہا رکھا

حشر کے دن تک بقیعِ پاک میں آسودہ ہیں
ہو گئی خوش بختی یہ بھی تا جویریہ رضی اللہ عنہا رسا

بیٹی تھیں محمودؔ وہ سردار حــارِث کی، مگر
پا گئیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے رُتبہ جویریہ رضی اللہ عنہا بڑا

(صنعت ذوقافتین میں)

☆☆☆

حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پاکباز و نیک سیرت، صاحبِ عزّ و شرف
ایک زوجہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تھیں ماریہ رضی اللہ عنہا

بیٹا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے ہی خالق نے دیا
اُمِّ ابراہیمؑ تھیں، صد وجہِ تمکیں ماریہ رضی اللہ عنہا

....

والدہ تھیں حضرت اسماعیلؑ کی بھی قبطیہ
قبطیہ یہ اُمِّ ''ابراہیمؑ بن سرورؐ'' بھی تھیں

ماریہؓ کو داخلِ اسلام حاطب رضی اللہ عنہ نے کیا
اور رہیں یہ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم نشیں

....

خدمتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجا مُقَوقِس نے انھیں
صورت و سیرت کا ان کو حسن خالق نے دیا

ان کو سن ۶ میں حرم میں لائے آقائے جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
۱۶ ہجری تھی کہ جس میں ارتحال ان کا ہُوا

☆☆☆

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بنتِ حارث، قیس بن عیلان کی اک فرد تھیں
علم کی انگشتری کا آپ تھیں روشن نگیں
تھیں مخیّر اور تھیں فیّاض بے حدِّ قیاس
بانٹ دیتی تھیں ہر اک شے، جو بھی ہوتی ان کے پاس
کھا چکی تھیں یہ طلاق اور بیوگی کے زخم بھی
بعد میں فضلِ خدا سے ان کی قسمت کُھل گئی
سات ہجری میں نکاحِ مصطفیٰ ﷺ میں آ گئیں
خوش نصیبی تھی کہ یہ برّہ سے میمونہ رضی اللہ عنہا ہوئیں
ہیں حدیثیں آپ سے مروی چھہتّر کے قریب
اِس حوالے سے بھی آتی ہیں نظر وہ خوش نصیب
میرے آقا سرورِ عالم ﷺ کی غم خوار و مُعِیں
زوجۂ عباسؓ اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا کی ہمشیر تھیں
آخری بیوی تھیں یہ سرکارِ ہر دو کون ﷺ کی
زندگی بھر آپ نے اپنائے رکھّی راستی

☆☆☆

حضرت ریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اپنی ماؤں میں جب اک آتا ہے ریحانہؓ کا نام
یوں بہت اچھا مجھے لگتا ہے ریحانہ کا نام
باپ ان خاتون کا شمعون ابنِ زید تھا
دشمنِ دینِ خدائے کُل جو آخر تک رہا
یہ یہودی تھیں مگر دینِ نبی ﷺ کر کے قبول
کر لیا اللہ سے اک رتبۂ اعلیٰ وصول
ہو گیا تبدیل ''کل'' ان کا جو تھا، وہ ''آج'' میں
ان کو شامل آپ ﷺ نے فرما لیا ازواج میں
ہو گیا آقا ﷺ سے یوں دس ماہ پہلے انتقال
ان کو استقبالِ سرور ﷺ کا رہا شاید خیال
ویسے تو آرام فرما ہیں بقیعِ پاک میں
غُلغُلہ پر ان کی عظمت کا ہے سب افلاک میں
یہ گئیں جنّت میں دارِ قیس ابنِ فہد سے
ہم کریں محمودؔ ان کا ذکر مل کر، آیئے!

☆☆☆

ازواجِ رسولِ محترم ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہن

مومنوں کی مائیں رضی اللہ عنہن ازواجِ رسولِ محترم

ذکر پر ان کے، سر و گردن کو ہم کرتے ہیں خم

ان مبارک ہستیوں کے جس پہ پڑتے تھے قدم

اس زمیں کی عظمتوں کی کیوں نہ کھائیں ہم قسم

ابرِ الطافِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جن پر برستا تھا سدا

کیوں نہ ان ماؤں کے ذکرِ پاک میں ہو چشم نم

جتنے لکھے جا چکے تیرے عمل نامے میں جرم

ماؤں کی مدحت سے ہو جائیں گے وہ سب کالعدم

کھا رہا ہے امہات المؤمنین رضی اللہ عنہن کے ذکر میں

ہاتفِ غیب ان کی عفت اور عصمت کی قسم

ربطِ الفت اور عقیدت کا جو رکھتے ہیں سدا

مائیں کب کرتی ہیں الطاف و عنایات ان پہ کم

شاعرانِ نغز گو سے یہ گزارش ہے مری

آیئے، ان کے مناقب مل کے کرتے ہیں رقم

پنجتنِ پاک علیہم السلام

پنجتنِ پاک علیہم السلام

سرورِ کونین ﷺ ہیں جب سربراہِ پنجتن علیہم السلام
ہے پسندِ خاطرِ محمودؐ راہِ پنجتن علیہم السلام

سرورِ عالم ﷺ علی و فاطمہ حسنینِ پاک علیہم السلام!
عظمت و عصمت پہ ہے خود رب گواہِ پنجتن علیہم السلام

ربِّ ہر عالم کی تھی ان پر نگاہِ لُطف زا
یادِ خالق میں تھی ہر شام و پگاہِ پنجتن علیہم السلام

مرد و زن کی تربیت کے واسطے قائم ہوئے
مدرسے اصحابؓ کے اور درسگاہ پنجتن علیہم السلام

رشتۂ اِخلاص ہے اصحاب و اہلِ بیت رضی اللہ عنہم میں
فوجِ اصحابِ پیمبر ﷺ ہے سپاہِ پنجتن علیہم السلام

جو رہا مدّاحِ اہلِ بیتِ سرور ﷺ دہر میں
حشر میں مل جائے گی اس کو پناہِ پنجتن علیہم السلام

حیرتوں میں ڈوب جائے، جس پہ ہو جائے عیاں
جو ہے دربارِ خدا میں عزّ و جاہِ پنجتن علیہم السلام

☆☆☆

میرے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پُر زیاں، کج مج بیاں، ناکارہ ہُوں میرے حضور ﷺ
کس زباں سے آپ کی مدحت کروں میرے حضور ﷺ

گوہرِ الطاف سے دامن کبھی خالی نہیں
ذکرِ طیبہ سے ہیں آنکھیں لالہ گُوں میرے حضور ﷺ

آپ کے دم سے ہے سازِ زندگی میں زیر و بم
آپ کے دم سے ہے سوزِ اندروں میرے حضور ﷺ

آپ کا اسمِ مبارک خاتمِ دل کا نگیں
آپ کا ذکرِ حسیں وجہِ سُکُوں میرے حضور ﷺ

آپ ہی کے واسطے ہفت آسماں چکّر میں ہیں
راہ تکتے ہیں نجُومِ بے سکُوں میرے حضور ﷺ

اپنی اُمّت پر نگاہِ لطف و رحمت کیجیے!
ہے ستم ایجاد چرخِ نیلگُوں میرے حضور ﷺ

☆☆☆

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

کبریا کے لطف کے حامل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
عشقِ احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی ہیں کامل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

''بوتراب'' ارشاد فرمایا انھیں سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
ہیں ہر اک تعریف کے قابل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

جو گرفتارِ بلا ہیں قلزمِ عصیاں میں آج
ہیں انھی کے واسطے ساحل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

صاحبِ عرفان، بابِ شہرِ علمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سب خصوصیات کے حامل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

رات دن ان کی طلب، ان کی ثنا، ان کا خیال
اپنا ماضی، حال، مستقبل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی بھی ہیں، داماد بھی
اور رفیقوں میں بھی شامل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ہے نشانِ جادۂ حق آپ کا نقشِ قدم
اور دینِ حق کی ہیں منزل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

روز و شب محمودؔ کی نظروں کو ہے ان کی تلاش
ہیں ضیا بخشِ حریمِ دل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا

دخترِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا
رکھتی تھیں کردار اُجلا فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا

نورِ چشمِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، زوجِ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
''کاملِ اُسوہ مادراں را'' فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا

زینبؓ و شبیر و شبر رضی اللہ عنہم کو ملی جن سے ضیا
نور کا تھیں ایسا ہالہ فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا

پرتوِ حُسن و جمالِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھیں
امتیازِ زُہد و تقویٰ فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا

عُسرت و تنگی کے عالم میں بھی وہ قانع رہیں
پاسدارِ حکمِ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا

کہیے ناموسِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انھیں روشن چراغ
عفّت و عصمت میں یکتا فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا

مغفرت محمودؔ کو دلوائیں گی محشر کے دن
دے کے بابا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حوالہ فاطمہ اُمِّ حسین رضی اللہ عنہا

☆☆☆

فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واسطہ دو ان کے بابا جان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کوئی امکاں ہی نہیں عرضی کے استرداد کا
(مرقعِ نعت۔ ص۳۰)

☆☆☆

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بھائی ہیں شبیر کے، ابنِ علی حیدر حسن رضی اللہ عنہما
نورِ چشمِ فاطمہؓ ہیں، سبطِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حسن رضی اللہ عنہ
خیر خواہِ اُمّتِ محبوبِ خلّاقِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم
رہبرانِ ملّتِ اسلام کے رہبر حسن رضی اللہ عنہ
پائی تھی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ شفقت آپ نے
ساجد و عابد حسنؓ تھے، شاکرِ داور حسن رضی اللہ عنہ
مفلس و نادار و بیکس کے رہے ملجا یہی
صاحبِ جُود و سخا، اَخلاق کے پیکر حسن رضی اللہ عنہ
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کے باعث ہو گئے
انکسار و عجز و حلم و علم کے مصدر حسن رضی اللہ عنہ
پا پیادہ حج کیے پچیس کس نے؟ آپ نے
کون ہیں خوفِ خدائے پاک کے مظہر؟ حسن رضی اللہ عنہ
کیا تخصص آپ کے محمود کر پائے بیاں
مجتبیٰ سیرت، شبیہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، شبّر، حسن رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محبوبِ حق تعالیٰ کو بے حد حُسین رضی اللہ عنہ ہیں
نورِ نگاہِ حضرتِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم حسین رضی اللہ عنہ ہیں
اک امتیاز ہیں حق و باطل کے درمیاں
راہِ جنون و ہوش کی سرحد حسین رضی اللہ عنہ ہیں
مضمونِ سرفروشی و تسلیم و جاں دہی
درسِ رضا و صبر کی ابجد حسین رضی اللہ عنہ ہیں
ہیں تکملہ کتابِ خلیلؑ و ذبیحؑ کا
آوازۂ پیامِ اب و جد حسین رضی اللہ عنہ ہیں
سائل جو اُن کے در پہ گیا، ہو گیا غنی
رکھتے نہیں جو لفظِ ''ندارد'' حسین رضی اللہ عنہ ہیں
دشتِ بلا میں خون سے ہے آج بھی رقم
قرباں گہِ خلوص کے اشہد حسین رضی اللہ عنہ ہیں
انصاف و حق کا دہر میں ہیں اک منارِ نور
باطل کی سب خرابیوں کا رد حسین رضی اللہ عنہ ہیں

اظہارِ غم سے نیکیاں ہوتی ہیں جس میں جمع
ایسی حسابِ خُلد میں اک مد حسین رضی اللہ عنہ ہیں
محمودؔ ہم ہیں چاہنے والے حسین رضی اللہ عنہ کے
لختِ دلِ جنابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم حسین رضی اللہ عنہ ہیں

☆☆☆

دین کو کس نے بچایا دستبردِ ظلم سے
استقامت کا سبق کردار سے کس نے دیا
سب عزیزوں ساتھیوں کے بعد کس انسان نے
راہِ حق میں آپ بھی جامِ شہادت پی لیا

☆☆☆

بنات النبی رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بنتِ سرکارِ جہاں ﷺ تھیں سیدہ زینب رضی اللہ عنہا بڑی

تھیں حلیم الطبع اور تھیں باحیا زینب رضی اللہ عنہا بڑی

تھے ابوالعاص رضی اللہ عنہ ان کے خالہ زاد جن سے عقد تھا

باوفا دونوں ہی تھے شوہر بڑا' زینب رضی اللہ عنہا بڑی

دین پر ثابت قدم تھیں' اُنس خاوند سے رہا

یوں ہوئی ہیں عورتوں کی رہنما زینب رضی اللہ عنہا بڑی

یہ علی کی اور اُمامہ کی جلیلُ القدر ماں

تھیں سخی' تھیں متقی' تھیں بے ریا زینب رضی اللہ عنہا بڑی

راہِ ہجرت میں انھیں ھبّار نے زخمی کیا

یوں نظر آئیں میانِ اقربا زینب رضی اللہ عنہا بڑی

آٹھ ہجری میں یہ پہنچیں خالقِ کُل کے حضور

تھا انھیں خوفِ خدا' تھیں پارسا زینب رضی اللہ عنہا بڑی

جب میں اپنی بیٹیوں پر ڈالتا ہوں اک نظر

یاد آتی ہیں مجھے صبح و مسا زینب رضی اللہ عنہا بڑی

☆☆☆

حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نام لیتا ہوں تو جھک جاتی ہے گردن خودبخود

دل میں توقیر و ادب حضرت رقیہؓ رضی اللہ عنہا کا ہے یہ

اکتساب آقا ﷺ کی سیرت سے کیا کرتی تھیں آپ

صفحہ صفحہ مُصحفِ سیرت رقیہؓ رضی اللہ عنہا کا ہے یہ

دوسری بیٹی نبی ﷺ کی' اہلیہ عُثمان رضی اللہ عنہ کی

سوچیے تو قصّۂ عظمت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے یہ

اِن کو عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ سے' اُن کو اُلفت اِن سے تھی

کیا انوکھا طُغرۂ وُقعت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے یہ

دو تو حبشہ کی طرف تھیں' ایک طیبہ کی طرف

طُرفہ گویا تمغۂ ہجرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے یہ

چھے برس عمر' ایک ہی بیٹا' وفات' اور ماں کا صبر

اک تخصُّص تو بہ ہر حالت رقیہ رضی اللہ عنہا کا ہے یہ

قبر پر پہنچے نبی ﷺ تو جاری آنسو ہو گئے

مصطفیٰ ﷺ سے صیغۂ اُلفت رقیہؓ رضی اللہ عنہا کا ہے یہ

☆☆☆

حضرت اُمِّ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا

تھیں نبیؐ کی پیروی میں اُمِّ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نیک یوں تھیں زندگی میں اُمِّ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

بعدِ ترحیلِ رقیہؓ رضی اللہ عنہا حکمِ رب سے آ گئیں
عقدِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ میں اُمِ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سب صحابیات رضی اللہ عنہن سے رکھتی تھیں اعلیٰ مرتبہ
دلنشینی دلکشی میں اُمِ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تیسری بیٹی رضی اللہ عنہا مرے سرکارِ ہر دو کون صلی اللہ علیہ وسلم کی
منتہی تھیں بندگی میں اُمِ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

یاد کرتی تھیں کریم و قادر و قیوم کو
ہر خوشی میں، ہر غمی میں اُمِ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی ماں حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تھیں منظورِ نظر
یوں تھیں ظلِّ ایزدی میں اُمِ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

آج تک محمودؔ قدمینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سمت کو
ہیں بقیعِ پاک ہی میں اُمِ کلثومؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کہوں کیا میں رودادِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا
ہے یادِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یادِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا
جگر گوشے شبیرؓ و شبرؓ رضی اللہ عنہما اگر ہیں
ہے زینب رضی اللہ عنہا بھی اولادِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا

....

زمانہ ہے محتاجِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا
کہ حیدر رضی اللہ عنہ تھے سرتاجِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا
وہ مُسلم خواتین کا رہنما ہے
جو روشن ہے منہاجِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا

....

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تھیں محبوب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا
عبادت میں تھیں خوب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا
اُٹھی پردۂ شب میں میّت بھی ان کی
کہ تھیں اتنی محجوب خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا

....

جو بنتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، زوجِ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ ہے
بنی ہے وہی ذاتِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا
بنی نوعِ انساں میں رُتبہ بڑا ہے
کہ ہیں اُمِّ ساداتِ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حسنینِ محترم رضی اللہ عنہما کی جو مادر ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا
صبر و رضا و ضبط کا جوہر ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا
ایثار و حلم و علم سراپا ہیں طاہرہ
اور رازدارِ شاہدِ داور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا

....

اپنی خصوصیات میں یکتا ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا
یوں، افتخارِ مریم و حوّا ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا
یہ صبر و بُردباری، مساوات و سادگی!
شفقت مآبِ حضرتِ فضہؓ ہیں فاطمہ رضی اللہ عنہا

....

صبر و رضا و شُکر کی تعلیم فاطمہ رضی اللہ عنہا
ہیں لائقِ صد عزّت و تکریم فاطمہ رضی اللہ عنہا
جنّت میں عورتوں کی ہیں سردار بے گماں
ہیں رہنمائے تقویٰ و تسلیم فاطمہ رضی اللہ عنہا

....

خیرُ النساء تھیں، صابر و قانع بتولؓ تھیں
تھیں نورِ چشمِ سیّدِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا
رہتی تھیں وہ عبادتِ خالق میں منہمک
تھیں آیۂ تطہیر کا معیار فاطمہ رضی اللہ عنہا

☆☆☆

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم

ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

بعدِ حمد و نعت، کر تُو ذکرِ اصحابؓ نبی ﷺ
خوب پھیلائے گا خُوشبُو ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ

ان سے راضی ہو گیا ربِّ جہاں تو پھر بھلا
کیوں نہ کرتا ہر بُنِ مُو ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ

دور ہو گا اس طریقے سے جہاں کا خلفشار
پائے گا شیطاں پہ قابو ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ

ہو اگر ممکن تو ہر شب تم زبانِ قلب سے
کرتے رہنا ہو کے یکسُو ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ

روح کو تسکین دیتا ہے تو دل کو راحتیں
زخمِ عصیاں کو ہے دارُو ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ

آنکھ رکھتے ہو بصیرت کی تو کرتے دیکھ لو
نور کے تڑکے پکھیرُو ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ

مدحِ محبوبِ خدائے لم یزل ﷺ کے ساتھ ساتھ
کر رہے ہیں میرے آنسو ذکرِ اصحابؓ نبی ﷺ

الفت، اہلِ بیتِ سرور ﷺ سے بجا، لیکن سنو!
سیدھا رکھتا ہے ترازو ذکرِ اصحابِ نبی ﷺ

مجھ پہ یوں محمودؔ ہوتی ہیں نبی ﷺ کی شفقتیں
فضلِ رب سے ہے مِری خو ذکرِ اصحابؓ نبی ﷺ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم

☆☆☆

ان کا مقام اس لیے سب سے بلند ہے
اصحاب رضی اللہ عنہم دیکھتے تھے سراپائے مصطفیٰ ﷺ
(سروِ نعت۔ ص ۷۲)

حیثیت بخشی صحابہ رضی اللہ عنہم کو رسولِ پاک ﷺ نے
دے کے علم و دانش و حکمت، ہدایت بخش کر
(بستانِ نعت۔ ص ۸۴)

صحابہ رضی اللہ عنہم وہ ہیں کہ چلتے رہے ہیں دُنیا میں
قدومِ سرورِ کونین ﷺ سے ملا کے قدم
(تابشِ نعت۔ ص ۱۸)

☆☆☆

مدحِ اصحابِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سلیقہ یہ ہے، پہلے حمد ہو، پھر نعتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو
یہ ہو تو ''مدحِ بوبکر و عمرؓ، عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم'' ہو
جو زیرِ لطفِ خلاق و رسولِ حق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخنور ہو
نہ کیوں اس کے لبوں پر مدحِ اصحابؓ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہو
اسے نارِ جہنم کا، بتاؤ کس لیے ڈر ہو
وہ جس کے ساتھ نعت و منقبت کا ایک دفتر ہو
کھلے دل سے کرو مدح و ثنا اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
وہ باہر کیوں نہ لاؤ، دوستو! جو دل کے اندر ہو
بروزِ حشر، رب کے آگے، بعدِ نعتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ثنا اصحاب رضی اللہ عنہم کی لب پر جو ہو تو سب سے بہتر ہو
عطا ہوتا ہے اس کو پیار آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کا
کرم جس پر کریں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مقدر جس کا یاور ہو
جہاں اصحاب رضی اللہ عنہم کے جھرمٹ میں بیٹھے ہوں مرے آقاؐ
تصوّر میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد کا منظر ہو

ترشح ابرِ الطافِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا جبھی ہو گا
اگر دیدہ ترا یادِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تر ہو
ہدایت کے ستاروں سے کرے گا اکتساب آخر
وہ بندہ، جس کا یارو! اوج پر قسمت کا اختر ہو
رقم اس کے عمل نامے میں جب مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم ہے
تو روزِ حشر کے خدشے سے کیوں محمودؔ مضطر ہو

☆☆☆

پہلے بھائی حمد اور نعتِ رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بعدِ اصحابؓ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ اچھا لگا
(صدائے نعت، ص ۲۷)

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم کی قسمت کا کیا کہنا
نظر جن کی پہنچ سکتی تھی اُن کے روئے روشن تک
(التفاتِ نعت، ص ۳۶)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماہِ ہدایت ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم صورتِ انجم
ہدایت کا ستارہ ہے ہر اک تارا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
(عنایاتِ نعت، ص ۲۰)

☆☆☆

ثنائے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

جو تھی مصطفیٰ ﷺ سے وفائے صحابہ رضی اللہ عنہم
کسی میں نہیں ماسوائے صحابہ رضی اللہ عنہم

انھیں مانتے ہیں سبھی خیرِ اُمت
ہے ضرب المثل اِتّقائے صحابہ رضی اللہ عنہم

خدا ان سے راضی، وہ راضی خدا سے
ہے مقبولِ حق ہر دعائے صحابہ رضی اللہ عنہم

رفاقت کے اعزاز کا یہ صلہ ہے
عطائے نبی ﷺ ہے عطائے صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ کے معاوِن، مددگار دیں کے
مُسلّم نہ کیوں ہو بقائے صحابہ رضی اللہ عنہم

انھی سے ملی ہم کو راہِ ہدایت
کہ تھے خود نبی ﷺ رہنمائے صحابہ رضی اللہ عنہم

یہ تھے کفر و اسلام میں حدِّ فاصل
پسندِ خدا تھی رضائے صحابہ رضی اللہ عنہم

اثر ہے یہ سرکار ﷺ کی تربیت کا
ہے تفسیرِ قرآں ادائے صحابہ رضی اللہ عنہم

نمایاں تھی ہر شعبۂ زندگی میں
رسولِ مبیں ﷺ سے وفائے صحابہ رضی اللہ عنہم

لکھی حمد اِس واسطے میں نے پہلے
عطائے خدا ہے ثنائے صحابہ رضی اللہ عنہم

گزرتے تھے محمودؔ محبوبِ رب ﷺ کی
اطاعت میں صبح و مسائے صحابہ رضی اللہ عنہم

☆☆☆

صحابی رضی اللہ عنہ رب سے راضی، اور راضی کبریا اس سے
کہ دیکھا ایک بار اُس نے نبی ﷺ کے رُوئے روشن کو
(مرقعِ نعت، ص ۲۹)

جاں نثاری کو صحابہ رضی اللہ عنہم کی نظر میں رکھے
جاننا چاہے اگر کوئی وفا کا مطلب
(بستانِ نعت، ص ۳۴)

☆☆☆

اصحابِ پیغمبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم علیہ التحیۃ والثناء

صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں غلامانِ رسولِ پاک ﷺ میں برتر
جسے سارے زمانے نے کیا ہر دور میں باور
رُخِ سرکار ﷺ کا جب دیکھتے تھے پے بہ پے منظر
قلوبِ اصحاب رضی اللہ عنہم کے، انوارِ رب کے بن گئے مظہر
تھے تسلیم و رضا کا آئنہ اصحابِؓ پیغمبر ﷺ
سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا کہتے ارشادِ نبی ﷺ سُن کر
وہ مسلم ہو کہ نامسلم، کُھلے گا ہر کہ و مہ پر
مقامِ جاں نثارانِ رسولِ حق ﷺ سرِ محشر
دکھاتے ہیں ہمیں رستہ، یہ سیدھی راہ پر چل کر
ہیں ماہِ چرخِ وحدت سرورِ عالم ﷺ، تو یہ اختر
سبھی ہیں یوں تو پیکر خُلق کے، ایثار کے محور
مگر پہلا ہے سب اصحابؓ میں صدّیق رضی اللہ عنہ کا نمبر
عمرؓ ہوتے وہ بے شک، ہے حدیثِ پاکِ پیغمبر ﷺ
نبی جو بھیجتا کوئی بھی بعدِ مصطفیٰ ﷺ داور

تھے ذُوالنُّورَین رضی اللہ عنہ بے شبہ حیا و حلم کے مصدر
اکابر اولیاء و اصفیاؑ کے ہیں وہی رہبر
نبی ﷺ کے بھائی ہیں، داماد بھی ہیں حیدرِ صفدر رضی اللہ عنہ
شبِ ہجرت عطا ان کو ہوا سرکار ﷺ کا بستر
مقدّر اس حوالے سے ہُوا ہے صرف ان کا ہی یاور
عطا فرمائی حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو سرکار ﷺ نے چادر
مہ و انجم ہیں شاہد شب کے اور دن کا شہِ خاور
رکھا مالِ جہاں کو بوذر و سلماں رضی اللہ عنہما نے ٹھوکر پر
میں یوں محمودؔ کرتا ہوں ثنا اصحاب رضی اللہ عنہم کی اکثر
کہ ہے اس میں مدیحِ سرورِ عالم ﷺ مِری رہبر

☆☆☆

مدینہ گلشنِ رُشد و ہُدیٰ ہے، باغِ وحدت ہے
نبی ﷺ کا جو بھی ساتھی ہے، گُلِ بُستانِ طیبہ ہے
(ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۲۰)

☆☆☆

اَصْحَابِی کَالنُّجُوْم ہے ارشادِ مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء

ان کے عمل پہ ہو گیا یوں صادِ مصطفیٰ ﷺ
"اَصْحَابِی کَالنُّجُوْم" ہے ارشادِ مصطفیٰ ﷺ

ان کا مقام ربِّ جہاں نے کیا بلند
حاصل رہیں صحابہ رضی اللہ عنہم کو اسنادِ مصطفیٰ ﷺ

اکثر کیا ہے میں نے یہ محسوس دوستو!
یاد آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہے یادِ مصطفیٰ ﷺ

ایمان پر تھیں ساری ہی اُمّت کی اُمّہات
ایمان پر تھے سارے ہی اجدادِ مصطفیٰ ﷺ

ان کے لیے تھیں آقا و مولا ﷺ کی شفقتیں
زہرا و خواہران رضی اللہ عنہن تھیں اولادِ مصطفیٰ ﷺ

یہ تھے مقام ان کے، نبی ﷺ کی نگاہ میں
عثمان اور علی رضی اللہ عنہما بنے دامادِ مصطفیٰ ﷺ

اصحاب رضی اللہ عنہم کی جو منقبتیں لکھ رہا ہوں میں
محمودؔ میرے ساتھ ہے امدادِ مصطفیٰ ﷺ

☆☆☆

رضا اصحابِ سرور ﷺ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

تو لا کر منقبت لب پر ذرا اصحابؓ سرور ﷺ کی
بڑائی ہر مسلماں کو بتا اصحابِ سرور ﷺ کی

عقیدت کے دُرِ نایاب بن بن کر ٹپکتی ہے
قلم کی نوک سے مدح و ثنا اصحابِ سرور ﷺ کی

"رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ" کا یہی معنیٰ و مطلب ہے
پڑیا ہے خدا کے ہاں رضا اصحابِ سرور ﷺ کی

نبیِّ پاک = اپنے آقا و مولا و سرور ﷺ سے
عقیدت تھی زمانے سے جُدا اصحابِ سرور ﷺ کی

نہیں پنہاں ذرا اہلِ تدبُّر کی بصیرت سے
مقدّر میں لکھی رب نے بقا اصحابِ سرور ﷺ کی

ہوں طاری رقّتیں دل میں، چھلک جائیں مری آنکھیں
تو کوئی بات جلدی کر، سنا اصحابِ سرور ﷺ کی

مجھے محمودؔ پہلے تو ہے رغبت نعتِ سرور ﷺ سے
پھر اس کے بعد لب پر ہے ثنا اصحابؓ سرور ﷺ کی

☆☆☆

ذکرِ اصحابِ حضرت علیہ التحیۃ والثناء کا

پسِ مداحیِ سرور ﷺ ہو ذکرِ اصحابِ حضرت ﷺ کا
مدینے میں سرِ منظر ہو ذکرِ اصحابِ حضرت ﷺ کا
زباں پر بھی انہی کے عشقِ پیغمبر ﷺ کی باتیں ہوں
قلم پر بھی ترے اکثر ہو ذکرِ اصحابِ حضرت ﷺ کا
خدا کا، مصطفیٰ ﷺ کا، انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہو جائے
تو پھر ہر ذکر سے بڑھ کر ہو ذکرِ اصحابِ حضرت ﷺ کا
رسولِ حق ﷺ کے اہلِ بیتِ اطہرؓ کی ثنا کے ساتھ
دعا یہ ہے کہ ہونٹوں پر ہو ذکرِ اصحابِ حضرت ﷺ کا
پسِ حمدِ خدائے پاک و نعتِ سرورِ عالم ﷺ
ہے یہ بہتر، سرِ محشر ہو ذکرِ اصحابِ حضرت ﷺ کا
گہر آنکھوں میں ہوں سرکارِ ہر عالم ﷺ کی الفت کے
عقیدت سے سرِ کوثر ہو ذکرِ اصحابِ حضرت ﷺ کا
درِ دوزخ پہ محمودؔ اُس کا استقبال ہوتا ہے
وہ جس انسان کو دوبھر ہو ذکرِ اصحابؓ حضرت ﷺ کا

☆☆☆

منقبت اصحاب رضی اللہ عنہم کی

آنسوؤں کو قلب کا جب ترجماں کرتا ہوں میں
تب صحابہ رضی اللہ عنہم کے تخصص کو بیاں کرتا ہوں میں
مدحِ محبوبِ خدائے لم یزل ﷺ کے ساتھ ساتھ
حمد کہتا ہوں، مناقب بھی بیاں کرتا ہوں میں
اپنے آقا ﷺ اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ عنہم کے ذکر سے
تربیت کا تذکرہ وردِ زباں کرتا ہوں میں
ابنِ رواحہ، کعبؓ اور حسّان رضی اللہ عنہم کی تقلید میں
مصطفیٰ ﷺ کی مدح کی تیاریاں کرتا ہوں میں
ہاتھ میں مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا قلم تھامے ہوئے
صفحۂ قرطاس پر گل کاریاں کرتا ہوں میں
دیکھ کر اصحابؓ آقا ﷺ کے عمل کو، قول کو
جذبہ ہائے اُنسِ سرور ﷺ کو جواں کرتا ہوں میں
منقبت محمودؔ کہتا ہوں میں جب اصحاب رضی اللہ عنہم کی
مومنینِ دینِ حق کو شادماں کرتا ہوں میں

☆☆☆

اصحابِ آقا علیہ التحیۃ والثناء رضی اللہ تعالیٰ عنہم

رکھو سامنے کارِ اصحابؓ آقا ﷺ
کیے جاؤ تذکارِ اصحابؓ آقا ﷺ

ملی تقویتِ دینِ قیّم کو جس سے
وہ ہے حُسنِ کردارِ اصحابِ آقا ﷺ

اک اک شے پہ اہلِ نظر دیکھتے ہیں
ضیا ریزِ انوارِ اصحابِ آقا ﷺ

ہوئے جس سے دربارِ رب میں مکرّم
ہے اُخلاق و ایثارِ اصحابِ آقا ﷺ

وہ ہے تابعی اصطلاحِ خبر میں
کیا جس نے دیدارِ اصحابِ آقا ﷺ

نظر کچھ نہ کچھ آ ہی جاتے ہیں اب بھی
مدینے میں آثارِ اصحابِ آقا ﷺ

یہ محمودؔ وعدہ ہے میرا خدا سے
رہوں گا وفادارِ اصحابؓ آقا ﷺ

☆☆☆

مدحِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین

صحابہ رضی اللہ عنہم کا عرفانِ سرکارِ والا ﷺ
ہے اُمّت پہ احسانِ سرکارِ والا ﷺ

صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں سارے ستارے یقیناً
مسلّم ہے فرمانِ سرکارِ والا ﷺ

خدا ان سے راضی ہُوا یوں کہ وہ تھے
دل و جاں سے قربانِ سرکارِ والا ﷺ

ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم
یہ تھے جانشینانِ سرکارِ والا ﷺ

اَنس، زیدؓ، شقرانؓ، عمّارؓ، سالم رضی اللہ عنہم
تھے خدّامِ شایانِ سرکارِ والا ﷺ

جو تھے اوّلیں شاعرانِ رسالت
وہ تھے کعبؓ و حسّانؓ سرکارِ والا ﷺ

کرے کیوں نہ محمودؔ مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم
ہُوا جو ثناخوانِ سرکارِ والا ﷺ

☆☆☆

خدا ان سے راضی وہ راضی خدا سے

صحابہ رضی اللہ عنہم کا رشتہ تھا محکم وفا سے
تعلق تھا جن کا حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

کتابِ ہدیٰ کا یہی فیصلہ ہے
خدا ان سے راضی، وہ راضی خدا سے

صحابہ رضی اللہ عنہم رہے نام لیوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
میں ہوں نام لیوا انھی کا سدا سے

نہیں میرا مدحِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی مد میں
علاقہ صلہ سے، اَنا سے، ریا سے

یہ رستہ دکھایا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہم کو
ڈرے کیوں کسی سے، ڈرے جو خدا سے

اِدھر نعت گو ہُوں، اُدھر منقبت خواں
میں راہی ہُوں اِس راہ کا ابتدا سے

میں مانگوں گا اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی الفت
کروں گا کوئی عرض جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے

☆☆☆

اصحابِ نبی الانبیا علیہ التحیۃ والثناء رضوان اللہ علیہم اجمعین

ہو زباں پر شانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم
لفظ ہوں شایانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

دین سیکھا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پہنچایا ہمیں
ہم پہ ہے احسانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

الفتِ سرکارِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم پر جان دے دینے کا عزم
تھا یہی سامانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

معرفت حاصل ہوئی جس سے خدا کی ذات کی
صرف ہے عرفانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

جس کا بھی ایمان ہے خالق پہ اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر
کیوں نہ ہو قربانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں کمربستہ حفاظت کے لیے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی
تھا یہی اعلانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

مان لیں اس کو تہِ دل سے، یہ واجب ہم پہ ہے
جو بھی ہو فرمانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

اولیاءِ اُمّتِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فقط محمودؔ ہیں
مرتبہ دانانِ اصحابِ نبی الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم

☆☆☆

مدحت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی

دلِ ہر اہلِ دیں میں یوں رہی وقعت صحابہ رضی اللہ عنہم کی
کہ تھی دیدِ رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم دولت صحابہ رضی اللہ عنہم کی

خدا نے اپنی اور ان کی رضا کی بات فرمائی
اسی آیت سے واضح ہوگئی عظمت صحابہ رضی اللہ عنہم کی

محبت اہلِ بیتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہے
سَنَد ثابت ہوئی اِس بات میں نسبت صحابہ رضی اللہ عنہم کی

یہ سب آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ تربیت ہی کا نتیجہ ہے
ہوئی ظاہر جہاں پر دانش و حکمت صحابہ رضی اللہ عنہم کی

صحابہؓ کو حبیبِ خالقِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم کی ملی صحبت
اسی باعث ہوئی توحید سے قربت صحابہ رضی اللہ عنہم کی

مرے نزدیک تو محمودؔ دونوں ایک جیسی ہیں
ثنائے اہلِ بیتِ محترم، مدحت صحابہ رضی اللہ عنہم کی

خدا شاہد ہے، اور آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم اس سے واقف ہیں
دلِ محمودؔ میں ہے جاگزیں الفت صحابہ رضی اللہ عنہم کی

☆☆☆

اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ثنا

حرفِ حق سُولی پہ چڑھ کر بھی صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہے
ہر طرح کے ظلم اِس رستے میں جانوں پر سہے

بعدِ نعتِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تم کرتے رہو
گاہے اہلِ بیت کی مدحت، صحابہ رضی اللہ عنہم کی گہے

گونجتے دیکھے گی دُنیا حشر کے ہنگام میں
مادحِ اصحابؓ سرکارِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے قہقہے

میں رہوں گا سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت کا ہدف
منقبت گُسترِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہوں میں، قسمت زہے!

حضرتِ حسّان رضی اللہ عنہ کے دیوان میں ہم نے سُنے
عندلیبِ باغِ شہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہچہے

کیجیے کھل کر نہ کیوں اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا
کیوں حجابِ مصلحت میں بات پوشیدہ رہے

ہے وہی پیراک بحرِ مدحتِ اصحاب رضی اللہ عنہم کا
آنکھ سے محمودؔ جس کی دجلۂ الفت بہے

☆☆☆

شانِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ہے یوں مجھ پہ لازم بیانِ صحابہ رضی اللہ عنہم
رسولِ مکرّم ﷺ تھے جانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

جسے ہو گا احساسِ شانِ رسالت
اُسی سے رقم ہو گی شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ منزلت کا نشاں ہے
جہانِ نبی ﷺ ہے جہانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

ابوبکر و فاروق و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم
نمایاں رہے درمیانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

بہ دربارِ ربِّ عُلا پیش ہو گی
رقم کردہ یہ داستانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

موافق تھی جو طبعِ آقا ﷺ کے ہر دم
تھی محتاط ایسی زبانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

بنی نوعِ انساں سبھی دیکھ لیں گے
سرِ حشر اونچا نشانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی ﷺ نے بھی اُس کو اماں بخش دی ہے
ملی گر کسی کو امانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

ستم ان پہ ڈھائے بہت کافروں نے
بڑے سخت تھے امتحانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

مٹے خوفِ دُنیا مٹے خوفِ عقبیٰ
سروں پہ جو ہو سائبانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

ہے توفیقِ نعتِ پیمبر ﷺ کا حامل
کہ محمودؔ ہے ترجمانِ صحابہ رضی اللہ عنہم

☆☆☆

خوش نصیبی سے وہ چشمِ التفاتِ خاص تھی
جس نے اصحابِؓ نبی ﷺ کو صاحبِ عرفاں کیا
(تجلیاتِ نعت۔ص ۶۷)

حفظِ ناموسِ رسولِ محترم ﷺ کے واسطے
جاں ہتھیلی پر لیے پھرتے تھے اصحابؓ رسول ﷺ
(بیانِ نعت۔ص ۵۸)

☆☆☆

اسلام کے ترجمان

جہاں تھی حقیقت، وہاں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم
وہ بزمِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی، جہاں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم

وہ مہتاب تھے، یہ ستارے تھے ان کے
پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شاں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم

جو تھے سخت کُفّار کے بالمقابل
تو آپس میں سب مہرباں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم

تھے ساتھی بھی، ساجھی بھی اک دوسرے کے
کہ اک صورتِ خانداں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم

دل و جاں سے مدحِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے شاغل
بڑے نعت گو، نعت خواں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ سب تربیت یافتہ تھے
تو اسلام کے ترجماں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم

دکھایا جو محمودؔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو
اُسی راستے پر رواں تھے صحابہ رضی اللہ عنہم

☆☆☆

مناقبِ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

لب پہ رہتے ہیں مناقب یوں سدا اصحاب رضی اللہ عنہم کے
تھے صحابہ مصطفیٰ کے، مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب رضی اللہ عنہم کے

مجھ کو خوش آتی ہے یوں بھی اقتدا اصحاب رضی اللہ عنہم کی
سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم تھے مُقتدا اصحاب رضی اللہ عنہم کے

جو حقیقت ہے حبیبِ خالقِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی
بعد رب کے، کون جانے ماسوا اصحاب رضی اللہ عنہم کے

بات منوانی جسے مطلوب ہو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے
واسطے دے گا بطورِ التجا اصحاب رضی اللہ عنہم کے

راہِ حق سے کس طرح ہٹتے؟ یہ ممکن ہی نہ تھا
خود جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے رہنما اصحاب رضی اللہ عنہم کے

بھیک مانگی ہے سبھی اصحابؓ نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور ہوئے ہیں اولیاءؒ سارے گدا اصحاب رضی اللہ عنہم کے

ان کو جب حاصل رہی صحبت رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
دیکھنا تم طنطنے روزِ جزا اصحاب رضی اللہ عنہم کے

یہ کہا محمودؔ ہاتف نے مرے وجدان سے
لکھ مناقب تُو بحکمِ کبریا اصحاب رضی اللہ عنہم کے

☆☆☆

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی باتیں

کرو آستانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں
کہ ہیں شان و آنِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں
تر و تازہ رکھتی ہیں افکارِ انساں
زبان و بیانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں
فزوں تر کریں گی یہ عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کرو داستانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں
جہانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جہاں تذکرہ ہے
وہیں ہیں جہانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں
یہاں غیریت کا نہیں شائبہ تک
کرو خاندانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں
دھرو کان! ابنِ حجرؒ کر رہے ہیں
"اصابہ" میں شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں
صحابہؓ کی محمودؔ باتیں ہوں، یا پھر
ثنا گسترانِ صحابہ رضی اللہ عنہم کی باتیں

☆☆☆

کمالاتِ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چرچا

کمالاتِ اصحابؓ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا
ہے درجاتِ اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا
کلامِ خدا سے ہُوا سُو بہ سُو ہے
مقاماتِ اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا
احادیث سے ہو گیا ہے مسلسل
حکایاتِ اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا
لکھوں گا مناقب تو کرتا رہوں گا
عنایاتِ اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا
سوانح کے اک رُخ سے پیہم بپا ہے
کراماتِ اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا
فرشتوں کے لب پر رہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملاقاتِ اصحابِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا
پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں محمودؔ دیکھو
ہے خدماتِ اصحابؓ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا چرچا

☆☆☆

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

عظمتِ اصحابِ پیغمبر ﷺ کو کیا جانے کوئی
جب سراپائے پیمبر ﷺ اُن کا تھا دیکھا ہُوا
(کتابِ نعت۔ ص۱۱۲)

چاہتے تھے وہ کہ خوشنودی ملے سرکار ﷺ کی
جانتے تھے سب صحابہ رضی اللہ عنہم اختیاراتِ نبی ﷺ
(فردیاتِ نعت۔ ص۵۳)

پوچھیے اصحابِؓ محبوبِ خدا ﷺ سے، کیا نہ تھی
محفلِ آقا و مولا ﷺ محفلِ علم و یقیں
(التفاتِ نعت۔ ص۵۲)

اصحابِؓ مصطفیٰ ﷺ کے مناقب لکھا کرو
مدحِ نبی ﷺ کا ہے یہ قرینہ، خدا گواہ
(ورفعنا لک ذکرک۔ ص۳۹)

وہ بندے چُنیدہ تھے اور برگزیدہ
ہُوا آئنہ جن کا وہ رُوئے زیبا
(وارداتِ نعت۔ ص۴۳)

فرشتوں کے نصیبے میں تھی جس کی اک جھلک آئی
صحابہ رضی اللہ عنہم دیکھتے رہتے تھے وہ جلوہ نظر بھر کر
(اشعارِ نعت۔ ص۸۷)

☆☆☆
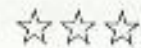
صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یا رب! یہ سیدھی راہ ہے، اس پر ہمیں چلا
عشقِ حضور ﷺ میں جو ہے اصحاب رضی اللہ عنہم کی روش
(مدحِ سرکار ﷺ۔ ص۴۲)

دینِ اصحابِ پیمبر ﷺ ہی سکھاتے ہیں ہمیں
واقفیت ملتی ہے تو واقفانِ راہ سے
(تسبیحِ نعت۔ ص۸۲)

قُدسی بھی وہ مقامِ محبت نہ پا سکے
اصحاب رضی اللہ عنہم نے حضور ﷺ کو چاہا کچھ اس طرح
(صباحِ نعت۔ ص۶۰)

تیقُّن دیکھ اصحابِ نبی ﷺ کا
پھرا کوئی کہاں ایمان لا کر
(مدحتِ سرور ﷺ۔ ص۱۴)

مِرے آقا ﷺ نے منہ موڑا جو اپنا بیتِ مُقدّس سے
نبی ﷺ کے پیچھے کعبے کو صحابہ رضی اللہ عنہم پھر گئے سارے
(عرفانِ نعت۔ ص۴۴)

اصحاب رضی اللہ عنہم پہ جو سرورِ عالم ﷺ کی نظر تھی
اے کاش! ہو کچھ اُس کا اثر میری طرف بھی
(منتشراتِ نعت۔ ص۲۰)

☆☆☆

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جس کو صحابیت کے شرف کی سند ملی
سرکار ﷺ کے مقام سے وہ آشنا لگا
(التفاتِ نعت ۔ ص ۳۸)

ان کی نظریں بھی نبی ﷺ کے پاؤں کی جانب رہیں
دیکھ سکتے کیا صحابہ رضی اللہ عنہم رُوئے روشن کی طرف
(التفاتِ نعت ۔ ص ۵۵)

وہ صرف صحابہ رضی اللہ عنہم ہی تھے خوش بخت جنھوں نے
دیکھا مرے سرکار ﷺ کو رؤیا کے علاوہ
(عنایتِ نعت ۔ ص ۳۷)

صحابہ رضی اللہ عنہم پر خدا راضی تھا اور وہ اُس سے راضی تھے
تو اس عظمت کا باعث مصطفیٰ ﷺ کی ان سے صحبت تھی
(عنایتِ نعت ۔ ص ۴۸)

جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے زیارت کی رسولِ پاک ﷺ کی
"مَنْ رَّاٰنِیْ" نے کہا ہے وہ ہے دیدارِ خدا
(عنایتِ نعت ۔ ص ۵۵)

جس نے آنکھیں دیکھ رکھّی ہیں رسولِ پاک ﷺ کی
سارے انسانوں سے دُنیا میں وہی ممتاز ہے
(مرقعِ نعت ۔ ص ۱۹)

☆☆☆

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کرتے تھے جاں سارے اصحابؓ نبی ﷺ
رُوئے سرکارِ مدینہ ﷺ پر فدا
(دیوانِ نعت ۔ ص ۵۶)

چشمِ تصوّر آج بھی کھولو تو دیکھ لو
آنکھیں صحابہ رضی اللہ عنہم کی رُخِ زیبا کے سامنے
(سرودِ نعت ۔ ص ۴۳)

نگاہِ نقد بھی ان پر پڑے تو یہ نتیجہ ہے
کہ اصحابؓ رسولُ اللہ ﷺ کو اہلِ وفا کہیے
(سرودِ نعت ۔ ص ۱۴)

ماہِ ہدایت آپ ہیں سرکارِ کائنات ﷺ
اصحاب رضی اللہ عنہم "کالنجوم" ہیں سرور ﷺ کے اردگرد
(صدائے نعت ۔ ص ۳۱)

نُجُومِ ہدایت وہ اِس واسطے ہیں
صحابہ رضی اللہ عنہم کو حاصل رہی چشمِ صحبت
(صدائے نعت ۔ ص ۴۸)

وہ صحابی رضی اللہ عنہ ہے، ستارہ ہے ہدایت کا وہی
جس نے پایا لمحۂ صحبت شہِ لولاک ﷺ کا
(منہاجِ نعت ۔ ص ۳۱)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کا کروں ذکر کس طرح
کیا زشت رُو ہو مہر جمالوں کے سامنے
(بینائے نعت۔ ص ۷۶)

کہے قرآن "رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ"
ملا جن کو مقامِ آشنائی
(مدیح سرکار ﷺ۔ ص ۱۳)

ہماری آگہی جتنی ہے، سب شنید سے ہے
صحابہ رضی اللہ عنہم ہی تھے نبی ﷺ کے جمال سے واقف
(بیانِ نعت۔ ص ۶۹)

صحابہ رضی اللہ عنہم کہ کے انھی سے خدا ہُوا راضی
جنھوں نے میرے پیمبر ﷺ کی عادتیں دیکھیں
(منتشراتِ نعت۔ ص ۶۷)

وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں، ان سے ہو گیا خدا راضی
جن کی گزری ہر ساعت خدمتِ پیمبر ﷺ میں
(تسبیحِ نعت۔ ص ۴۹)

اصحابِ مصطفیٰ ﷺ سے نہ کیوں جان لیں اسے
کس کس سے اعتبارِ وفا پوچھتے پھریں
(صباحِ نعت۔ ص ۷۶)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

وہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں جنھیں ایمان کی آنکھوں کے ساتھ
"جلوۂ محبوبِ ربِّ ذُوالجلال ﷺ آیا نظر"
(مدحتِ سرورِ ﷺ۔ ص ۳۷)

ستاروں کی مانند ہیں سب صحابہ رضی اللہ عنہم
جو دیکھا کیے نور پیکر نبی ﷺ کو
(اوراقِ نعت۔ ورق ۱۲)

کردار یہ کہیں نظر آتے نہیں ہمیں
ضرب المثل صحابہ رضی اللہ عنہم کی ہیں جانثاریاں
(دیارِ نعت۔ ص ۲۲)

اسی سے دین پھیلایا ہے خالق نے جہاں بھر میں
جو اصحابِ پیمبر ﷺ پر چڑھا تھا رنگ صحبت کا
(دیارِ نعت۔ ص ۱۰۰)

ان کے علاوہ جو کہ منافق رہے سدا
میرے نبی ﷺ کے سارے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں معتبر
(تسبیحِ نعت۔ ص ۴۸)

ہر ارشادِ رب مانتے تھے صحابہ رضی اللہ عنہم
نہ کیوں کرتے عزّت بُیُوتُ النَّبی ﷺ کی
(عرفانِ نعت۔ ص ۱۴۲)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تم ایک اک صحابی رضی اللہ عنہ کے ہر عمل کو دیکھو
آنکھوں میں، دل میں، جاں میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم سمائے یکساں
(اوراقِ نعت۔ ورق ۹)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی عظمت کے قربان جائیں
رہے دیکھتے رب کے مظہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
(منتشرات نعت۔ ص ۶۹)

چمکے وہ ستاروں کی طرح چرخِ عمل پر
ہوتی تھی صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کسی کی
(منتشرات نعت۔ ص ۴۴)

مثالِ ماہِ تاباں ہے جہاں میں آپ کی ہستی
صحابہ رضی اللہ عنہم آپ کے ہیں مثلِ انجم یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۹)

اس کا باعث تھی ہستی سرور صلی اللہ علیہ وسلم
جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں اتحاد رہا
(اوراقِ نعت۔ ورق ۲۷)

سن دس میں ایک لاکھ صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے
تھا حجۃ الوداع کے خطبہ کا معجزہ
(تسبیح نعت۔ ص ۱۳۰)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یہ نبیِٔ آخری صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی تھی وحی آخری
جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی پہچانی کہ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
(عرفانِ نعت۔ ص ۱۳۶)

آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے سامعین اصحاب رضی اللہ عنہم کو
آخری حج میں سنایا حکمِ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
(عرفانِ نعت۔ ص ۱۴۴)

گماں یہ ہے، صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی کچھ تعلیم دی ہو گی
سبق جو کچھ "فَاَوْحٰی" کا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ہو گا
(دیارِ نعت۔ ص ۱۳)

زمیں پر تھوک بھی گرنے نہ دیتے
صحابہ رضی اللہ عنہم کا رہا ایسا عقیدہ
(منتشرات نعت۔ ص ۲۰)

اصحاب رضی اللہ عنہم میں ہر ایک تھا متعلّمِ حکمت
تھا مدرسۂ علم دبستانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
(وارداتِ نعت۔ ص ۳۵)

صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے، ہدایت کے نجم کہلائے
جنھوں نے چھوڑی نہ ماہِ تمام کی چوکھٹ
(شہرِ کرم۔ ص ۱۰۴)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

مدحِ رسول ﷺ ہو کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی منقبت
ان مشعلوں میں صبح و مسا جگمگائے حق
(حدیثِ شوق۔ ص ۱۲۲)

افضلیت پائی، عظمت پائی، عزت مل گئی
تمغے یہ اصحاب رضی اللہ عنہم نے سرکار ﷺ سے مل کے لیے
(تضامینِ نعت۔ ص ۷۹)

ہر صحابی رضی اللہ عنہ کو خدا آتا تھا یاد
سرورِ عالم ﷺ کا چہرہ دیکھ کر
(تضامینِ نعت۔ ص ۳۳)

ان پہ رب راضی، رب سے وہ راضی
جن کی آنکھوں میں تھا جمالِ حضور ﷺ
(وارداتِ نعت۔ ص ۵۷)

وصف و ثنائے آقا و مولا ﷺ میں کرتے بات
اصحاب رضی اللہ عنہم کھولتے لبِ گفتار جب کبھی
(صدائے نعت۔ ص ۷۳)

شرف جن کو صحابیت کا حاصل ہو نہیں پایا
کریں گے حشر کے دن کے سوا کیونکر قدم بوسی
(صدائے نعت۔ ص ۹۱)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اصحاب رضی اللہ عنہم سے جو پوچھ سکو تو یہ پوچھ لو
دیکھا انھوں نے کوئی پیمبر ﷺ سا خوبرو
(سرودِ نعت۔ ص ۷۳)

نبی ﷺ سے الفتِ اصحاب رضی اللہ عنہم کی کیفیتیں پڑھ کر
محبت چھائے میرے چار سُو تو نعت کہتا ہوں
(سرودِ نعت۔ ص ۸۱)

بن گئے اصحاب رضی اللہ عنہم آقا ﷺ کے ہدایت کے نجوم
ماہِ طیبہ کی جو دیکھیں واقعی تابانیاں
(سرودِ نعت۔ ص ۸۶)

مل گیا اصحابِ پیغمبر ﷺ کو رفعت کا شرف
یوں کہ تھا حاصل انھیں سرور ﷺ کی صحبت کا شرف
(صدائے نعت۔ ص ۳۴)

اصحاب رضی اللہ عنہم کو نجومِ ہدایت کہا گیا
حاصل جو تھی حضور ﷺ کی صحبت بصد وقار
(صدائے نعت۔ ص ۴۶)

عشقِ سرور ﷺ میں صحابہ رضی اللہ عنہم سبھی پورے اترے
امتحاں جب بھی ہوا ان کی وفاداری کا
(مرقعِ نعت۔ ص ۴۵)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اس واسطے لبوں پر اصحاب رضی اللہ عنہم کی ثنا ہے
اک ایک کی نظر میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا سراپا
(عنایت نعت۔ ص ۱۱)

محمودؔ جو صحابۂ محبوبِ رب صلی اللہ علیہ وسلم رہے
وہ لوگ برگزیدہ رہے، منتخب رہے
(بیان نعت۔ ص ۴۱)

نام لیوا بوذر و عثمان و بُوسبرہ رضی اللہ عنہم رہے
تھے انسؓ جیسے مرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت گار بھی
(کتاب نعت۔ ص ۶۴)

مجذوبیت اُویس رضی اللہ عنہ کی، الفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی
سوز و گداز و عشقِ صہیب و بلال رضی اللہ عنہما نعت
(نعت۔ نمبر ۸)

بن زُہیر و وحشی و ہبّارِ اسود رضی اللہ عنہم پر رہا!
کس قدر الطاف زا اکرامِ لا تثریب ہے
(عرفانِ نعت۔ ص ۱۳۷)

سوائے صحابہ رضی اللہ عنہم نہیں دیکھ سکتا
کوئی آنکھ والا مِنَ اللّٰہِ نُورٌ
(عرفانِ نعت۔ ص ۴۹)

☆☆☆
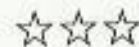
صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ابنِ حاتم کو بہت تکریم دی
اس کے والد کو بھی دی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے داد
ہند اور وحشی بھی اور ہبّار بھی
ہو گئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے در سے بامراد
تھا کرم عثمان بن طلحہ پہ بھی
بدتمیزی تھی اگرچہ اس کی یاد
(تضامین نعت۔ ص ۱۹)

....

غزوۂ احزاب میں خیمے جو سالاروں کے تھے
واں بنائیں تُرکوں نے شوکت کی مظہر مسجدیں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم و شیخین و سلمان و علیؓ و فاطمہ رضی اللہ عنہم
اور شاید سعد رضی اللہ عنہ کے خیمے کی جا پر مسجدیں
سعد یا عثمان رضی اللہ عنہ کی مسجد تو ڈھائی جا چکی
چھ نظر آتی ہیں اب اللّٰہُ اکبر مسجدیں
یہ مرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے منسوب ہیں
حسن میں دُنیا کے ماتھے کا ہیں جھومر مسجدیں
(شہرِ کرم۔ ص ۱۰۷)

☆☆☆
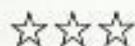
صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ہے محبّت سے زیادہ یہ عقیدت کا اثر
ماں کا حلیہ کر نہیں سکتا کوئی بیٹا بیاں
تھی صحابہ رضی اللہ عنہم کو عقیدت ماؤں سے بھی جب فزوں
پھر سراپا کس سے ہوتا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا بیاں

....

بن رواحہ، حضرتِ حسّان اور ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہم
حلیۂ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ کر پائے بیاں
شعر کے پردے میں کہتے ہیں سراپائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہ جنھیں حاصل نہیں دیدارِ سرکارِ جہاں صلی اللہ علیہ وسلم

....

اُمِّ معبد، ابنِ عازب، ہند اور حضرت علی رضی اللہ عنہم
راویانِ حلیۂ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم یہ چاروں ہوئے
رہ گئے یہ بھی ادھورے چند نکتے کھول کر
کس سے ممکن ہے، سراپا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دُہرا سکے

....

عمرو ابنِ العاص نے یوں اپنے بیٹے رضی اللہ عنہما سے کہا
مجھ سے مت پوچھے کوئی حلیہ مِرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا
مجھ سے ممکن ہی نہیں، اِس باب میں کچھ کہہ سکوں
میں نظر بھر کر انھیں تو دیکھ ہی سکتا نہ تھا

(قطعاتِ نعت۔ ص ۳۹، ۴۰)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

یہ واقعہ ہے، شاعرِ اصحابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے
لکھا نہیں ہے اپنے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا سراپا

(عنایاتِ نعت۔ ص ۱۴)

آنکھ بھر کر دیکھتے ہی کب تھے اصحابؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو
پھر لگاتے کیسے اندازہ وہ خد کا، خال کا

(مرقعِ نعت۔ ص ۸۶)

جس کی نظر میں سرورِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم کا جمال ہو
جس کی زباں پہ نامِ اُویسؓ و بلال رضی اللہ عنہما ہو
نعلِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جس کا خیال ہو
طیبہ سے اُنس جس کو بحدِّ کمال ہو
اربابِ عشق میں، وہ فضیلت نہ پائے کیوں

(تحسیناتِ نعت۔ ص ۴۳)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہوئے جس سے مستفید
ہیں تابعینؒ تک اُسی صحبت کی وسعتیں

(صدائے نعت۔ ص ۸۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے سوانح کا
تتبُّع چاہیے تو شکلِ تابعیں دیکھو

(مرقعِ نعت۔ ص ۶۸)

☆☆☆

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

عمّار کو بلال و صُہیب و اُویس رضی اللہ عنہم کو
اعزاز تو خدا نے بھی کچھ دیکھ کر دیا
(منہاج نعت۔ص ۸۴)

محمودؔ کعب رضی اللہ عنہ اور بُصیریؒ عظیم تھے
تحفہ ردا کا ان کو ملا ہے تو کیا عجب
(صدائے نعت۔ص ۲۷)

کعب و حسّان رضی اللہ عنہما و جامیؒ و محسنؔ
نامور ہیں عنادلِ مدحت
(تابشِ نعت۔ص ۴۷)

ہوں اہلِ بیت و صحابہ رضی اللہ عنہم کہ بیٹیاںؓ ان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہیں اک شجر کے سبھی ڈال پات مستحسن
(صدائے نعت۔ص ۶۳)

آل و ازواج و بنات رضی اللہ عنہن ان کی ہیں بے حد محترم
مل گیا جب رتبۂ نسبت شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
(منہاج نعت۔ص ۳۱)

ازواج بھی، بنات بھی، اَسباطِ پاک رضی اللہ عنہم بھی
رب کی قسم ہے خَیلِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاندانِ نور
(منہاج نعت۔ص ۸۰)

☆☆☆

خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم

خلفائے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیہم الرضوان
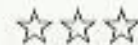
مرے غم خوار بُوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں
مجھے درکار بوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں

حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا عشق اصلِ دین و ایماں ہے
مگر معیار بوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں

جنھیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے الفت تھی، انھیں جن سے محبت تھی
وہ چاروں یار بوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں

گئے کعبہ سے طیبہ تک تو جنت زیرِ پا دیکھی
وہ خوش رفتار بوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں

مُراد اک، دو شہید اور ایک یارِ غار ہے ان کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یار بوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں وہ دُنیا و عقبیٰ میں
وفا آثار بوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں

محبت ان کی ہے محمودؔ میرا جُزوِ ایمانی
مرے دلدار بوبکر و عمرؓ عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم ہیں

☆☆☆

چاروں

پہلے بوبکر، پھر عمرؓ عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم نام لوں گا یوں چاروں
ہیں محافظ حدودِ خالق کے، قصرِ اسلام کے سُتوں چاروں

مرتبہ بعدِ انبیا علیہم السلام ان کا، عالمِ اُنس میں بڑا سب سے
بہرہ ور دیدِ مصطفیٰ سے رہے، میرے دل میں رہیں نہ کیوں چاروں

جان کر دین کی حقیقت کو، فکر و کردار کے نمونے سے
کر رہے ہیں دلِ مسلماں میں الفتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فزوں چاروں

کفر و اسلام میں حدِ فاصل، علم و عرفاں کے مصدر و محور
معرفت ذات کی عطا کر کے، دے گئے ہیں ہمیں سکوں چاروں

یوں انھیں سرفرازی بخشی ہے، ہو کے راضی خدائے برتر نے
محفلِ مصطفیٰ میں جب دیکھے، دیکھے ہیں حق نے سرنگوں چاروں

دوستی اور قرابت آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے، دو ہیں داماد دو سُسر اُن کے
نام پھر کس لیے نہ ہیں یارو! صفحۂ قلب پر لکھوں چاروں

یہ حقیقت ہے، اس سے ناواقف جب نہیں کوئی شخص دُنیا کا
جانشینانِ سرورِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم میں نام محمودؔ کیوں نہ لوں چاروں

☆☆☆

جانشینانِ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

رونقِ محفل ہیں بوبکر و فاروق و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم
اور ہیں میرِ محفل احمد صلی اللہ علیہ وسلم
(ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۸۵)

بوبکر ہوں، عثماں ہوں، فاروق ہوں، حیدر رضی اللہ عنہم ہوں
آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار نظر آئے
(ورفعنا لک ذکرک۔ ص ۴۷)

صدّیق کو فاروق کو، عثماں رضی اللہ عنہم کو صدا دو
زنجیرِ درِ حیدرِ صفدر رضی اللہ عنہ کو ہلا دو
(منظومات۔ ص ۳۱)

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے چار قریبی ہیں
بوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم
(بیانِ نعت۔ ص ۸۵)

ذکرِ تفضیلِ بوبکر و فاروق رضی اللہ عنہما ہے
ہم پہ اَلطافِ عثمانِ عفّان رضی اللہ عنہ ہیں
یادِ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ حرزِ جاں بن گئی
پنجتن علیہم السلام سایہ افگن بہر آن ہیں
(منظومات۔ ص ۸۸)

☆☆☆

جانشینانِ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم

باقی سب صحابہ رضی اللہ عنہم تو خادموں میں آتے ہیں
دوست اپنے رکھتے تھے صرف چار مُدَّبِّر
(عرفانِ نعت۔ ص ۱۸۲)

اہلِ ایماں میں رہو تم رُحَمَاء کی صورت
یہ سبق بخشا ہے بوبکر و علی رضی اللہ عنہما نے مجھ کو
(تسبیح نعت۔ ص ۹۵)

ہم نوا ہو حضرتِ اقبالؒ کا
"سوزِ صدّیق و علی رضی اللہ عنہما از حق طلب"
(تقاضائے نعت۔ ص ۱۰۷)

ابوبکر و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما کا ذکر بھی لاؤ
کرو جب تذکرہ تم ہجرتِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم کا
(تسبیح نعت۔ ص ۳۳)

خود رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قصدِ ہجرت کرلیا
ساتھ ان کا حضرتِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے دیا
ان کے بستر پر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سوئے رہے
اِس طرح سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر یہ طے کیا
(سیرتِ منظوم۔ ص ۵۵)

☆☆☆

عظمت حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

ہے دلِ مُسلم میں عظمت حضرتِ صدّیق رضی اللہ عنہ کی
ذات ہے شایانِ مدحت حضرتِ صدّیق رضی اللہ عنہ کی

انبیاء علیہم السلام کو چھوڑ کر، ہیں آپ سب کے رہنما
بعدِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے فضیلت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی

سرورِ دو کون صلی اللہ علیہ وسلم و خالق تک رسائی کے لیے
چاہیے ہم کو وساطت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی

آپ سرخیلِ "اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّار" تھے
نرم تھی گرچہ طبیعت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی

مُدّعی کاذِب نُبُوّت کے ہوئے ہیں جس قدر
ان پہ دیکھی سب نے شدت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی

قبر میں بھی آپ ساتھی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دیکھیے شانِ رفاقت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی

آپ ہیں طاعت گزارِ سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم
فرض ہے ہم پر اطاعت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی

تھے مُصدِّق بھی تو پہلے آپ ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے
اوّلیں گر ہے خلافت حضرتِ صدیق رضی اللہ عنہ کی

☆☆☆

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرے ممدوح ہیں صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ
حبیبِ خالقِ اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمدم

ہے جن کی مدح قرآنِ مبیں میں
انھیں کہیے حبیبِ شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں سرخیلِ مُحبّانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں بعدِ انبیا علیہم السلام سب سے معظّم

وہ ہمراہی تھے ہجرت کے سفر میں
شریکِ ثور، تنہائی کے محرم

انھیں فرمائے وہ "صاحب صلی اللہ علیہ وسلم" کا ساتھی
کہے "دو میں کا ثانی" ربِّ اکرم

شبِ اِسْرا کی بھی تصدیق کر دی
یقیں ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یوں تھا محکم

رہیں گے ساتھ ہی محشر کے دن تک
جو ہمراہِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رہتے تھے ہر دم

مرا مُرشدؒ ، ثنا گوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ
کہ جس سے فیض پاتا ہے اک عالم
انھی کے وصف میں یوں لب کُشا ہے
''خرابِ جُرأتِ آں رندِ پاکم''
خدا را گفت ''ما را مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بس''

(اقبالؒ)

☆☆☆

۹۲ میں جب میں غارِ ثَور کا زائر ہُوا
ہر بُنِ مُو ہو گیا میرا تعطُّر آشنا
اس میں محبوبِ خدائے پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو کے ساتھ
حضرتِ صدّیق رضی اللہ عنہ کا عطرِ وفا و اُنس تھا

☆☆☆

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زمیں پہ کرتے تھے بوبکر رضی اللہ عنہ آپ کی تصدیق
حریمِ قُدس میں خالق تھا ہم کلامِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
(ورفعنا لک ذکرک۔ص ۵۳)

تھے یک جا ثور میں پروانہ و شمع
یہ تھی وصلت شبِ ہجرت کے صدقے
(حدیث شوق۔ص ۱۱۸)

اپنی اُمّت کے لیے تھی یہ بشارت اصل میں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدّیق کو جو حکمِ ''لَا تَحْزَنْ'' دیا
(حرفِ نعت۔ص ۳۰)

پیر کے دن سیر کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بلوائے گئے
کون جانے؛ عرش پر خلوت میں کیا باتیں ہُوئیں
حضرتِ بوبکر رضی اللہ عنہ نے معراج کی تصدیق کی
اور لقب ''صدّیق'' کا پایا پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے وہیں
(سیرت منظوم۔ص ۵۰)

کیوں نہ ہو اس میں پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی عطاؤں کا گزر
ہیں رقم جس قلب پر بھی عظمتیں بوبکر رضی اللہ عنہ کی

☆☆☆

حضرت فاروقِ معظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جہاں میں ہر طرف چرچا ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا
انوکھا مرتبہ دیکھا ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

مُرادِ سرورِ ہر دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ہیں
زمانے سے عجب رُتبہ ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

کیا تھا سنِ ہجری اور بیتُ المال کا اجرا
شعورِ آگہی یکتا ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

سیاست اور معیشت میں بھی اصلاحات فرمائیں
طریقِ انقلاب اچھا ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

ہوئی تشہیرِ شرعِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی خلافت میں
یہ خدمت دین کی حصّہ ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

چلے نقشِ قدم پر آپ بھی صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے
اُنھی کا راستہ رستہ ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں اکثر عمرؓ کا ذکر کرتا ہوں
اثر دل پر مرے اتنا ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

اُبوبکرؓ آپ کے ساتھی تھے اور عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم بھی
اور ان کے درمیاں رُتبہ ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

میں کیوں محمودؔ روز و شب نہ ان کی منقبت لکھوں
کہ میرے سر میں بھی سودا ہے فاروقِ معظم رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

کون تھا فارقِ حق و باطل
رب سے مانگا حبیبِ رب صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے

مرکبِ چرخ جس کے زیرِ قدم
جس کے آگے سرِ زمانہ جھکے

☆☆☆

حضرت عثمانِ ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاشقِ محبوبِ ربُّ العالمیں صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
رہنما و مُقتدائے اہلِ دیں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
محفلِ عرفان کے مسند نشیں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
قُلزمِ اخلاص کے دُرِّ ثمیں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
ہیں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد' ذُوالنُّورین ہیں
عزّت و ناموسِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امیں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
تاجدارِ کشورِ حلم و حیا ہیں بے گماں
دوستدارِ سرورِ دُنیا و دیں صلی اللہ علیہ وسلم عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
اشقیا نے کر دیا ان کو تلاوت میں شہید
جن کی ہے مظلومیت غم آفریں' عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
جانشیں ہیں حضرتِ عثمانؓ کے مولا علی رضی اللہ عنہما
اور بوبکر و عمر کے جانشیں عثمان رضی اللہ عنہم ہیں
نرم دل صدّیقِ اکبر ہیں' جری فاروق رضی اللہ عنہما ہیں
پاک دل ہیں مُرتضیٰ اور شرمگیں عثمان رضی اللہ عنہما ہیں

عشقِ ذاتِ کبریا ہے زندگی عثمان رضی اللہ عنہ کی
خاتمِ عشقِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نگیں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں
کیوں مجھے غم گردشِ آلام کا محمودؔ ہو
درد کے ماروں کے غم خوار و مُعیں عثمان رضی اللہ عنہ ہیں

☆☆☆

سر پے تعمیلِ اَحکامِ رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم
ہر قدم پر زندگی میں جُھک گیا عثمان رضی اللہ عنہ کا
وہ صراطِ راست پر چلتے رہے ہیں عُمرؔ بھر
نقشِ پا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا رہنما عثمان رضی اللہ عنہ کا
یہ نتیجہ ان کی قربت اور قرابت کا ہُوا
ہوگیا وہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا' جو ہُوا عثمان رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆☆☆

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اعمال میں نبی ﷺ سے شباہت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
دیں کے جسد میں جو ہے حرارت، علی رضی اللہ عنہ کی ہے
کیوں ربِ ذوالجلال کا مجھ پر نہ لطف ہو
مجھ پر کرم حضور ﷺ کا، شفقت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
ہوں دشمنانِ دیں کے لیے تیغِ بے نیام
فکر و نظر پہ میرے لطافت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
زوجِ بتولِ پاک رضی اللہ عنہا، نبی ﷺ کے عزیز ہیں
حسنین سی جہان میں عترت علی رضی اللہ عنہم کی ہے
ہوں منقبت نگار، مجھے خوفِ حشر کیا
میں بھی علیؓ کا ہوں، اگر جنت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
آغوشِ مصطفیٰ ﷺ میں ہوئی ان کی تربیت
اور کبریا کے گھر میں ولادت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
مجھ پر کرم خدا کا، نبی ﷺ کی عنایتیں
میری زباں پہ مدح جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
دیکھا ہے سب نے مرحب و عنتر کا حالِ زار

عالم پہ آشکار شجاعت علی رضی اللہ عنہ کی ہے
محمود باب علم کا درکار ہے کرم
پرتو فگن جہاں پہ ہدایت علی رضی اللہ عنہ کی ہے

☆☆☆

پوچھو سرکار ﷺ کے داماد علی مولا رضی اللہ عنہ سے
دل میں ایمان ہو تو نانِ جویں ہے سب کچھ
(دیوانِ نعت۔ص ۳۱)

یہ بھی سرکار ﷺ نکلوائیں علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں
دل کے کعبے سے صنم ہم نے نکالے ہی نہیں
(شعاعِ نعت۔ص ۱۱)

آقا ﷺ علی رضی اللہ عنہ کے زانو پہ سر رکھ کے سو گئے
گزرا جو وقتِ عصر، علی رضی اللہ عنہ غم میں کھو گئے
آنسو گرا نبی ﷺ پہ تو بیدار ہو گئے
یہ جان کر کہ عصر نہ پڑھ پائے ہیں علی رضی اللہ عنہ
حکمِ نبی ﷺ سے رجعتِ خورشید ہو گئی
(مخمسات نعت۔ص ۹۸)

☆☆☆

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وجہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا لُعاب ہُوا
رُوبصحت ابُوتُراب رضی اللہ عنہ ہوا
(مرقع نعت۔ص ۱۳۱)

فتح خیبر کے لیے اپنے لعابِ پاک سے
کر دیا تیار انھوں نے حیدرِ کرّار رضی اللہ عنہ کو
(واردات نعت۔ص ۵۵)

چشمِ علی رضی اللہ عنہ جو پل میں شفا یاب ہوگئی
تھا معجزہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لعاب کا
(التفات نعت۔ص ۴۲)

اک ادائے شافیِ مطلق بنا
چشمِ حیدر رضی اللہ عنہ پر لعابِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
(تضامینِ نعت۔ص ۹۲)

چشمِ حیدر رضی اللہ عنہ کی علالت دور کی
وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا لعابِ جاں فزا
(بستانِ نعت۔ص ۱۲)

چشمِ حیدر رضی اللہ عنہ کا آشوب زائل ہوا
تھا مؤثر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب اس قدر
(منہاجِ نعت۔ص ۱۰۳)

خیبر کی دید ہو نگہِ فتح یاب سے
یوں رشتۂ لعاب ملا بُوتراب رضی اللہ عنہ سے

☆☆☆

حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

شیخینِ معظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما

جو یہ تذکرہ لایا شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے
تو محمودؔ کہلایا شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

ابوبکر و فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما وہ دو ہیں
جنھوں نے لقب پایا شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

صحابہ رضی اللہ عنہم کے یوں تو ہیں ارفع مراتب
مگر منفرد پایہ شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے قربت، قرابت، عقیدت
حقیقت میں سرمایہ شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

رہا ان پہ جو سایہ گستر ہمیشہ
وہی اب بھی ہم سایہ شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

جو سوچو تو بعد انبیاء علیہم السلام کے، جہاں میں
کہاں کوئی ہم پایہ شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

کھلیں مجھ پہ کیونکر نہ اسرار دیں کے
مرے سر پہ جب سایہ شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

وہاں دھجیاں کفر و ظلمت کی بکھریں
جہاں جھنڈا لہرایا شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

مؤدّب ہُوا میں نے گردن جھکا دی
جہاں تذکرہ آیا شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

ہُوئیں ظلمتیں دور محمودؔ ان سے
کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم جو بے سایہ شیخین رضی اللہ عنہما کا ہے

☆☆☆

مرے لبوں پہ نہ شیخین رضی اللہ عنہما کا ہو کیسے ذکر
جو دونوں ساتھیوں کا گھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر ہے
(مہرِ کرم، ص ۳۷)

وصل سے شیخین رضی اللہ عنہما تو سرشار ہیں
ہجر میں روتا ہے منبر اور میں
(فردیاتِ نعت، ص ۱۸)

دی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو رحمتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے
جنّتوں کے حُسن میں؛ حسنِ رفاقت کی نوید
(مدیحِ سرکار ﷺ، ص ۳۰)

☆☆☆

شیخین کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حُسنِ مقدر ایسا کسی کو نہیں ملا
شیخین رضی اللہ عنہما کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی ملی
(نیاز نعت۔ص ۸۳)

شیخینِ رضی اللہ عنہما ذی وقار کی قربت ہے مستقل
ان کو جو ناگوار تھی فرقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے
(عنایات نعت۔ص ۴۲)

زندگی میں بھی ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہمراہ تھے
اب بھی ہے دونوں رفیقوں سے رفاقت کا سلوک
(مدحِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم۔ص ۷۵)

تا ابد ہیں ہم نشینِ شہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما
مرتبے کیا کیا ملے ان کو رفاقت کے سبب
(ورفعنا لک ذکرک۔ص ۲۳)

پایۂ عمر کیا ہے، کیا ہے اوجِ صدیقی رضی اللہ عنہما
یہ رموز سمجھے ہیں ہم جوارِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے
(شہرِ کرم۔ص ۷۰)

کیا تلطّف، کیسی اپنائیتیں ظاہر ہوئیں
کرلیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اپنے قریب
(مدحِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم۔ص ۱۱۵)

اس لیے بھی ساتھ ہیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صدّیق و عمر رضی اللہ عنہما
دیکھتے رہتے ہیں دونوں اس جگہ آیا گیا
(سرودِ نعت۔ص ۲۳)

☆☆☆

حضرت ابوبکر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہا مدّاح جو صبح و مسا صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا
ہُوا آخر وہی رمز آشنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

وہ ہیں آرام فرما گنبدِ اَخضر کے سایے میں
خوشا قسمت، زہے بختِ رسا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

ہوئے ہیں آپ انسانوں میں بعدِ انبیاء علیہم السلام افضل
زہے عظمت، زہے یہ مرتبہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

دُعا مقبول ہو گی اور ملے گا مُدّعا دل کو
اگر دوگے خدا کو واسطہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

فضیلت جس طرح تاروں میں ہے ماہِ منوّر کی
صحابہ رضی اللہ عنہم میں یہی ہے مرتبہ صدیقِ اکبر کا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نقشِ پا تھا محترم صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو
ہمارا رہنما ہے نقشِ پا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

ذرا مشکل نہ پیش آئے رہِ دینِ سلامت میں
کسی کو ہو عطا گر حوصلہ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا

عمر نے اور عثمان و علی رضی اللہ عنہم سب نے جو کی بیعت
اسی سے مرتبہ ظاہر ہُوا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا
مجھے محمودؔ حاصل کیوں نہ ہو عزّت زمانے میں
کہ ٹھہرا میں بھی ہوں ادنیٰ گدا صدّیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

قبلِ اعلانِ نبوّت بھی رہا صدّیق رضی اللہ عنہ کا
محترم احبابِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں شمار
ثَور و قبر و حشر کے ساتھی رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے
کی کبھی اک پل نہ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی جُدائی اختیار
سارے ہجرت کے سفر میں بھی وہی ہمراہ تھے
ہر قدم پر پیروی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی، تھا ان کا شعار
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پدر، محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشیں
خوش ہے ان پر، ان کے کردار و عمل سے کردگار

☆☆☆

حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محمود کے ہونٹوں پہ جو مدحت ہے عُمر رضی اللہ عنہ کی
اس کے لیے سمجھو کہ اجازت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی
فاروق رضی اللہ عنہ کی بیٹی رہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ
اس درجہ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے قرابت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی
بعد آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے، ہوتا جو نبی کوئی، تو یہ تھے
یہ شان ہے، شوکت ہے، یہ عظمت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی
وہ حجرۂ سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں ہیں چودہ سو برس سے
سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قربت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی
منبر پہ کہی، ساریہ رضی اللہ عنہ تک رزم میں پہنچی
اک یہ بھی تو مشہور کرامت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی
ہر وقت کرو سینہ سپر کُفر کے آگے
بے خوف رہو تم کہ یہ سُنّت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی
اس بات پہ محمودؔ نہ کیوں ناز ہو مجھ کو
دل پایا ہے وہ جس میں محبّت ہے عمر رضی اللہ عنہ کی

....

عطا کر دے خدائے پاک ہم کو بھی سمجھ ایسی
نبیؐ کے دیں کو جس انداز میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجھے

(نیاز نعت۔ ص ۴۲)

☆☆☆

حضرت عمر ابنِ خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اس کو کیسے نہ عمر رضی اللہ عنہ کہ کے پکارے دُنیا
جس کو خود سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنایا ہو

(منتشراتِ نعت۔ ص ۶۵)

عمر رضی اللہ عنہ کی ربِّ جہاں کو تھی بہتری مقصود
چلے تو اور ارادے سے تھے وہ سُوئے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(وارداتِ نعت۔ ص ۳۲)

دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا' لب پہ قرآنِ مبیں
بہن اور بہنوئی جب آئے عمر رضی اللہ عنہم کے سامنے

(شعاعِ نعت۔ ص ۳۵)

فرمایا' آؤ کعبے میں چل کر پڑھیں نماز
ایمان لا کے سرورِ کل صلی اللہ علیہ وسلم پر عمر رضی اللہ عنہم کُھلے

(تجلیاتِ نعت۔ ص ۱۴)

بقولِ حضرتِ فاروق رضی اللہ عنہم' وہ سادہ سا پتھر تھا
بڑھا مسِ لبِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم سے رتبہ سنگِ اسود کا

(احرامِ نعت۔ ص ۳۹)

"دیں کے استحکام کی خاطر عُمَر درکار ہے"
پیر کے دن سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی دعا
لائے وہ اسلام تو ٹوٹی کمر کُفّار کی
کچھ دنوں میں اِس دُعا کا یہ اثر ظاہر ہُوا

(سیرتِ منظوم۔ ص ۴۵)

☆☆☆

عشرۂ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

عشرۂ مبشّرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

رسولِ خدا ﷺ نے سنائی بشارت
بہشتِ بریں کی بقائی بشارت
انھیں کیا ملی مصطفائی بشارت
کہ ہے مصطفائی خدائی بشارت
صحابہ رضی اللہ عنہم وہ گنتی میں دس تھے، جنھوں نے
پیمبر ﷺ سے جنّت کی پائی بشارت
یہی عشرہ اصحابؓ سرور ﷺ ہوئے ہیں
رگ و پے میں جن کے سمائی بشارت
ہے ذکر ابنِ ماجہ میں اور ترمذی میں
اساسی ہے جو انتہائی بشارت
یہ جس وقت میدانِ محشر میں پہنچے
کرے گی وہاں پیشوائی بشارت
میں محمودؔ جو منقبت لکھ رہا ہوں
تو ہے وجہِ مدحت سرائی بشارت

....

دس صحابہ رضی اللہ عنہم کو پیمبر ﷺ نے کہا ہے جنّتی
مسجدِ سرکارِ والا ﷺ کے بھی دس مینار ہیں

(مرقعِ نعت۔ ص۸۲)

☆☆☆

بشارت یافتگانِ جنّت

جو مشغولِ توصیفِ پیغمبری ﷺ ہیں
ہدایت کے وہ دس ستارے یہی ہیں
بہشتِ بریں کی بشارت کو پا کر
غم و رنج و اندوہ سے یہ بری ہیں
شہامت کے محور، شجاعت کے مرکز
یہی ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم جو سب سے جری ہیں
انھیں اپنے آقا ﷺ سے نسبت ہے گہری
کہ یہ لوگ اعزازِ وابستگی ہیں
یہ ہیں رازدارانِ دینِ پیمبر ﷺ
مُدبّر ہیں، فراخ ہیں اور سخی ہیں
بہ ہنگامِ محشر یہ منظر تو دیکھو
انھی پر فرشتوں کی نظریں جمی ہیں
ہے محمودؔ پر ابرِ الطاف ان کا
نگاہیں اسی واسطے شبنمی ہیں

☆☆☆

حضرت ابوبکر صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کرو با چشمِ پُرنم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی
سویرے شام ہر دم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

خدا کی حمد اوّل ہو بیاں پھر شوقِ بے حد سے
ہو مدحِ شاہِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم، منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

کروں گا مدحتِ فاروق و عثمان و علی رضی اللہ عنہم جس دم
کرے گی خیر مقدم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

مجھے معلوم ہے جب "اِذْ ھُمَا فِی الْغَار" کی آیت
کروں پھر کیوں نہ پیہم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ کار تھے اور یار بھی ان کے
کیے جاتا ہے عالم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب شفاعت مقصد و مطلوب ہے اپنا
تو پھر ہو کیوں نہ ہمدم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

اِسی میں مدحتِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم، اسی میں حمدِ ربانی
عجب رکھتی ہے عالم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

زمانہ ہی نہیں رطب اللساں توصیف میں ان کی
فرشتوں میں نہیں کم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

کیا کرتا ہوں میں محمود مدحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دم
ہوئی ہے اس میں مدغم منقبت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی

☆☆☆

نام کیوں دل سے نہ لوں میں حضرتِ بوبکر رضی اللہ عنہ کا
جب پتا ہے ہم کو ہر اک نسبتِ بوبکر رضی اللہ عنہ کا

لوحِ محفوظِ محبّت میں ہُوا ہے اندراج
مصطفیٰ صلِّ علیٰ سے قربتِ بوبکر رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سب صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں پیروانِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں مُرادِ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم عمر رضی اللہ عنہ

حفظِ دیں میں اُٹھے وہ تیغ بکف
اس میں رکھتے نہیں تھے باک عمر رضی اللہ عنہ

حُبِّ اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
جیب رکھتے تھے اپنی چاک عمر رضی اللہ عنہ

مُنہ سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے سن کے قرآں کو
چھوڑ بیٹھے تھے اُنسِ تاک عمر رضی اللہ عنہ

دینِ اسلام کو بلند کیا
اپنے دیں کی ہوئے ہیں ناک عمر رضی اللہ عنہ

ہیں خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے
پاک بوبکرؓ پھر ہیں پاک عمر رضی اللہ عنہما

زندگی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے
ساتھ ہیں ان کے زیرِ خاک عمر رضی اللہ عنہ

....

خادمِ سرکارؐ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے چاہا جدھر
رُخ اسی وقت اُس طرف دریا نے اپنا کر لیا

(سرودِ نعت۔ ص ۵۹)

☆☆☆

عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باتیں

کرو اے حق کے جُویاؤ! عُمرؓ فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں
بہت ارفع ہیں، اپناؤ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں

کوئی نکتہ نہ تھا ایسا، گرفت ان کی نہ جس پر ہو
عجب رکھتی ہیں پھیلاؤ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں

اگر خوشنودیٔ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنا ہے
عقیدت سے کریں، آؤ! عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں

خدا کی تم کو خوشنودی جو ہے مطلوب، تو کرنا
رسولِ حق صلی اللہ علیہ وسلم کے شیداؤ! عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں

قسم سُورہ قَلَم کی، تم سے راضی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے
زبانِ خامہ پر لاؤ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں

خدا کی حمد اوّل اور دُوم ہے نعتِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
کرو پھر تم جبیں ساؤ! عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں

تمھیں محمودؔ قدسی بھی یہی تشویق دیتے ہیں
زمانے بھر میں پھیلاؤ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی باتیں

☆☆☆

حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاشقِ پیغمبرِ داور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
اور محبِّ خالقِ اکبر ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا محور ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
نقطۂ پرکارِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
آپ ساتھی ہیں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے بالیقیں
دوستدارِ حیدرِ صفدر ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہما
جو حصارِ دیں میں آئے، ان میں چوتھے آپ ہیں
ہم مسلمانوں کے یوں رہبر ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند اخلاق کا آئینہ ہیں
آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حلم کے مظہر ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور رقیہ رضی اللہ عنہا نور، ذوالنّورین آپ
کیا حسیں آئینۂ انور ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے، کبریا کے فیض سے
نیکیوں کا منبع و مصدر ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

پاسدارِ دینِ حق بھی، جامعِ قرآن بھی
شارحِ آئینِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں ضوفشاں میزان پر
ان کی خدمت میں سرِ کوثر ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ
جن کی سیرت سے ملا محمودؔ درسِ اتقا
وہ حیا و حلم کا پیکر ہیں عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

☆☆☆

ربط قرآنِ مبیں سے اِس قدر گہرا رہا
جامع تھے اس کے، ہوئے اس کی تلاوت میں شہید
اُمِّ کلثوم رضی اللہ عنہا اور رقیہ رضی اللہ عنہا زوج میں ان کے رہیں
وہ تھے ذُوالنّورین، ان سے خوش رہا ربِّ مجید

☆☆☆

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جو زیرِ بحث پامردی کا آئے گا نصاب آخر
تو آگے آئے گا نامِ علیؓ بُوتُراب رضی اللہ عنہ آخر

جو شامل پنجتن میں ہیں تو ہیں چاروں خلیفوں میں
ضخامت میں بڑی نکلے گی حیدر رضی اللہ عنہ کی کتاب آخر

وہ بھائی بھی پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور داماد بھی ان کے
نہ کیسے مانتے قُدسی انھیں عالی جناب آخر

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عام کرنے کے لیے حیدر رضی اللہ عنہ کی سیرت کو
بنایا شہرِ علم و حکمت و دانش کا باب آخر

تھا فتحِ قلعہ میں آشوبِ چشمِ مُرتضٰی رضی اللہ عنہ حائل
رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کام آ گیا لیکن لُعاب آخر

قیامت میں عُلوئے منزلت دیکھیں گے جب ان کا
مُعانِد جو علی رضی اللہ عنہ کے ہیں، وہ ہوں گے لاجواب آخر

میں مدحِ ابنِ بُوطالب رضی اللہ عنہ میں یوں مشغول رہتا ہوں
مجھے بھی چاہیے محمودؔ بخشش کو ثواب آخر

☆☆☆

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اُحُد کے تھے فدائی ایک طلحہ بن عُبیداللہ رضی اللہ عنہ
تھے پامردی کے دائی ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

بشارت جن کو جنّت کی مرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی
ہے اُن دس میں سے ہستی ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

جو تھے اَلسّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن اسلام کی صف میں
انھی میں سے ہیں نامی ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

فضائل جن کے ملتے ہیں احادیثِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم میں
ہیں ان میں سے یقینی ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

رہے غزوات میں سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں
مرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

اُحُد میں زخم اُنتالیس آئے جسم پر جن کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے صحابی، ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

جنھیں ''زندہ شہید'' آقائے ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ ہیں محمودؔ غازی ایک طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انگلیاں ان کی ہوئیں شل، آئے اُنتالیس زخم
یہ اُحد میں طلحہ رضی اللہ عنہ تھے، بیٹے عُبید اللہ کے
چلتا پھرتا دیکھنا چاہے کوئی انسان شہید
ترمذی میں ہے، کہا آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھ لے

....

طلحہ رضی اللہ عنہ تنہا تھے حفاظت کے لیے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی
کہتے ہیں صدیق رضی اللہ عنہ (محبوب حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم)
یہ کہا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مجھے
اس نے اپنے آپ پر جنّت کو واجب کر لیا

(قطعات نعت۔ ص۱۰۶)

....

دیں نویدیں جن کو جنت کی مرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے
ان جلیل القدر انسانوں میں اک طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے

☆☆☆

حضرت زبیر ابنِ عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

زبانِ ثنا پر جو اب شخصیت ہے
دل و جاں سے جس میں مری محویت ہے
یہی طبعِ احقر کی موزونیت ہے
یہ ہے کام جو باعثِ مغفرت ہے
زبیر ابنِ عوّام رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے

اُحُد، بدر و خندق کا غازی مجاہد
وہ بیعت میں شامل، وہ خیبر کا شاہد
نہیں اس کے رُتبے کے کچھ کم شواہد
ہے اس کی ثنا جو عُلُو مرتبت ہے
زبیر ابنِ عوّام رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے

جونہی آ گیا موقعِ فتحِ مکّہ
حواری پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا، ابنِ صفیّہ رضی اللہ عنہ
شجاعت سے جس کا ازل سے ہے ناتا
وہ جس کی عَلَم دار کی حیثیت ہے
زبیر ابنِ عوّام رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے

لڑے شام اور مصر و فسطاط جا کے
صحابی وہ، ہم جد جو تھے مصطفیٰ ﷺ کے
میں ان کی کروں مدح گردن جھکا کے
اسی واسطے اس میں آفاقیت ہے
زبیر ابنِ عوّام رضی اللہ عنہ کی منقبت ہے

☆☆☆

سر سے پاؤں تک زرہ میں تھا عبیدہ بن سعید
آنکھ میں اس کی ترازو ایک نیزہ ہو گیا
نیزہ یہ عوّام کے بیٹے رضی اللہ عنہ نے مارا تھا اسے
جو بطورِ یادگار آقا ﷺ نے ان سے لے لیا
(قطعاتِ نعت۔ ص ۱۰۵)

☆☆☆

حضرت سعید ابنِ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دینِ مبیں کے رسیا سعید ابنِ زید رضی اللہ عنہ تھے
اور مُتّبعِ آقا ﷺ سعید ابنِ زید رضی اللہ عنہ تھے
جو فاطمہ رضی اللہ عنہا عمر رضی اللہ عنہ کی تھیں ہم شیرِ محترم
اُس فاطمہ کے دولھا سعید ابنِ زید رضی اللہ عنہ تھے
ایمان عمر رضی اللہ عنہ جو لائے تو ان کے گھر میں آ کے
اسلام کے وہ شیدا سعید ابنِ زید رضی اللہ عنہ تھے
بیعت میں، غزووں میں بھی شریکِ شُرف رہے
پامردیوں میں یکتا سعید ابن زید رضی اللہ عنہ تھے
ان کو ڈیوٹی آقا ﷺ نے خاص بدر میں دی
یوں معتمد سراپا سعید ابن زید رضی اللہ عنہ تھے
جو اجنادین میں تھے رومی، انھیں ہرایا
سب مدحتوں کو زیبا سعید ابن زید رضی اللہ عنہ تھے
زید ابنِ عمرو کی تو تعریف کی نبی ﷺ نے
اس زید ہی کا بیٹا سعید ابن زید رضی اللہ عنہ تھے

☆☆☆

حضرت عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اخلاص و ایثار کے داعی عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہ
ایک جلیل القدر صحابی عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہ

شوقِ جہاد و رقّتِ قلب، اصابت رائے، جُود و سخا
رکھتے تھے ہر ایسی خوبی عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہ

اپنے ہاتھوں سے دستار نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر باندھی
یوں بھی جیت چکے ہیں بازی عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہ

دُومۃُ الجندل اور تبوک میں دادِ شجاعت دینے والے
اُحُدی، اَحزابی اور بدری عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہ

بوبکر و فاروق و عثمان، حیدر، طلحہ، سعد، سعید رضی اللہ عنہم،
بن جرّاح، زبیر بہشتی، عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہم

راہِ حق میں مال لٹانا دل سے، جن کا شیوہ تھا
تھے وہ اک سرکارؐ کے ساتھی عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہ

مضمونِ اخلاص کہانی اک محمود حقیقی ہے
اور ہے اِس مضمون کی سرخی "عبدالرحمٰن ابنِ عوف رضی اللہ عنہ"

☆☆☆

حضرت سعد بن ابی وقّاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نام یوں لیتا ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا
والہ و شیدا ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا

یا تو حمد و نعتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں مگن رہتا ہوں میں
منقبت خواں یا ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا

فاتحِ شام و عراق اشجع سپہ سالار تھے
یوں بھی گرویدہ ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا

"ہوں فدا ماں باپ میرے" ان سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا
اس لیے بردا ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا

سعد رضی اللہ عنہ تھے مشہورِ عالم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار
کیوں نہ پھر بندہ ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا

دی بشارت ان کو جنّت کی مِرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے
مدح گو پکّا ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا

ان کو الفت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تفقُّہ دین میں
دوستو! منگتا ہوں میں ابنِ ابی وقّاص رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چرخِ ہدایت کے ہیں ستارے ابوعُبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
بسکہ تھے مولا صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
جو اصحابِ عشرہ تھے اور جو اصحابِ شجرہ تھے
ان میں ہیں ممدوح ہمارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
عامر نام' امینُ الامت' کرتے رہتے تھے روزانہ
رُوئے پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نظارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
بعدِ خالد رضی اللہ عنہ 'فوجِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے یہ سپہ سالار بنے
اتنے تھے فاروق رضی اللہ عنہ کو پیارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
خیبر' سیف البحر ہو یا ہو سرکوبی مُرتدوں کی
کسی وَغا میں بھی نہ ہارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
بعدِ اُحُد دو دانت جو ٹوٹے' چہرہ دیدہ زیب ہُوا
اور پھرتے تھے رُخ کو نکھارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
جنگوں میں تو دشمن ان کا بال نہ بیکا نہ کر سکتے تھے
یوں' بستر پر جاں کو ہارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ
چشمِ تصوّر سے محمودؔ نے دیکھا یہ کہ بیٹھے ہیں
جنّت میں چشمے کے کنارے ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سرفروشانِ دینِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں
اونچا ہے سر اَبُوعُبَیدہ رضی اللہ عنہ کا
بعدِ مدّاحِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ' اے دل!
ہو ثنا گر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا
صبح رہتا تھا' شام رہتا تھا
کفر کو ڈر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا
ہے بقولِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنّت میں
مستقل گھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا
نام آیا ''جری'' کے حرفوں میں
میرے لب پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا
میں ڈراتا ہوں اہلِ باطل کو
نام لے کر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا
ہو وضو پہلے' بعد ازاں محمودؔ
تذکرہ کر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

دس جنّتی رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کفر کو دیتے رہے ہر لحہ زک دس جنتی رضی اللہ عنہم
ہیں رسا یوں اہلِ حق کے قلب تک دس جنتی رضی اللہ عنہم

ہم کو فضلِ حق سے میزاں پر برِ میدانِ حشر
اپنے چہرے کی دکھائیں گے چمک دس جنتی رضی اللہ عنہم

ان کی عظمت کے بیاں میں تر زباں ہیں اصفیاؒ
اور ہیں نوکِ زبانِ ہر ملک "دس جنتی رضی اللہ عنہم"

ان کا ذکرِ پاک کرنے والے ہوں گے مستنیر
اس قدر ہیں نور زا زیرِ فلک دس جنتی رضی اللہ عنہم

جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں رطب اللساں دُنیا میں ہیں
حشر میں ان کو دکھائیں گے جھلک دس جنتی رضی اللہ عنہم

رستگاری کی اگر درکار ہے تجھ کو سند
رکھ زبانِ مدح پر محشر تلک "دس جنتی رضی اللہ عنہم"

تر زباں محمود تُو گر ان کی مدحت میں رہا
تیرے ناصر کیوں نہ ہوں گے بے جھجک دس جنتی رضی اللہ عنہم

دامادانِ پیغمبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

داماداںِ پیغمبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پا کے نسبت گہری داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
بنے اک دوسرے کے ساتھی داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

ابوُالعاص اور عثمان و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ، تینوں
ہوئے خوش قسمتی سے اپنی داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

جگر کے ٹکڑے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے حوالے کر دیے ان کے
کوئی رکھتے تھے ایسی خوبی داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کیا کرتے تھے فضلِ خالق و لطفِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
ہر اک انسان سے اچھائی داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

مبارکباد قدسی ان کو کیوں دیتے نہ روزانہ
کہ تھے خوش پا کے قسمت اچھی داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

جگر گوشے مرے سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے، ان کے گھر کی رونق تھے
تھے مضمونِ وفا کی سُرخی داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

اجازت دفنِ طیبہ کی عطا محمودؔ کو ہو گی
سفارش گر کریں گے اس کی داماداںِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

.........رضی اللہ عنہم.........

☆☆☆

حضرت عثمان ابنِ عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ مری ہستی مَوہُوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ
ہو نہ الطاف سے محروم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

میرے جذبات کے مُصحف میں بھی عثمان رضی اللہ عنہ کا نام
عرشِ اعظم پہ بھی مرقوم ''امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ''

آپ سے الفت و اخلاص، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت
میرے اسلام کا مفہوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

آپ کے در کے محافظ تھے علی رضی اللہ عنہ کے بیٹے
مرتبہ جن کو تھا معلوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

آپ ہیں صاحبِ نُورَین، حیا دار، سخی
دونوں عالم میں مچی دھوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

ہے غُلو اُس کا، سُخن اُس کا، مقدّر اُس کا
جو بھی ہے آپ سے موسوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

ہو گی شاداب مری شاخِ نہالِ احساس
آپ کا ذکر ہے مقسوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

اغنیا اور بھی دیکھے ہیں زمانے نے بہت
پر سخاوت کا ہیں مفہوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

اُنس و الفت سے کیا کرتا ہے محمودؔ مُدام
آپ کی مدحت منظوم امامِ مظلوم رضی اللہ عنہ

☆☆☆

بیرِ رومہ کو یہودی سے خریدا آپ نے
اس کا پانی وقف فرمایا ہر اک کے واسطے

بیرِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ اب تا قیامت ہے وہی
اس طرح سے بھی تو ہیں مقبول وہ اللہ کے

☆☆☆

حضرت علی ابنِ ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے یوں پختہ ناتا علی رضی اللہ عنہ سے
علی میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، آقا علی رضی اللہ عنہ سے

درِ شہرِ علم و خبر مُرتضیٰ ہیں
ہر اک علم پائے گی دُنیا علی رضی اللہ عنہ سے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو پاتا ہوں امروز روشن
ضیا یاب پاتا ہوں فردا علی رضی اللہ عنہ سے

اشارہ ملا فتحِ خیبر سے مجھ کو
ہُوا ہے شُجاعت کا احیا علی رضی اللہ عنہ سے

بہت سے سلاسل انھی سے چلے ہیں
اُجالا تصوّف کا پھیلا علی رضی اللہ عنہ سے

وہ ہیں پنجتنِ پاک علیہم السلام سے اک، تو پھر کیوں
نہ مانگوں 'میں'، جو مانگوں، سیدھا علی رضی اللہ عنہ سے

بڑھا ہاتھ تُو بھی کہ محمودؔ سچ ہے
وہ پاتا ہے جو چاہے منگتا علی رضی اللہ عنہ سے

☆☆☆

حضرت ابوالعاص لقیط بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خوب تر پایا گیا یوں بھی تو انجامِ لقیط رضی اللہ عنہ
نسبتِ دامادیٔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم تھا انعامِ لقیط رضی اللہ عنہ

تھی ابُوالعاص رضی اللہ عنہ ان کی کُنیت جس سے یہ مشہور تھے
ہوتے ہوتے ہو گیا آخر یہی نامِ لقیط رضی اللہ عنہ

حشر میں پائیں گے بے شک رُستگاری کی سند
نام لیوا حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خُدّامِ لقیط رضی اللہ عنہ

زندگی میں یوں تو ان کی نیک سب عادات تھیں
ظاہر آخر ہو گیا سن چھ میں اسلامِ لقیط رضی اللہ عنہ

مانتے ان کو کریمُ النفس تھے اہلِ قریش
نرم تھا ہر ایک ہی سے لہجۂ عامِ لقیط رضی اللہ عنہ

جو قریشِ مکّہ سے تھا لینا دینا، وہ کیا
پھر مدینے کی طرف ہجرت تھا اقدامِ لقیط رضی اللہ عنہ

راہِ دینِ حق پہ جب محمودؔ آئے تو رہا
استقامت آشنا آخر تلک گامِ لقیط رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضراتِ حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

حسن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

بے تاب کس کو دیکھ لے کیا ہیں حَسَن حُسَین رضی اللہ عنہما
نورِ حبیبِ حق ﷺ کی ضیا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

راہِ ہُدیٰ کے راہ نما ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما
جادہ شناسِ صدق و صفا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

ہیں نورِ عینِ فاطمہ رضی اللہ عنہا ، دلبندِ مُرتضیٰ رضی اللہ عنہ
محبوبِ مصطفیٰ ﷺ و خدا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

یہ دونوں دوشِ سرورِ کُل ﷺ پہ ہوئے سوار
جانِ رسولِ ہر دوسرا ﷺ ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

اصحاب رضی اللہ عنہم میں بھی ہیں مگر ان سے ورا بھی ہیں
سبطِ نبی ﷺ ہیں، سب سے سوا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

آغوشِ مصطفیٰ ﷺ رہی ان کے نصیب میں
حقّانیتِ دیں کا پتا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

جنّت کے نوجوانوں کے سردار ہیں یہی
امّت کو کبریا کی عطا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

آئینۂ شعائرِ دینِ رسول ﷺ ہیں
شرعِ متیں کے عُقدہ کُشا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

سچ ہے کہ اہلِ بیتِ رسولِ کریم ﷺ میں
حیدر ہیں، یا ہیں فاطمہ، یا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہم

سبطینِ طیّبَین و کریمَین مصطفیٰ ﷺ
پُورِ بتُول رضی اللہ عنہا آقا لقا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

خنجر سے اور زہر کے ہاتھوں ہوئے شہید
یوں سُرخرُو و سبز قبا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

شام و سحر کی گردشوں سے کیا خطر مجھے
جب یاد مجھ کو صبح و مسا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

عرفاں کی منزلوں کے ہیں محمودؔ آشنا
اور رازدارِ رازِ بقا ہیں حسن حسین رضی اللہ عنہما

....

حَسنَین رضی اللہ عنہما کا دیا نہ تھا جب تک کہ واسطہ
مقبولِ بارگاہِ نبی ﷺ التجا نہ تھی
(دیارِ نعت۔ ص ۸۰)

کی ہم نے جو بھی آپ کی دہلیز پر دُعا
مقبول ہو بہ صدقۂ سبطَین رضی اللہ عنہما یا نبی ﷺ
(حرفِ نعت۔ ص ۹۹)

☆☆☆

شبیر و شبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

پیمبر آشنا ہے آشنا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا
ہُوا سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا، جو بندہ ہوا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

مراتب کے حوالے سے کہوں تو مختصر یہ ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم شبیر و شبر کے، خدا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

ہوئے واصل بحق اک زہر سے اور ایک خنجر سے
شہادت کا نہیں قصہ جُدا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

مرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جب تعریف اِن دونوں کی کرتے تھے
تو میں کیسے نہ مادح ہوں بھلا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

انھی دونوں کے آگے سرنگوں پائے گئے سارے
صحابہ رضی اللہ عنہم جانتے تھے مرتبہ شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

درِ حسنین رضی اللہ عنہما پہ آ کر کبھی خالی کوئی لوٹا؟
ہُوا ضرب المثل جُود و سخا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

اسے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آغوشِ عنایت کا ثمر کہیے
رہے گا تذکرہ ہر جا سدا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

سوار آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ان کو کاندھوں پر
نہ غیرِ حق کے آگے سر جھکا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

ادھر یہ اہلِ بیتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں شامل تھے
اُدھر اصحاب رضی اللہ عنہم میں بھی نام تھا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

چلی ہے درحقیقت رسم ہی یہ اس گھرانے سے
"اَلَمْ نَشْرَحْ" رہا ہے اِتقا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

یہی مقصد بھی تھا دونوں کا، جو حاصل ہُوا آخر
حفاظت دین کی ہے خوں بہا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

کُھلی رہ جائیں آنکھیں سارے اربابِ بصیرت کی
اگر جبریل علیہ السلام دے رُتبہ بتا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

نصیب اپنا بنے گی سرخروئی دین و دُنیا میں
اگر محمودؔ ہم مانیں کہا شبیر و شبر رضی اللہ عنہما کا

....

زُہرا رضی اللہ عنہا جو کلی ہیں تو حسین اور حسن رضی اللہ عنہما ہیں
گل ہائے گلستان و خیابانِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم
(وارداتِ نعت۔ ص ۴۴)

حسین کا ہو، حسن کا ہو یا اُسامہ رضی اللہ عنہم کا
پسندِ خاطرِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نام پیش کرو
(حرفِ نعت۔ ص ۱۰۵)

☆☆☆

حضرت حسنِ مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بُو محمد تھے حَسَن ابنِ علیؓ المرتضیٰ رضی اللہ عنہما
نام لیوا جن کے ہیں سب صاحبانِ اِتّقا

یہ خُلاصہ جانیے ان کی حیاتِ پاک کا
چاہتے تھے اُمّتِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم کا بھلا

دشمنانِ اہلِ بیتِ پاک نے پھیلا دیا
مَن گھڑت افسانہ ان کی کثرتِ ازواج کا

اُن کی یوں پرداخت آغوشِ رسالت میں ہوئی
تھے نمونہ اسوۂ سرور صلی اللہ علیہ وسلم کا سِبطِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

قائم اللّیل آپ تھے اور صائم الدّہر آپ تھے
تھے تقی، النّاصح، طیّب، صاحبِ علم و حیا

دستبرداری خلافت سے تھی ان کی اس لیے
ملّتِ اسلامیہ میں ہو نہ خوں ریزی ذرا

والدِ قاسمؔ، حلیم الطّبع، مُنکسِر المزاج
رب نے فرمائی حسن رضی اللہ عنہ کو صورتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم عطا

صاحبِ زُہد و وَرَع شبّر رضی اللہ عنہ علمبردارِ صُلح
پیکرِ خُلق و مروّت، صدرِ اربابِ صفا

مال کو قرباں کیا راہِ خدا میں تین بار
تھا تخصُّص آپ کا خوفِ خدا، جُود و سخا

دُنیوی جاہ و حَشَم سے بے نیازی سے ملی
بُردباری اور خوش خُلقی کی عادت کو جِلا

دیکھ کر مدحِ حسن رضی اللہ عنہ محمودؔ کی کہتے ہیں لوگ
مادحِ اصحاب رضی اللہ عنہم ہے مدّاحِ اہلِ بیت علیہم السلام کا

....

آپ سبطِ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، فرزندِ بتول رضی اللہ عنہا
ہو عنایاتِ حَسَن رضی اللہ عنہ کا اے خدا، مجھ کو حصول

☆☆☆

حضرت حسین سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ

میرے لبوں پہ ذکر ہے اکثر حسین رضی اللہ عنہ کا
مہرِ کرم ہے دل کے اُفق پر حسین رضی اللہ عنہ کا

ٹھوکر میں اس کی دولتِ دُنیا، خدا گواہ
غم ہو اگر کسی کو میسر حسین رضی اللہ عنہ کا

ہر چیز ان کے زیرِ نگیں کس لیے نہ ہو
داور حسینؓ کا ہے، پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم حسین رضی اللہ عنہ کا

صورت گری حرام اگر ہے، ہُوا کرے
دل میں تراش لیتا ہوں پیکر حسین رضی اللہ عنہ کا

پانی تھا بند، بادِ حوادث بھی تیز تھی
مُرجھا سکا نہ کوئی گُلِ تر حسین رضی اللہ عنہ کا

فردِ عمل نہ دیں گے مجھے بائیں ہاتھ میں
دامن جو تھام لوں گا میں بڑھ کر حسین رضی اللہ عنہ کا

رہتا تھا صبح و شام نگوں حق کے سامنے
باطل کے سامنے نہ جھکا سر حسین رضی اللہ عنہ کا

اب پھر یزیدیت نے اُٹھایا ہے اپنا سر
نکلے کہیں سے پھر وہی لشکر حسین رضی اللہ عنہ کا

زیرِ قدوم ظلِ ہما مستقل رہے
محمود سایہ ہو اگر سر پر حسین رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

استقامت کا نیا دَرس زمانے کو ملا
جب سرِ کرب و بلا ان صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ رضی اللہ عنہ اُترا

(مرقعِ نعت۔ ص ۴۴)

ناراض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نہ کیوں ہوں گے یزید سے
دشتِ بلا میں سبطِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بہا لہو

(سرودِ نعت۔ ص ۴۷)

☆☆☆

شہِ کرب و بلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہر ثنا ہو کیوں نہ شایانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ
طائرِ سدرہ ہے دربانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

ہوں مرے ماں باپ قرباں ان کے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم پر
میرے جان و دل ہوں قربانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

کٹ مرے جو عظمت و ناموسِ دیں کے واسطے
ہو میسّر اس کو عرفانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

مثلِ گل ہر فرد ہے اس خاندانِ قدس کا
رُوکشِ جنّت ہے بستانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

کیا انھیں اندیشۂ نارِ جہنّم دوستو!
جن کے ہاتھوں میں ہے دامانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

مرتبہ دانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے خدائے عزّ و جل
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مرتبہ دانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

ہے نتیجہ ان کے اعمالِ شنیعہ کا کہ ہیں
خائب و خاسر حریفانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

کیا ستم ہے، تاخت و تاراج کر ڈالا گیا
دشتِ غربت میں گلستانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

قدسیانِ پاک ہیں محمودؔ میرے ہم زباں
یوں کہ ہوں میں بھی ثنا خوانِ شہِ کرب و بلا رضی اللہ عنہ

☆☆☆

کربلا میں حضرتِ شبّیر رضی اللہ عنہ کی مظلومیت
اک حقیقت ہے، اسے تسلیم کرتے ہیں سبھی
لیکن اس سے بڑھ کے اس میں استقامت آپ کی
وجہِ بُطلانِ فجور و ظلمِ حاکم بن گئی

☆☆☆☆☆

ابنِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تو ہے پیکرِ شجاعت کا ابنِ علی رضی اللہ عنہما
تیرے پیغام سے زندگی مل گئی

دشتِ کرب و بلا میں بہایا لہو
تو ہے تاریخِ اسلام کی آبرو

تیرے اَنصار سارے کے سارے جری
ان کو دُنیا پہ حاصل ہوئی برتری

تیرا پیغام روشن رہے گا سدا
تو ہے قندیلِ جُرأت، تو شمعِ وفا

تیغِ دو نیم تیری تھی یا قہر تھا
جس نے میدان لاشوں سے بھر بھر دیا

سر کٹا کر دیا تو نے درسِ وفا
ہم کو مل ہی گیا زیست کا مُدّعا

جان دیں راہِ حق میں، یہ ہے زندگی
اِس سے ملتی ہے محمودؔ سچی خوشی

☆☆☆

صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

صحابہ نبی ﷺ کے

امینِ صداقت صحابہؓ نبی ﷺ کے
نجُومِ ہدایت صحابہ نبی ﷺ کے
بہ تفصیلِ صحبت صحابہ نبی ﷺ کے
ہیں جنّت کی زینت صحابہ نبی ﷺ کے
زمانے میں اسلام پھیلا ہے جن سے
وہ ہیں فی الحقیقت صحابہ نبی ﷺ کے
پیمبر ﷺ کی رحمت کو پہنچائیں ہم تک
بہ ضمنِ وساطت صحابہ نبی ﷺ کے
قدم میرے سرکار ﷺ کے چومتے تھے
بہ ذوقِ ارادت صحابہ نبی ﷺ کے
اُجالا کیا کرتے تھے نورِ حق سے
بہ ابطالِ ظلمت صحابہ نبی ﷺ کے
ہیں دینِ پیمبر ﷺ کی حقّانیت کی
دلیل اور حُجّت صحابہ نبی ﷺ کے
خدا کی شہادت نبیٔ مکرم ﷺ
نبی ﷺ کی شہادت صحابہؓ نبی ﷺ کے

رسولِ مکرّم ﷺ کی کرتے رہے ہیں
حدیثیں روایت صحابہؓ نبی ﷺ کے
بنے حُسن کردار کی عظمتوں سے
خریدارِ جنّت صحابہ نبی ﷺ کے
حوالے سے ذات نبی ﷺ کے، بنے ہیں
سراپا عقیدت صحابہ نبی ﷺ کے
دکھاتے ہیں رستہ ہمیں نیکیوں کا
کہ ہیں نیک طینت صحابہ نبی ﷺ کے
صحابہ نبی ﷺ کے شرافت مجسّم
سراپا اطاعت صحابہ نبی ﷺ کے
رہے ساتھ آقا ﷺ کے، غزوات میں بھی
بہ اعزازِ نصرت صحابہ نبی ﷺ کے
رہے دائماً اتباعِ نبی ﷺ میں
بہ صورت، بہ سیرت صحابہ نبی ﷺ کے
رہے صحبتِ رحمتِ ہر جہاں ﷺ میں
پئے علم و حکمت صحابہ نبی ﷺ کے
تھے محمودؔ سرکار ﷺ کے نام لیوا
بہ خلوت، بہ جلوت صحابہؓ نبی ﷺ کے

☆☆☆

شیبۃ الحمد ابن عبد المطلب شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تھے رضاعی بھائی بھی سرکارِ والا ﷺ کے چچا
ہر بہادر اور جری بندے کے جو ہیں مُقتدا
اس حوالے سے بھی میں کرتا ہوں حمزہ رضی اللہ عنہ کی ثنا
چرخِ پامردی پہ یہ لکھا ہُوا میں نے پڑھا
''شیبۃ الحمد، ابنِ عبدالمطلب، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ''

جب بھی جاتے جنگ پر، پہلے پہنتے تھے زرہ
دین میں آئے تو اک دن بھی نہ پھر ایسا کیا
''پہلے میں ڈرتا تھا مرنے سے'' انھوں نے یہ کہا
''خوف لیکن اب مجھے اس سے نہیں آتا ذرا''
شیبۃ الحمد، ابنِ عبدالمطلب، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

بعدِ اسلام اک تخصّص تھا تو تھا ان کا یہی
دشمنِ محبوبِ ربّ العالمیں ﷺ سے دشمنی
بس اسی خاطر انھوں نے جان لی اور جان دی
ہے انھی کے دم سے روشن نامِ اخلاص و وفا
شیبۃ الحمد، ابنِ عبدالمطلب، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

تھی اُحُد کی جنگ، جس میں جان اپنے رب کو دی
اِس طرح پائی انھوں نے جاودانی زندگی
کردی ظاہر سب پہ جو الفت نبی ﷺ کو ان سے تھی
آپ ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھ کے ستّر مرتبہ
شیبۃ الحمد، ابنِ عبدالمطلب، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

طیبہ جانا اور وہاں رہنا اگر چاہے کوئی
یہ ضروری ہے کہ لے پروانۂ حمزہؓ جری
ہیں گورنر شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے وہی
لازماً درکار ہے اِس کے لیے ان کی رضا
شیبۃ الحمد، ابنِ عبدالمطلب، شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

☆☆☆

سید الشہدا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

در نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جو سائل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں
سخی، کریم ہیں، باذل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

چچا بھی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور رضاعی بھائی بھی
تو دوستوں میں بھی شامل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

انھی کے دم سے تو قائم علاقہ روح سے ہے
جو جسم دین ہے تو دل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

فریفتہ ہیں وہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل پر
تو متبعِ خصائل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

برائی منہ کو چھپاتی دکھائی دیتی ہے
کہ شیطنت کے مقابل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

برائے دینِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر کٹا، ہوا مُثلہ
تو سربلندی کے قابل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

جو اجتماع آج بھی ہوتے ہیں حُبِّ آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں
امیرِ جملہ محافل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

جری جہان میں محمودؔ کوئی ان سا کہاں
کہ اس حوالے سے کامل امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ہیں

☆☆☆

حضرت جعفر ابنِ ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیا کہے محمودؔ عظمت جعفرِ طیار رضی اللہ عنہ کی
جو تھے حبشہ کے لیے محبوبِ حق صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی

اصحمہ کے دل میں تقریر ان کی گھر کرتی گئی
اس قدر تھی دل نشیں، اتنی اثر انگیز تھی

حُسنِ کردار و عمل اور دینِ حق سے آگہی
یہ حقیقت ہے کہ اِس گھر کی خصوصیت رہی

یہ ہوئے حبشہ سے واپس تو پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی
فتحِ خیبر سے زیادہ ان کی آمد کی خوشی

آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی طیبہ میں بیٹھے ہوئے
مُوتہ میں کُفّار سے ان کی لڑائی آخری

یہ شہیدِ مُوتہ، منجھلے بیٹے بوطالب رضی اللہ عنہ کے تھے
تھے عقیل اِن سے بڑے اور چھوٹے بھائی تھے علی رضی اللہ عنہما

اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا اور جمانہ رضی اللہ عنہا کے برادر کی رشید
زندگی بھی مقصدی تھی، موت بھی تھی مقصدی

☆☆☆

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مابہ کے والد جو تھے، آتش پرست تھے
آگ سے دامن بچا کر مابہ عیسائی ہوئے
پا بہ سلاسل رہے پہلے تو اک عرصے تلک
پھر تلاشِ حق میں مابہ پا پیادہ چل پڑے
اُسقفِ اکبر نے ان کو آخرش دی یہ خبر
آنے والے ہیں پیمبر آخری ﷺ اللہ کے
دیکھ کر اک قافلے والوں نے دورانِ سفر
مابہ کو قابو کیا اپنی غلامی کے لیے
اس نے بیچا اور خریدا اُس نے ۔ یہ ہوتا رہا
اس طرح بکتے بکاتے یہ مدینے آ گئے
جو خصوصیات اُسقف نے بتائی تھیں انھیں
اُن کے حامل اِن کو سرکارِ دو عالم ﷺ ہی لگے
آپ ﷺ نے لوٹا دی شے صدقے کی اور ہدیہ لیا
دیکھا یہ مابہ نے تو حلقہ بگوشِ دیں ہوئے
نام سلمان رضی اللہ عنہ اِن کا آقائے دو عالم ﷺ نے رکھا
اور فرمایا کہ ہیں سلمان رضی اللہ عنہ اہلِ بیت سے

ان کے بدلے ان کے مالک نے رسولِ پاک ﷺ سے
سونا مانگا، تین سو پودے لگانے کو کہے
جب یہودی کی سبھی شرطیں نبی ﷺ نے مان لیں
چھٹ گئے، آزاد سلمان رضی اللہ عنہ اس غلامی سے ہوئے
ان کی ہی تجویز پر خندق کھدی احزاب میں
اس کے بارے میں ہوئے سچ ان کے سارے تجزیے
جھونپڑی میں زندگی ساری گزاری آپ رضی اللہ عنہ نے
زُہد و استغنا کا اور تقویٰ کا پیکر آپ تھے
دینِ برحق میں تفقُّہ دیکھ کر، سلمان رضی اللہ عنہ کو
علم کا دریا کہا تھا بابِ شہرِ علم رضی اللہ عنہ نے
بھائی بودردا رضی اللہ عنہ کا آقا ﷺ نے بنایا آپ کو
بھائی ہی اک دوسرے کو دونوں یہ سمجھا کیے
روزگار ان کا چٹائی بُننے تک محدود تھا
یہ مدائن کے گورنر جتنے عرصے تک رہے
تھا تقرُّب خاص حاصل مصطفیٰ ﷺ کا آپ کو
ساٹھ احادیث آقا ﷺ کی مروی ہوئی ہیں آپ سے
فارسی سلمان رضی اللہ عنہ کی محمودؔ یہ تھی زندگی
آپ سن پینتیس ہجری میں خدا سے جا ملے

☆☆☆

حضرت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

صاحبِ فہم و فراست زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
رکھتے تھے آقا ﷺ سے الفت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
مصطفیٰ ﷺ سے پا کے صحبت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
ہو گئے تھے دیں کی حُجت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
تھے غلام آقا ﷺ کے لیکن یہ شُرف ان کو ملا
بن گئے متبنّیٰ حضرت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
لائے ایماں یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ
لے گئے اوروں پہ سبقت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
صرف انھی کا نام آیا ہے کلامُ اللہ میں
یہ بھی رکھتے ہیں فضیلت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
بدر سے مُوتہ تلک ہر جنگ میں شامل رہے
آنِ اربابِ شُجاعت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
سات تھے ایسے سرایا جن کے یہ قائد ہوئے
تھے سپاہِ دیں کی عظمت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
سرورِ کونین ﷺ کے گریہ کا باعث ہو گئے
مُوتہ میں پا کے شہادت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ

آقا و مولا ﷺ کی، محبوبِ خدائے پاک ﷺ کی
روز کرتے تھے زیارت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا اور منکوحہ رہیں بنتِ جحش رضی اللہ عنہا
تھے نشانِ اوجِ قسمت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
رکھتے تھے فقر و غنا و سادگی میں اک مقام
پاک دل اور پاک طینت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
حمزہ مکہ میں، مدینہ میں اُسَید ابنِ حُضیر رضی اللہ عنہما
پا گئے بھائی کی صورت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
ہے اہم ہر چیز سے، نسبت رسولُ اللہ ﷺ کی
پا گئے تھے یہ حقیقت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
خواہشِ آقا ﷺ کے آگے دولتِ دُنیا تھی ہیچ
کیوں گوارا کرتے فرقت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
تھی صحابیّت بھی، محبوبیّت سرکار ﷺ بھی
اس قدر تھے پُر فضیلت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ
رہنما و ہادیٔ راہِ بقا محمودؔ تھے
پا کے آقا ﷺ سے ہدایت زید ابنِ حارثہ رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما

تھے جلیل القدر اُسامہ رضی اللہ عنہ سربراہِ اصفیا
وہ تھے محبوبِ نبی ﷺ از ابتدا تا انتہا
زید رضی اللہ عنہ متبنّیٰ تھے محبوبِ خدائے پاک ﷺ کے
اور اُسامہ سا خدا نے زید رضی اللہ عنہما کو بیٹا دیا
اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا (آقا کی منہ بولی ماں) کے لاڈلے
جن کو زانو پر بٹھاتے تھے حبیبِ کبریا ﷺ
والدہ کی کرتے تھے خدمت اور اس کے ساتھ ساتھ
تھا عبادت میں شغف ان کو بعونِ کبریا
مختلف اَسفار میں ہمراہ تھے سرکار ﷺ کے
یہ پیمبر ﷺ کا کرم تھا اور اُسامہ رضی اللہ عنہ کی وفا
فتحِ مکّہ پر نبی ﷺ کے پیچھے قصویٰ پر سوار
جانتے ہیں لوگ سارے، خوش مقدّر کون تھا
انتقامِ جنگِ مُوتہ کی مہم کے سربراہ!
مصطفیٰ ﷺ نے مرتبہ بخشا سپہ سالار کا

یہ پچھاڑیں کھا رہے تھے شدّتِ غم کے سبب
جب ملے ہیں اپنے خالق سے محمد مصطفیٰ ﷺ
پا پیادہ تھے خلیفہ، آپ گھوڑے پر سوار
طیبہ سے جَیشِ اُسامہ رضی اللہ عنہ اِس طرح رُخصت ہُوا
حضرتِ بوبکر رضی اللہ عنہ امیرُ المومنیں نے ایک بار
جانشین ان کو مقرّر شہرِ طیبہ میں کیا
ہیں سوا سو سے زیادہ ایسے اقوالِ نبی ﷺ
جو ہوئے مروی اسامہ رضی اللہ عنہ سے بصد صدق و صفا
تھے اسامہ، زید رضی اللہ عنہما کے فرزند، محبُوبِ رسول ﷺ
خامۂ محمودؔ کیوں ہوتا نہ مصروفِ ثنا

☆☆☆

حضرت عبداللہ ابنِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الفتِ محبوبِ رب صلی اللہ علیہ وسلم تھی دولتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ
یوں بھی ہے تسلیم سب کو عظمتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ

تھیں اُمیمہ ان کی ماں، پھوپھی تھیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی
کیوں نہ ہوں ممدوح میرے حضرتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ

آپ تھے اَلسّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن اصحاب رضی اللہ عنہم میں
تھی رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے قربتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ

بدر کے اصحاب میں ہونے سے ثابت ہو گئی
شوکت و شان و شکوہ و حشمتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ

بھائی تھے زینب رضی اللہ عنہا کے جو بعدًا تھیں اُمُّ المومنین
ہر طرح سے ہے بڑی ہر نسبتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ

کافروں نے نعشِ عبدُاللہ رضی اللہ عنہ کا مُثلہ کیا
رب کے ہاں اِس سے بڑھی ہے وقعتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ

دفن میدانِ اُحُد میں ہیں یہی حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ
یہ بھی ہے محمودؔ وجہِ سطوتِ ابنِ جحش رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ہوئے یوں صاحبِ ایماں ابُو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ
مقدر پر رہے نازاں ابو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ

بنو نجّار میں سے ایک، خالد رضی اللہ عنہ زید کے بیٹے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعِ فرماں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

رہے ہر معرکے میں ساتھ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
اطاعت کا تھے اک عنواں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا میزباں طیبہ میں ہونے کے نتیجے میں
بنے رضوان کے مہماں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

وہ جدِّ امجدِ پیرِ ہراتؒ، اَخلاق کے پیکر
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لطف کے خواہاں ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ

علی رضی اللہ عنہ نے نہرواں میں دے دیا اپنا علَم ان کو
تھے فردِ بیعتِ رضواں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

عریضہ حِمْیَری نے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لکھا تھا
تھا جن کے پاس، وہ تھے ہاں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ

پے قولِ نبی ﷺ پیری میں جانا مصر کو ان کا!
مُحدِّث تھے بہر عنواں ابو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ
مزار ان کا، خلائق کا ہے مرجع اب بھی ٹرکی میں
کہ تھے محبوبِ حق انساں ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
حدیثیں ڈیڑھ سو محمودؔ مروی ان سے ملتی ہیں
تھے ایسے حاملِ عرفاں ابُو ایُّوب انصاری رضی اللہ عنہ

☆☆☆

شکرؔ صد شکرِ خداؔ میری زباں پر ہے سدا
خالد ابنِ زیدؔ ابو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ کا نام
دیگر اصحابؓ نبی ﷺ کے ساتھ ذکرِ ابنِ زید رضی اللہ عنہ
بعدِ حمد و نعتؔ میں کرتا ہی رہتا ہوں مُدام

☆☆☆

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی ﷺ کے میزباں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
عقیدت کا نشاں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
حُنین و بدر میں اور بیعتِ رضواں کے موقع پر
جہاں آقا ﷺ، وہاں حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ
بروئے مُسندِ احمد، احادیثِ نبی ﷺ کے تھے
حقیقی قدرداں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
رسولِ پاک ﷺ کی الفت کے دعویدار لوگوں کے
ہوئے ہیں ترجماں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
مواخاتِ مدینہ میں بنے بھائی یہ مُصعب رضی اللہ عنہ کے
رہے یوں شادماں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
نصاریٰ کے زمانے میں بھی تھی محفوظ قبر ان کی
ہے ٹرکی، ہیں جہاں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ
انھیں دی تربیت آقا ﷺ نے، میں محمودؔ ناعت ہوں
کہاں میں اور کہاں حضرت ابو ایّوب انصاری رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت ابوذر غفاری (جندب بن جنادہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پسندیدہ رہا اسلام جُندُب بن جُنادہ رضی اللہ عنہ کا
صحابہ میں بڑا ہے نام جُندُب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا
غفاریؓ لائے غَفَّارُ الذُّنُوب اللہ پہ ایماں
ہوا مشہور ''بُوذر'' نام جُندُب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا
تقرُّب کا انھیں حاصل تھا درجہ بزمِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں
یہ تھا سب سے بڑا انعام جُندُب بن جُنادہ رضی اللہ عنہ کا
قناعت اور توکُّل تھی ابوذر رضی اللہ عنہ کی خصوصیّت
بتاتا ہے یہ ہر اقدام جُندُب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا
مسلّم تھا تقدُّم دینِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں
نتیجہ لایا استفہام جُندُب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا
شَغَف ان کا تھا قرآن واحادیثِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے
یہی تو تھا مذاقِ عام جُندُب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا
وہ ناجائز سمجھتے مال و دولت جمع کرنے کو
بہت اِس میں تھا استحکام جُندُب بن جُنادہ رضی اللہ عنہ کا

خلافِ حکمِ رب یا سُنّتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہٹ کر
کوئی ملتا نہیں ہے کام جُندُب بن جُنادہ رضی اللہ عنہ کا
زر و سیم و جواہر سے نہ رکھّے وہ ذرا رغبت
کوئی سمجھے اگر پیغام جُندُب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا
مجھے محمودؔ یوں بھی اکتنازِ زر سے نفرت ہے
کہ ہوں منجملۂ خُدّام جُندُب بن جنادہ رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

پیار تھا اتنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے
تم کہو ضرب المثل اس کو تو گویا حق کہو
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان پہ کرتے تھے کرم بے انتہا
قانعِ اعظم کہا کرتا ہے محمودؔ آپ رضی اللہ عنہ کو

☆☆☆

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

راسخ ہے میرے قلب میں عظمت بلال رضی اللہ عنہ کی
تر ہے زبان مدح میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی

ویسی حضور ﷺ کو بھی تھی الفت بلال رضی اللہ عنہ سے
جیسی حضور ﷺ سے تھی محبّت بلال رضی اللہ عنہ کی

سرشار تھے نبی ﷺ کی محبت سے سربسر
دیتی ہے گرم ریت شہادت بلال رضی اللہ عنہ کی

فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے کہ جھوٹے نہیں بلال رضی اللہ عنہ
کیسی مُسلّمہ ہے صداقت بلال رضی اللہ عنہ کی

آقا ﷺ کو رکھ کے آنکھ میں دیتے تھے وہ اذاں
یہ ذوق و شوق و جذب، یہ قربت بلال رضی اللہ عنہ کی

پایا نہ جب حضور ﷺ کو نظروں کے سامنے
پھر آہ تھی، اذاں نہ تھی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی

''آقا'' کہا عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں احترام سے
حسنین رضی اللہ عنہما کے دلوں میں تھی عزّت بلال رضی اللہ عنہ کی

نُصرت اسے خدا کی، نبی ﷺ کی رضا ملے
جس کے نصیب میں ہو حمایت بلال رضی اللہ عنہ کی

ایسا کبھی ہو کاش کہ طیبہ سے پیشتر
جا کر دمشق، دیکھ لوں تُربت بلال رضی اللہ عنہ کی

محمودؔ ہو گی مدحِ نبی ﷺ کا یہ تتمہ
جو بات بھی کروں گا میں بابت بلال رضی اللہ عنہ کی

☆☆☆
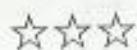
ہائے ہوّز بجائے حُطّی کے
ساتھ لے کر بلال رضی اللہ عنہ آ پہنچا

(مرقع نعت۔ ص ۱۷)

جیسی بلال رضی اللہ عنہ کی تھی قبولِ حضور ﷺ تھی
اس طرح کی تو کوئی بھی رنگت نہ بن سکی

(منہاجِ نعت۔ ص ۸۶)

☆☆☆
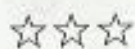
حضرت بلالِ حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی ﷺ سے عشق ہے ہنر بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا
کرے نہ ذکر کیوں بشر بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا

محبتِ رسول ﷺ کا تو ان کے دل پہ تھا اثر
اثر ہے میرے قلب پہ بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا

جو سچّا آنحضور ﷺ نے کہا انھیں، تو ہو گیا
ہر ایک لفظ معتبر بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا

بروزِ حشر دوستو! تمھیں جو موقع مل سکا
تو دیکھ لینا کرّوفر بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا

اذان دیں تو ذہن میں خیال مصطفیٰ ﷺ کا ہو
موذّنوں پہ ہو اثر بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا

اُدھر کے لوگ خُلد کو قبول ہوں گے لازماً
اشارہ ہو گیا جدھر بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا

اگر رشید جا سکا دمشق تو یقین ہے
کبھی نہ چھوڑے گا یہ در بلال بن رباح رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

مؤذنِ رسول حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سب حواری نبیوں علیہم السلام کے دیکھے
لیکن ان میں کوئی بلال رضی اللہ عنہ نہیں
(تسبیح نعت۔ ص ۸۰)

دیکھے لوگوں نے کج کُلاہ بہت
لیکن اُن ﷺ کا بلال رضی اللہ عنہ ہے کچھ اور
(دیارِ نعت۔ ص ۴۱)

رُتبۂ خادمِ نبی ﷺ یہ ہے
ہے قریبِ خدا بلالؓ حضور ﷺ
(وارداتِ نعت۔ ص ۵۶)

میں غلامِ بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ ہوں
کیا اثر مجھ پہ ہوں حسینوں کے
(تسبیح نعت۔ ص ۱۲۸)

ہیں بلال و ابنِ یاسر رضی اللہ عنہما سرفراز
سرنگوں بُوجہل ہے اور بُولہب
(تضامینِ نعت۔ ص ۳۱)

مُصعب و عمّار و خبّاب و بلالِ پاک رضی اللہ عنہم نے
دامنِ سرکار ﷺ پکڑا اور چھوڑا کفر کو
مشرکینِ نابکار ان پر ستم ڈھانے لگے
وہ مگر بولے نہیں بدلیں گے، جو چاہو کرو
(سیرتِ منظوم۔ ص ۴۰)

☆☆☆

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقدر تھا بہت اچھا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار تھا سچا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا
جواں کے حال پر فرمائی شفقت میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تو بہتر ہو گیا فردا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا
اذان ان کو سکھائی خود حبیب خالقِ کُل صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ تھا تلمیذ کا ناتا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا
قرینہ الفتِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ سمجھے گا
اثر جس قلب پر ہو گا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا
جہاں ہو گا منوّر ان کی سیرت کے اُجالے سے
منوّر دین سے دل تھا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا
مؤذن بیتِ خالق کا بنایا ان کو آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے
گلا اتنا سُریلا تھا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ماتھے پر رکھا اور دی دُعا ان کو
نہ کیوں محمودؔ ہو شیدا ابو محذورہ جمحی رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بنا جو میرے دل میں گھر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
تو ذکر ہے زبان پر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
بنا رلیا تھا بعد میں غلام اہلِ روم نے
عراق تھا اگرچہ گھر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
غلامی سے ملی تھی جس سے رُستگاری آپ کو
تھا حُسنِ خُلق کا ہنر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
غلام تھے، نجات پا کے آ گئے تھے دین میں
جھکا خدا کے آگے سر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
تجارت اور ہجرت اور پھر قناعت عُسر میں
ہر ایک کام معتبر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
وہ مال دے کے کافروں کو خالی ہاتھ آ گئے
مدینے کا تھا یوں سفر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
خیال احتیاط کا روایتِ حدیث میں
رہا طریق عمر بھر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا
وہ اب بھی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں، بقیع میں
یہ تذکرہ ہے مختصر صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شمعِ الفت کے رہے پروانے مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ
ایک عالم ہو گیا شیدائے مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ

خُوبرُو، خوش پوش، خوش گفتار، باکردار تھے
ربُّ العزّت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

قید کاٹی، مشرکینِ مکّہ سے پٹتے رہے
صبر و اِستغنا کا اک پیکر تھے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

مشکلیں راہِ خدا میں آپ نے جھیلیں بہت
دین کے تھے اِس قدر متوالے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

دل میں رکھتے تھے محبّت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی
بس اِسی حالت میں سوئے جاگے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

ہجرتیں حبشہ کو دو کر کے مدینے آ گئے
تین ہجرت والے یوں کہلائے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

جب ابھی یثرب کو سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے شرف بخشا نہ تھا
تھے مبلّغ اس میں دینِ حق کے مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ

فتحِ مکّہ اور اُحُد کے معرکوں میں لاجرم
تھے علم دارِ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ

معرکے میں شدّتیں تھیں جب اُحُد کی جنگ میں
لشکرِ کُفّار سے ٹکرائے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

حمزہ اور ابنِ جحش رضی اللہ عنہما کے ساتھ ہیں سوئے ہوئے
ساتھ انھی کے خود شہادت پا کے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ

زیرِ لطفِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم امروز تھا ان کا رشید
اِس طرح روشن ہُوا فردائے مُصعَب بن عُمیر رضی اللہ عنہ

☆☆☆

دین کے پہلے مبلّغ مصعبِ خوش گو رضی اللہ عنہ ہوئے
دی اُحُد کے معرکے میں جان بھی دیں کے لیے

☆☆☆

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرے دل پر اثر گہرا ہے سیفُ اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا
ثنا گو اِس لیے بندہ ہے سیفُ اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

مہارت ان کی دُنیا نے فنونِ جنگ میں دیکھی
تہوّر آشنا جینا ہے سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

حبیبِ خالقِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خالُو تھے خالد رضی اللہ عنہ کو
کہ یوں بھی مرتبہ اعلیٰ ہے سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

جو لہراتا ہوا اونچا رہا اَقصائے عالم میں
شجاعت کا وہی جھنڈا ہے سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

سپاہی تھا نہ ان جیسا' نہ ان جیسا کوئی جنرل
بہادُر جو ہے' وہ شیدا ہے سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

فتوحاتِ مسلسل یوں رہیں منسوب حضرت رضی اللہ عنہ سے
پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے' جو منشا ہے سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

سپہ سالارِ اعظم کامیابی کی علامت تھے
بجا ہے گر کہیں' فردا ہے سیف اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

علامت میری خوش بختی کی ہے محمودؔ بے شبہ
زباں پر ذکر جو آیا ہے سیفُ اللہ خالد رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

حضرت عمرو ابن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

خم درِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ سر ہے عمْرو ابنُ العاص رضی اللہ عنہ کا
یوں مرے دل پر اثر ہے عمْرو ابنُ العاص رضی اللہ عنہ کا

مل کے سیفُ اللہؓ سے' آئے حصارِ دیں میں تھے
سچ ہے یہ' جنّت میں گھر ہے عمْرو ابنِ العاص رضی اللہ عنہ کا

مصر کے فاتح تھے یہ' بت توڑنے والے بنے
ذکر یہ المختصر ہے عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کا

ان کی ہر تقریر ٹھہری ہے فصاحت کا کمال
قول ہر اک معتبر ہے عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کا

مات اِس فن ہوئی جعفر رضی اللہ عنہ سے حبشہ میں فقط
جو خطابت کا ہنر ہے عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کا

یوں بھی کرتے ہیں کرم مجھ پر مرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے دل سے بھی گزر ہے عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کا

یہ غلامی کاش مل جائے کہیں محمودؔ کو
جو ہے خادمؔ دیدہ ور ہے' عمْرو ابنُ العاص رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رلیا کرتا ہوں یوں میں نام اُسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کا
سراہا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کام اسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کا

وہ پہلے یثربی تھے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین میں آئے
نہ ہو ممنون کیوں اسلام اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا

نہیں اِس باب میں کوئی بھی یارو دوسری رائے
برائے دیں تھا ہر اقدام اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا

اسی سے تو پڑی تھی نیو اسلامی ریاست کی
جو عُقبہ میں تھا استفہام اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا

کفالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آ گئی اولاد اسعد رضی اللہ عنہ کی
مقدر تھا یہ خوش انجام اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا

نثارِ دینِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم ہر صلاحیّت ہماری ہو
یہی سمجھا ہوں میں پیغام اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کا

اگر چاہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم محمودؔ راضی تجھ سے ہو جائیں
عقیدت سے تو دامن تھام اُسعد بن زُرارہ رضی اللہ عنہ کا

☆☆☆

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے رہی جو قربتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
تھی پاکیزہ نہایت طینتِ عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ

محبّت تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی، دولتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
توکّل اور قناعت ثروتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

رہِ اسلام پر چلنے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے پر
مظالم جھیلتے تھے حضرتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

سُمیّہ رضی اللہ عنہا ، ان کی ماں، اسلام کی پہلی شہیدہ تھیں
مسلّم اِس طرح ہے عظمتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

سوا ربِّ جہاں کے اور سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے
کسی جانب نہیں تھی رغبتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

رہے تھے یہ مگن اِحقاقِ حق، اِبطالِ باطل میں
سلیم ایسی رہی ہے فطرتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

جلال و عدلِ خالق ہو گا جس دن اپنے زوروں پر
نظر آئے گی اس دن سطوتِ عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ

خلوص و عشق کی، الفت کی اور حسنِ عقیدت کی
رسولِ پاک ﷺ سے تھی نسبتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
میں ان کے ہاتھ چوموں، پاؤں کو چھو لوں، یہ خواہش ہے
قیامت میں جو دیکھوں صورتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
مصائب آلِ یاسرؓ نے بہت دیں کے لیے جھیلے
نہ کیوں محمودؔ کرتا مدحتِ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ

☆☆☆

وہ کامیاب ہو گیا جس خوش نصیب نے
یاسر رضی اللہ عنہ کے خانوادے سے درسِ وفا لیا
(منہاجِ نعت۔ص۸۲)

☆☆☆

خوش ہوئے ان پر پیمبر ﷺ، خوش رہا ان پر خدا
میں نہ کیوں کرتا رہوں گا ابنِ یاسر رضی اللہ عنہ کی ثنا

☆☆☆

حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عقیدت سراپا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ
پیمبر ﷺ کے شیدا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ
اطاعت گزارِ رسولِ مکرم ﷺ
ہمارے ہیں آقا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ
صحابہ رضی اللہ عنہم تھے سب یوں تو خادمِ نبی ﷺ کے
تھے خدمت میں یکتا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ
رہے دس برس بارگاہِ نبی ﷺ میں
حقیقت کے جُویا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ
صحابیہ اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا ان کی ماں تھیں
انھی کا تھا بیٹا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ
درخشندہ کوکب تھے جب دینِ حق کے
تو لائے سویرا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ
یہ خیبر میں، خندق میں اور بدر میں تھے
شجاعت سراپا انس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ

تھے حق گو ابوحمزہؓ تھے پاک سیرت
شریعت کے رسیا اَنس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ

تبحّر کا درجہ تفقُّہ میں پایا
تھے دانا و بینا اَنس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ

شفیق اتنے ہیں، کرتے رہتے ہیں میرے
غموں کا مُداوا اَنس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ

جلا بخش دی ہے مری شاعری کو
ہیں ایسے مسیحا اَنس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ

ارم میں ملے ان کی خدمت کا منصب
جو فرمائیں ایما اَنس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ

تھے محمودؔ وہ استعارہ رِضا کا
وفا کا کنایہ اَنس ابنِ مالک رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ثنا یوں زباں پر ہے حضرت حَسَن رضی اللہ عنہ کی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی فضیلت حسن رضی اللہ عنہ کی

تھے جوادؓ خاتونِ جنّت رضی اللہ عنہا کے بیٹے
مروّت، سخاوت تھی عادت حسن رضی اللہ عنہ کی

نواسے تھے، دلبر تھے مولائے کُل صلی اللہ علیہ وسلم کے
نہ کیسے ہو دل میں عقیدت حسن رضی اللہ عنہ کی

ہمیں ماہِ رمضاں سے یوں بھی ہے الفت
کہ رمضان میں تھی ولادت حسن رضی اللہ عنہ کی

صداقت، لیاقت، شرافت میں یکتا
تو ضرب المثل ہے نفاست حسن رضی اللہ عنہ کی

جو ہونی تھی، اس خانہ جنگی کو روکا
تدبُّر حسنؓ کا، فراست حسن رضی اللہ عنہ کی

میں محمودؔ ہوں ان کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم کا مادِح
مرے دل پہ ہے نقش وقعت حَسَن رضی اللہ عنہ کی

☆☆☆

حضرت حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عاشور کی ہے شب، شبِ غربت حسین رضی اللہ عنہ کی
ہے کتنی دل گداز حکایت حسین رضی اللہ عنہ کی

جو کچھ ملا، ملا ہے بدولت حسین رضی اللہ عنہ کی
ہر ہر قدم ہے ہم کو ضرورت حسین رضی اللہ عنہ کی

ہے دشمنانِ دیں کو شقاوت حسین رضی اللہ عنہ سے
ایمان کی ہے جان محبّت حسین رضی اللہ عنہ کی

پڑھتے ہیں وہ نماز تہِ خنجرِ جفا
ضرب المثل ہوئی ہے عبادت حسین رضی اللہ عنہ کی

بڑھ بڑھ کے دشمنوں پہ کیے وار بے دریغ
یہ عزم، یہ شجاعت و ہمت حسین رضی اللہ عنہ کی

محمودؔ کے مقام پہ ہوں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
معلوم ہو گی حشر میں وقعت حسین رضی اللہ عنہ کی

اہلِ دُوَل عدو ہیں اگر، تو ہُوا کریں
مجھ کو تو بس ہے چشمِ عنایت حسین رضی اللہ عنہ کی

یا رب! مثالِ شفقتِ ظلِّ ہما رہے
خدّامِ جاں نثار پہ رحمت حسین رضی اللہ عنہ کی

محمودؔ مجھ کو نارِ جہنّم سے کیا خطر
میں خادمِ حسینؓ، تو جنّت حسین رضی اللہ عنہ کی

☆☆☆

فاطمہ بی بی رضی اللہ عنہا کے بیٹے تھے، حسَن رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے
تھے حسین ابنِ علی رضی اللہ عنہما سبطِ نبیؐ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم

"ہے اسے مجھ سے محبّت اور اس سے ہے مجھے"
ان کے بارے میں حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہا

اور یہ اپنے خدا سے عرض کی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے
"تو بھی الفت ان سے رکھنا، خالقِ ارض و سما!"

☆☆☆

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لکھ رہا ہوں میں مناقب حضرت عبدُاللہ رضی اللہ عنہ کے
بیٹے اسماءؓ و زبیر عوّام قرشی رضی اللہ عنہ کے جو تھے
تھیں صفیہؓ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی، دادی آپ کی
اور خدیجہؓ مومنوں کی ماں تھیں پھوپھی باپ کی
عائشہؓ خالہ تھیں اور صدّیقؓ نانا جان تھے
ہیں مسلّم مرتبے ددھیال اور ننھیال کے
گود میں لے کر لُعاب ان کو چٹایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
چُھٹپنے میں فیض یابِ بیعتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے
رومیوں سے جنگ یہ اتنے سلیقے سے لڑے
فتح کا مُژدہ لیے واپس مدینے کو گئے
تھے خطیبِ بے بدل اور صاحبِ فضل و کمال
اُسوۂ سرکارِ ہر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اک زندہ مثال
جب خلافت کے بجائے آ گئی موروثیت
آگے عبداللہ رضی اللہ عنہ کے آئی نہ کوئی مصلحت

دستبردارِ خلافت جب ہُوا ابنِ یزید
سامنے تھے ملّتِ بیضا کے، یہ مردِ رشید
شامیوں کی شورشیں، عبدالملک کی سازشیں
تھیں تو ان سے مل گئیں لوگوں کی ذاتی رنجشیں
بیٹا تھا ابنِ صفیہؓ کا جو اک مردِ فرید
آخرش حجّاج بن یوُسف نے کروایا شہید

☆☆☆

بعدِ ہجرت، سب سے پہلے بچّہ جو پیدا ہُوا
وہ عظیم المرتبت انسان عبدُاللہ رضی اللہ عنہ تھا

☆☆☆

خیر التابعین حضرت اُویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پائی ہے جو بڑائی قَرَن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے
عشقِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی قَرَن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

گزری اُحد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا، جب سنا یہ حال
رسمِ وفا نبھائی قرن کے اویس رضی اللہ عنہ نے

وہ آخری منازلِ عشقِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھیں
پائی جہاں رسائی قرن کے اویس رضی اللہ عنہ نے

فاروق و مُرتضیٰ رضی اللہ عنہما گئے خود چل کے ان کے پاس
وہ آشنائی پائی قرن کے اویس رضی اللہ عنہ نے

ملّت کی مغفرت کے لیے مانگ کر دُعا
اُمّت کی کی بھلائی قرن کے اویس رضی اللہ عنہ نے

دُنیا میں۔ عاشقانِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
فرمائی رہنمائی قرن کے اویس رضی اللہ عنہ نے

شامل کیا رشید کو خُدّامِ نعت میں
سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائی قَرَن کے اُویس رضی اللہ عنہ نے

☆☆☆

انصارِ مدینہ رضی اللہ عنہم

انصارِ ذی وقار رضی اللہ تعالیٰ عنہم

نہیں کرتا ہوں تنہا مدح انصارِ مدینہ کی
کیا کرتی ہے دُنیا مدح انصارِ مدینہ کی

مری شام و سحر سرکارِ ہر عالم ﷺ کی مدحت ہے
مرا امروز و فردا مدح انصارِ مدینہ کی

نثارِ مصطفیٰ ﷺ کر دیں انھوں نے اپنی جانیں تک
میں آخر کیوں نہ کرتا مدح انصارِ مدینہ کی

اگر دیکھے گی شہرِ سرور و سرکارِ ہر عالم ﷺ
کرے گی چشمِ بینا مدح انصارِ مدینہ کی

کیے جاتا ہوں صبح و شام اخلاص و عقیدت سے
زِ رُوئے حکمِ آقا ﷺ مدح انصارِ مدینہ کی

ہُوا مجبور اپنے دل کے ہاتھوں اور کرتا ہے
ہر اک دانا و بینا مدح انصارِ مدینہ کی

رقم محمودؔ میرے خالق و مالک نے کر دی ہے
زبانِ دل پہ گویا مدح انصارِ مدینہ کی

☆☆☆

مرے آقا ﷺ کے دریائے سخاوت کا کرشمہ ہے
کوئی مہماں نوازی سیکھ لے انصارِ آقا ﷺ سے

(شہرِ کرم۔ص ۱۲۱)

☆☆☆

غلامانِ سرکار ﷺ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

غلامانِ نبی ﷺ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

صحبتِ سرور ﷺ میں تھے شاداں غلامانِ نبی ﷺ
اور تھے اس اعزاز پر نازاں غلامانِ نبی ﷺ

تھے نبی ﷺ کے عشق کا عنواں غلامانِ نبی ﷺ
سب مسلمانوں کے ہیں سلطاں غلامانِ نبی ﷺ

بوفکیہ و عامر و ثوباں رضی اللہ عنہم غلامانِ نبی ﷺ
تھے صُہیب و زید اور صفواں رضی اللہ عنہم غلامانِ نبی ﷺ

حضرتِ عمّار و خبّاب و ابوکبشہ رضی اللہ عنہم بھی تھے
اور تھے عدّاس اور ذکواں رضی اللہ عنہما غلامانِ نبی ﷺ

جو رہے ممدوح اصحابِ جلیل القدر رضی اللہ عنہم کے
تھے بلال و بوذر و سلماں رضی اللہ عنہم غلامانِ نبی ﷺ

تر زباں ہے اُمّتِ سرکار ﷺ جن کی مدح میں
تھے اُنس اور سالم و شقراں رضی اللہ عنہم غلامانِ نبی ﷺ

ربِّ عالم کے مقرّب تھے سب اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم
ان میں تھے مکحول اور کیساں رضی اللہ عنہما غلامانِ نبی ﷺ

اس صفِ اشرافِ ملّت میں بطورِ خاص تھے
بُولُبابہ اور فضالہ رضی اللہ عنہما ہاں غلامانِ نبی ﷺ

معرفت رکھتے تھے آقا ﷺ کی، خدائے پاک کی
اس طرح تھے صاحبِ عرفاں غلامانِ نبی ﷺ

اپنے حُسنِ آخرت کے واسطے کرتے رہے
مصطفیٰ ﷺ پر جان کو قرباں غلامانِ نبی ﷺ

جانشینانِ نبی ﷺ کی اور خودِ سرکار ﷺ کی
مجلسِ شوریٰ کے تھے ارکاں غلامانِ نبی ﷺ

خدمتِ سرکار ﷺ کی برکت سے ہوں گے لازماً
حشر کے دن صاحبِ فرماں غلامانِ نبی ﷺ

جب یہ سب محمودؔ ہیں فی الواقعہ آقا مرے
کیوں نہ ہوں ممدوح احقر ہاں غلامانِ نبی ﷺ

........رضی اللہ تعالیٰ عنہم

☆☆☆

غلامانِ پیمبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم

سب غلامانِ پیمبر ﷺ ہیں ہمارے آقا
ہوں وہ شقران کہ سالم ہوں کہ سلمانِ عرب رضی اللہ عنہم

(بستانِ نعت۔ ص ۷۰)

میں غلامانِ رسول اللہ ﷺ کو ”آقا“ کہوں
بوفکیہ و سالم و شقران ہیں، عمّار رضی اللہ عنہم ہیں

(نیازِ نعت۔ ص ۸۴)

ہو صُہیب و ابنِ یاسر کی، بلالِ پاک رضی اللہ عنہم کی
کر بیاں الفت کی ہر اک داستاں معجز بیاں

(نیازِ نعت۔ ص ۲۹)

بن گیا عمّارِ یاسر یا ابوذر یا بلال رضی اللہ عنہم
”جو پناہِ سیّدِ کون و مکاں ﷺ میں آ گیا“

(سرودِ نعت۔ ص ۳۷)

بلال و زید و صہیب و شقراں رضی اللہ عنہم کی عظمتیں یہ بتا رہی ہیں
”سعادتِ دو جہاں کا موجِب ہے مصطفیٰ ﷺ کا غلام ہونا

(صدائے نعت۔ ص ۵۵)

☆☆☆

شاعرانِ دربارِ رسول رضی اللہ عنہم

حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مدح خواں ہیں حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ
خدا کے ہم زباں ہیں حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ہر اک مدحت سرا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں تو معظم ہے
مگر روح و رواں ہیں حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

وہ جس کی حکمرانی ہو دلوں پر، ہے وہی حاکم
ہمارے حکمراں ہیں حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

جو ناموسِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفّظ کے لیے اُٹھے
وہ اک شیرِ ژیاں ہیں حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

سخن اک ایک ان کا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا مظہر
محبّت کا جہاں ہیں حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

مرے قالب نے جاں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کو پائی
تو شاہِ مُلکِ جاں ہیں حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

مدد رُوحُ الامیں علیہ السلام کرتے تھے ان کی نعت گوئی میں
کمالِ عزّ و شاں ہیں حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

جنھیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بٹھا کر نعت سنتے تھے
وہ یکتا مدح خواں ہیں حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

زبانِ اہلِ دل سے جو قیامت تک بیاں ہو گی
اک ایسی داستاں ہیں حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ہیں سارے نعت گو محمودؔ رہرو راہِ الفت کے
امیرِ کارواں ہیں حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ

☆☆☆

اُس کو حاصل ہو گی تائیدِ جنابِ جبریل علیہ السلام
پائے گا جو مدحتِ حسّانِ انصاری رضی اللہ عنہ کا ذوق

اِس لیے لازم ہے سارے نعت گوؤں کے لیے
ابنِ ثابت حضرتِ حسّانِ انصاری رضی اللہ عنہ کا ذوق

☆☆☆

سرگروہِ نعت گویانِ جہاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آج دل خنداں ہیں اپنے اور نگاہیں گوہریں
ضو فگن ہم پر ہُوا ہے شہپر روحُ الامیں علیہ السلام
دل پہ کندہ ہو گئے ہیں کس کی عظمت کے نگیں
روح اپنی آج ہے جذبِ عقیدت کی امیں
کس کی الفت کا دیا روشن ہے دل کے طاق میں
ذکر کس کا ہو رہا ہے انفُس و آفاق میں
قند ہے جس کا سُخن، بُوئے نَفَس جس کی گلاب
جو رہا دربارِ سرکارِ جہاں ﷺ میں باریاب
جس پہ لطفِ مصطفیٰ ﷺ ہوتا تھا بے حدّ وحساب
شاعرِ دربارِ پیغمبر ﷺ ملا جس کو خطاب
سامنے جس شخص کی عظمت کے، دل از خود جھکے
سرگروہِ نعت گویانِ جہاں کہیے اسے

عاشقوں اور مدح خوانانِ نبی ﷺ کا رہنما
مقتدا و پیشوا کُل عالمِ اسلام کا
نام لیتا ہوں تو ہو جاتا ہے دل درد آشنا
جس کے ہونٹوں پر رہا ذکرِ نبی صَلِّ عَلیٰ
نورِ حق سے تھی منور جس کی قندیلِ دماغ
تا ابد روشن رہے گا جس کی عظمت کا چراغ
کس کے قلب و ذہن میں سرکار ﷺ کی توقیر تھی
کس کی آنکھوں میں رسولِ پاک ﷺ کی تصویر تھی
کس کا جاگا بخت، کس کی اوج پر تقدیر تھی
نورِ یزدانی کی کس کے قلب پر تنویر تھی
کون ہے جس کو میسّر چشمِ حق آگاہ تھی
وردِ لب جس شخص کے مدحِ رسولُ اللہ ﷺ تھی
اس کی عظمت ہو گئی احساس پر پرتو فگن
اس کی مدحت ہو چلی ہے آج موضوعِ سُخن
جس کے لب پر نعت رہتی تھی بہ فضلِ ذوالمنن
لطفِ خلّاقِ دو عالم سے، بہ فیضِ پنجتن رضی اللہ عنہم
ہم نبی ﷺ کے نام لیواؤں کو اپنا رہنما
حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی صورت میں ملا

☆☆☆

سرخیلِ واصفانِ مصطفیٰ ﷺ

میرے لب پر آج یہ کس کی ثنا کی بات ہے
رہنمائے واصفانِ مصطفیٰ ﷺ کی بات ہے
عظمتِ آقا ﷺ کے اک رمز آشنا کی بات ہے
ان کے نقشِ پا پہ چلنے کی دُعا کی بات ہے

کون ہے ممدوح میرا؟ ہے زباں پر کس کا ذکر
فیض پاتی ہے میری تخیل کس سے، کس سے فکر
کون ہے، اعزاز جس کو میرے آقا ﷺ نے دیا
کون ہے جس پر خداوندِ دو عالم خوش ہُوا
نعت میں کس کا ہُوا روحُ الامیں علیہ السلام بھی ہم نوا
کس پہ آقا ﷺ کا ہوا لطف و کرم بے انتہا
عرشِ اعظم پر جگہ پائی تھی کس کی خاک نے
کون ہے جس کو دُعا دی تھی رسولِ پاک ﷺ نے

مُصحفِ احساس کی تفسیرِ کامل کون ہے
سُنّتِ خلاقِ ہر عالم کا حامل کون ہے
لائقِ مدح و ثنا، عزّت کے قابل کون ہے
مدح گوؤں میں بتاؤ، میرِ محفل کون ہے
گلستانِ نعت جس سے نُزہت افزا ہے، وہ پھول
حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ ثنا خوانِ رسولؐ

جب بھی دشمن نے نبی ﷺ کی ذات پر حملہ کیا
شعر کی تلوار لے کر اس پہ فوراً پل پڑا
اس کی مدحت کا سلیقہ، اس کا اندازِ ثنا!
گلشنِ وصفِ نبی ﷺ کا ہے وہ مُرغِ خوشنوا
اس سے بڑھ کر دوستو! ہے کون مدّاحِ نبی ﷺ
زندگی جس کی اسی مقصد کی خاطر وقف تھی

اس عظیم المرتبت کی کس طرح مدحت کروں
زندگی بھر جو رہا آقا ﷺ کے آگے سرنگوں
غم نہیں، مجھ کو ملا ہے گرچہ بختِ واژگوں
پر میں مدّاحِ ثنا گوئے رسولِ پاک ﷺ ہوں
حضرت حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ نبیؐ کا ترجماں
حضرتِ حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ سا دُنیا میں کہاں

وہ نبیِّ محترم ﷺ کا ایک یارِ باصفا
جس کا اک اک سانس تھا محمودؔ مصروفِ ثنا
جس کو آقا ﷺ نے کئی بار از رہِ لطف و عطا
نعت پڑھنے کے لیے منبر پہ چڑھنے کو کہا
"بر سرِ منبر پڑھو حسّان رضی اللہ عنہ" آقا نے کہا
سب نے دیکھا نعت گوئی کا یہ اوج و مرتبہ

☆☆☆

حضرت کعب ابنِ زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پہلے تو تھے دیں کے مُنکر حضرتِ ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہ
نعت گو تھے آخر آخر حضرتِ ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہ

کعب بن مالک کے اور حسان رضی اللہ عنہما کے ساتھی ہیں یہ
بن رواحہ کے معاصر حضرتِ ابنِ زہیر رضی اللہ عنہما

پڑھ لیا میں نے قصیدہ آپ کا "بانت سعاد"
ہیں مرے ممدوح شاعر حضرتِ ابنِ زہیر رضی اللہ عنہ

توبہ کر کے اپنے جرم ہجو گوئی سے، ہوئے
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پہ حاضر حضرتِ ابنِ زہیر رضی اللہ عنہ

لاتے ہی ایمان محبوبِ خدائے پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر
ہو گئے تھے دیں کے ناصر حضرتِ ابنِ زہیر رضی اللہ عنہ

ہیں اثر انداز افکارِ عقیدت پر مرے
حضرتِ حسان اور پھر حضرتِ ابنِ زہیر رضی اللہ عنہما

سچ ہے یہ، محمودؔ تھا پایاب انھیں بحرِ سخن
رکھتے تھے افکار نادر حضرتِ ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت کعب بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نعت کا پیغام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے
شاعرِ اسلام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے

تر زباں ہو کر مدیحِ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں
راکبِ ایّام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے

ان کی نعتیں ان کے گھر جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سنتے رہے
صاحبِ انعام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے

مشکلیں آئیں تو راہِ صدق پر قائم رہے
یعنی خوش انجام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے

عُقبۂ کبریٰ میں کی بیعت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
تابعِ احکام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے

اس طرح دادِ شجاعت دی اُحد میں آپ نے
وجہِ استحکام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے

دینی بھائی طلحۃُ الخیر رضی اللہ عنہ آپ کے تھے، ان کے ساتھ
پیار کا اِتمام حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ہوئے

☆☆☆

حضراتِ کعبین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

نعتِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر رہا ہے اکتفا کعبین رضی اللہ عنہما کا
اس لیے میں کر رہا ہوں تذکرہ کعبین رضی اللہ عنہما کا

ان کے منہ سے جھڑتے گُل ہائے عقیدت دیکھ کر
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کعبینؓ کے تھے، کبریا کعبین رضی اللہ عنہما کا

رہنما بن مالک و ابنِ زُہیر اس کے ہوئے
مادحِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہے آشنا کعبین رضی اللہ عنہما کا

دیکھتے تھے چہرۂ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم وہ شام و سحر
رُوئے الفت تھا اُدھر صبح و مسا کعبین رضی اللہ عنہما کا

در حقیقت نعت گو ان کے مقلّد ہیں سبھی
حشر تک بجھنے نہ پائے گا دیا کعبین رضی اللہ عنہما کا

صاحبِ لطف و شفاعت، شاہِ دارین صلی اللہ علیہ وسلم ان کے تھے
کیوں نہ پھر دارین میں ہوتا بھلا کعبین رضی اللہ عنہما کا

اس لیے محمودؔ میں دریوزہ گر دونوں کا ہوں
رُتبہ دربارِ خدا میں ہے بڑا کعبین رضی اللہ عنہما کا

☆☆☆

حضرت عبداللہ ابنِ رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بو محمد، باوفا ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ
واصفِ خیرُ الوریٰ صلی اللہ علیہ وسلم ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

کاتبِ قرآن، شہیدِ مُوتہ، سرور صلی اللہ علیہ وسلم کے مطیع
ذاکرِ ربّ، پارسا ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

ہجو گوئے مُشرکین، شاعرِ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
رکھتے تھے خوفِ خدا ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

درجہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تقرّب کا انھیں حاصل رہا
حاملِ صدق و صفا ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

بیعتِ عقبہ و رضواں میں رہا ان کا شمول
رہروِ راہِ ہُدیٰ ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

ان سے سرکوبی ابو رافع یہودی کی ہوئی
مرحبا، صد مرحبا ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

سرفروشی اور جانبازی تخصّص ان کا تھا
جس کے تھے عامل سدا ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

پائے تُو محمودؔ شفقت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہوں جو تیرے رہنما ابنِ رواحہ خزرجی رضی اللہ عنہ

☆☆☆

حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

رہا نعتِ نبی ﷺ سے پُر جو دیوانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ
اسی سے مدحتیں ساری ہیں شایانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

یہی ہے ثبت ان کی زندگی کے سارے لمحوں پر
نظر آتا ہے نعتوں میں بھی ایمانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

انھیں پہچان لینا مصطفیٰ ﷺ کو جان لینا ہے
ہے عرفانِ رسول اللہ ﷺ عرفانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

رسولِ پاک ﷺ بچپن میں رہے ان کی کفالت میں
مرا خامہ بیاں کرتا نہ کیوں شانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

حفاظت زندگی بھر آپ نے آقا ﷺ کی فرمائی
کوئی کم تو نہیں ملت پہ احسانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

"مرے ہوتے نبی ﷺ کا بال بیکا ہو نہیں سکتا"
میانِ دشمنانِ دیں تھا اعلانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

رہے گا حشر تک محمودؔ جاری اہلِ ایماں میں
نُعُوتِ پاک کی صورت میں فیضانِ ابوطالب رضی اللہ عنہ

☆☆☆
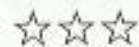
حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

والدہ رضی اللہ عنہا بھی اور دادا رضی اللہ عنہ بھی ہوئے واصل بحق
پھر ابوطالب رضی اللہ عنہ چچا نے ان ﷺ کا ذمہ لے لیا
پرورش کا، سرپرستی کا، نگہداری کا حق
چاہیے تھا جس طرح، ویسا ہی پورا کر دیا

(سیرتِ منظوم۔ص ۲۱)

جب تجارت کے سفر پر شام کو نکلے چچا رضی اللہ عنہ
دس برس کی عمر میں سرکار ﷺ بھی ہمراہ تھے
راہ میں راہب بُحَیرا[1] سے بچے حفظ و اماں
مشورہ پا کر تجارت سے مگر باز آ گئے

(سیرتِ منظوم۔ص ۲۳)

تھا ابوطالب رضی اللہ عنہ پہ یوں کُفّارِ مکّہ کا دباؤ
ہوں الگ آقا ﷺ سے اور ان کی اعانت چھوڑ دیں
یوں ملا ان کو جواب اِن سے کہ ممکن ہی نہیں
کر دیا جائے نہ جب تک دفن مٹی میں ہمیں

(سیرتِ منظوم۔ص ۲۴)

☆☆☆
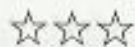
شاعرانِ دربارِ رسالت

آئینہ دار عشقِ صحابہ رضی اللہ عنہم کے رنگ کی
قرآن کے عُلوم سے ہے فیض یاب نعت
(نعت۔نمبر ۴۴)

لب اصحاب رضی اللہ عنہم پہ رہی ہے یہ
رب کا ارشاد نعتِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم ہے
(نعت۔نمبر ۱۲)

بیٹھ کر منبرِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم پہ کہی نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایسے حسّان رضی اللہ عنہ نے پائی سرِ منظر ترجیح
(مدحت سرور صلی اللہ علیہ وسلم۔ص ۷)

محمودؔ تم بھی نقشِ قدم اس کے چوم لو
بے شک و شبہ رہنما حسّاں رضی اللہ عنہ ہے نعت کا
(نعت۔نمبر ۱۵)

نعت کے پُل سے گزرنے میں نہ دقت ہو گی
ہاتھ تھامیں گے وہاں حضرتِ حسّاں رضی اللہ عنہ میرا
(تضامین نعت۔ص ۶۳)

لحد میں میری رکھ دینا عزیزو!
نعُوتِ حضرتِ حسّان رضی اللہ عنہ لا کر
(مدحت سرور صلی اللہ علیہ وسلم۔ص ۱۳)

☆☆☆

شاعرانِ دربارِ رسالت

نعت کہتا ہوں میں جب احمد رضاؔ کے فیض سے
نام سے حسّان رضی اللہ عنہ کے، کرتا ہوں اس کا انتساب
(حدیث شوق۔ص ۳۴)

انسانیت ذرا اگر انسان میں رہے
ہر وقت نعت گوئی کے ارمان میں رہے
خاصانِ محترم کے وہ اعیان میں رہے
جو پیرویٔ حضرتِ حسّان رضی اللہ عنہ میں رہے
رُوحُ القُدس کی پھر وہ اعانت نہ پائے کیوں
(مخمسات نعت۔ص ۴۴)

فضائے طیبہ سے ہے میری فکر پیوستہ
مجھے ملا جو ہے حسّان و کعب رضی اللہ عنہما کا رستہ
کہوں گا نعتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ برجستہ
نیا کروں گا میں ہر بار پیش گلدستہ
نہیں ہے سوچ کا طائر جو میرا پربستہ
(مخمسات نعت۔ص ۹۵)

وہ قصرِ استجابِ حضرتِ خالق میں جا پہنچا
چلا جو شخص تقلیدِ جنابِ کعب و حسّاں رضی اللہ عنہما میں
(منتشرات نعت۔ص ۱۷)

☆☆☆

ہوں حسّان و کعب رضی اللہ عنہما ان کے جب دائیں بائیں
کریں یاد مجھ کو نبی ﷺ تو مزا ہو
(صباحِ نعت۔ص ۲۶)

حسّان و کعب رضی اللہ عنہما سے ہے تدلیلِ نعت خوانی
ثابت ہوئی ہے اس سے تفضیلِ نعت خوانی
(نعت۔نمبر ۵۱)

سلسلہ محمودؔ تک پہنچا نبی ﷺ کی نعت کا
جو چلا ہے بن رواحہ' کعب اور حسّان رضی اللہ عنہم سے
(وارداتِ نعت۔ص ۲۸)

حسّان' بن رواحہ و ابنِ زُہیر رضی اللہ عنہم سے
قائم رہے گی حشر کے دن تک سبیلِ نعت
(نعت۔نمبر ۳۰)

لطفِ حبیبِ خالق و مالک ﷺ سے دی ہمیں
حسّان و بن رواحہ رضی اللہ عنہما نے تعلیم نعت کی
(نعت۔نمبر ۴۵)

وہ حسّان و ابوطالب رضی اللہ عنہما کا پیروکار ہوتا ہے
نبی ﷺ کی نعت جس کے شعر کا معیار ہوتا ہے
(دیوانِ نعت۔ص ۲۹)

☆☆☆
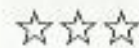
دیکھا کہ شہنشاہِ مدینہ ﷺ کے ہیں ناعت
ایران کا جامیؒ ہو کہ حسّانِ مدینہ رضی اللہ عنہ
(تسبیحِ نعت۔ص ۸۹)

بے شبہ بن زُہیر رضی اللہ عنہ کی فرماں روائی ہو
قائم جہاں میں ہو اگر اقلیم نعت کی
(نعت۔نمبر ۰)

وہ ردائے نبی ﷺ سے نوازے گئے
مایۂ کعب رضی اللہ عنہ کو رہنما نعت کا
(نعت۔نمبر ۳۱)

کعب رضی اللہ عنہ و بُصیریؒ کو جو ملی تھی گلیمِ نعت
مجھ کو بھی دیں حضور ﷺ بہ لطفِ عمیمِ نعت
(نعت۔نمبر ۳۸)

جو کعب رضی اللہ عنہ و بُصیریؒ کو بخشی گئی تھی
بلا شک و شبہ ردا نعت کی ہے
(نعت۔نمبر ۴۳)

لکھی ہم ایسے شاعروں کی رہنمائی کو
کعب رضی اللہ عنہ و بصیریؒ ایسے کرم گستروں نے نعت
(نعت۔ص ۴۱)

☆☆☆
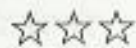
شاعرانِ دربارِ رسالت

اگر ہے چادرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طلب تجھ کو
نعوتِ کعب رضی اللہ عنہ و بصیریؒ سے اکتساب رہے
(التفاتِ نعت۔ص ۲۲)

کعب رضی اللہ عنہ و بصیریؒ کی بھی سفارش جو ساتھ ہے
دلوائے گا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روا نعت کا ریاض
(نعت۔نمبر ۵۰)

نعت صحابی کہتے تھے
کعب، ابوطالب، حسّان رضی اللہ عنہم
(مرقعِ نعت۔ص ۵۸)

سیّد و سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثنا گستر تھے
بن رواحہ ہوں کہ کعبین کہ حسّانِ عرب رضی اللہ عنہم
(مرقعِ نعت۔ص ۷۰)

نعت کعب اور حسّان رضی اللہ عنہما تک نے کہی
یوں ہمیں بھی میسّر سند ہو گئی
(عنایتِ نعت۔ص ۶۱)

بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرح جس نے شہادت پائی
کوئی ایسا بھی ہوا ان کا ثنا گر پیدا
(مرقعِ نعت۔ص ۱۲)

☆☆☆

شاعرانِ دربارِ رسالت

نعت گو ہوں، مرے رہنماؤں میں ہیں
بن رواحہ بھی، کعبین و حسّان رضی اللہ عنہم بھی
(بستانِ نعت۔ص ۸۰)

اصحاب شاعر شانِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تھے تر زباں
ابنِ رواحہ، کعب اور حسّان رضی اللہ عنہم۔ سب کے سب
(تابشِ نعت۔ص ۳۲)

کعبؓ و حسّان رضی اللہ عنہما و جامیؒ و محسنؒ
نامور ہیں عنادلِ مدحت
(تابشِ نعت۔ص ۴۷)

نعت سیرت ہی پہ محدود سمجھنے والو!
شعرِ حسّان رضی اللہ عنہ کو معیار کہوں یا نہ کہوں
(صدائے نعت۔ص ۷۶)

یوں لب و خامہ پہ ہے حسّان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا نام
تذکرہ ہے نعت کے اس قلزمِ مواج کا
(مرقعِ نعت۔ص ۸۹)

چلا میں نعت گوئی میں اگر حسّان رضی اللہ عنہ کے پیچھے
ردائف آگے آگے چل رہی تھیں، قافیے پیچھے
(بستانِ نعت۔ص ۹)

☆☆☆

شاعرانِ دربارِ رسالت

تر زباں ہونے کو نعتِ پاک میں، محشر کے دن
ابروئے حسّان رضی اللہ عنہ کی مجھ کو اجازت چاہیے
(دیارِ نعت۔ ص ۲۶)

چلا کعب و حسّان رضی اللہ عنہما سے آیا مجھ تک
عقیدت کا ہے سلسلہ نعتِ آقا صلی اللہ علیہ وسلم
(نعت۔ نمبر ۲۳)

قصائد میں نے علّامہ بُصیریؒ کے، پڑھے دل سے
عقیدت سے نعُوتِ حضرتِ حسّان رضی اللہ عنہ کو جانچا
(مدحتِ سرور صلی اللہ علیہ وسلم۔ ص ۲۲)

قسمت جو ساتھ دے تو ہمیں بھی نصیب ہو
کعب رضی اللہ عنہ و بصیریؒ کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گلیم دی
(فردیاتِ نعت۔ ص ۳۴)

اصلاحِ شعر کا ملا اعزاز کعب رضی اللہ عنہ کو
فکرِ بصیریؒ کیوں نہ ہو چادر کے ذکر میں
(منہاجِ نعت۔ ص ۷۸)

قلم جو نعت کہنے کے لیے ہاتھوں میں لے اپنے
وہ پیروِ بن رواحہ کا ہو یا ہو کعب و حسّاں رضی اللہ عنہم کا
(مینائے نعت۔ ص ۵۲)

☆☆☆

اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم
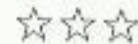
صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

اصحابِ صُفّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کر رہا ہوں آج میں اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم کی ثنا
جن کا شیوہ تھا توکّل، تھے قناعت آشنا

دل میں عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا، لب پہ تھا ذکرِ خدا
یوں رہے وہ شاغلِ اوراد ہر صبح و مسا

صُفّہ والے سب لباسِ صُوف میں تھے صوفیہ
لذّتِ نفس ایسے بندوں کا نہیں تھا مسئلہ

بُوفکیہ و بوفراس و بو عُسیب و حارثہ رضی اللہ عنہم
کب کوئی سامانِ دُنیا کی طرف ان میں جھکا

حنظلہ، ثوبان، بوذر اور ابنِ ساعدہ رضی اللہ عنہم
مستفیدِ تربیتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک تھا

درس گاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طالبوں میں نام ہے
ذُوالبجادَین اور عبداللہ ابنِ عمرو رضی اللہ عنہما کا

اہلِ فقر و حلم، اہلِ علم، دانش کے چراغ
تھے بلالِ پاک، سالم اور بن مالک براء رضی اللہ عنہم

اور بھی محمودؔ کچھ اصحابِ صُفّہ رضی اللہ عنہم کم نہ تھے
سب کے سب تھے مستنیرِ نورِ ذاتِ کبریا

☆☆☆

صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

پہلے تقلیدِ خدا میں کر مدیحِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پھر زبانِ قلب و جان و روح سے باقاعدہ
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

چاہتا ہے تُو اگر دل سے کہ ہو حق آشنا
رکھ حبیبِ خالقِ ہر دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رابطہ
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

ہو جو خواہاں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُلطاف کا
اپنے خُفتہ دل کو نورِ معرفت سے جگمگا
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

معصیت پیشہ ہے تُو مجھ سا، یا تو ہے پارسا
بعدِ حمدِ خالق و نعتِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

قبر میں، پُل پر، نہ ہو گا بر سرِ میزاں تجھے
دغدغہ کوئی، کوئی اندیشہ کوئی مخمصہ
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

رُستگاری روزِ محشر ہو جو تیرا مُدعا
بے گماں ہو گا وہاں پر تیرے حق میں فیصلہ
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

کافروں پر سخت، آپس میں رحیم انسان تھے
ان سا کوئی رحم دل تھا اور نہ کوئی سُورما
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

وہ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محب تھے اور تھے محبوب بھی
تجھ سے خوش ہوں گے رسولِ کبریا صَلِّ عَلیٰ
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

قُربت آقا کی، قرابت سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
ہے سُرور انگیز بھی اور کیف زا و جاں فزا
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

ہے اساسِ ایمان کی محمودؔ حُبِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور حُبِّ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تو سمجھ کر ضابطہ
ذکر کران صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کا

☆☆☆

صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

ہر شعبۂ حیات میں بے شبہ رہنما
اصحابؓ ہیں حضور ﷺ کے، اور ان کی آل ہے
(وارداتِ نعت۔ ص ۲۶)

درس لے کر سرورِ کونین ﷺ کے اصحابؓ سے
عزت و توقیرِ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم ہم کرتے رہے
(وارداتِ نعت۔ ص ۷۷)

ستاروں سے ہدایت پا سکیں گے صرف وہ بندے
رسا ہوں گے جو اہلِ بیتِ سرور ﷺ کے سفینے تک
(وارداتِ نعت۔ ص ۹۲)

ہیں جہاں آرام فرما آل بھی، اصحاب رضی اللہ عنہم بھی
ہے وہ پیغمبر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم
(شہرِ کرم۔ ص ۱۳۱)

آل و صحابہ رضی اللہ عنہم کی بنی جب سے قیام گاہ
رشکِ بہشت تب سے ہوئی جنتُ البقیع
(شہرِ کرم۔ ص ۱۰۵)

واسطہ اصحاب و اہلِ بیتِ آقا ﷺ کو بنا
اِس طرح سے تو حبیبِ حق تعالیٰ تک پہنچ
(دیوانِ نعت۔ ص ۳۰)

☆☆☆

صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

کیا صحابہؓ کی اہمیت جانیں
جن کی ممدوح ان ﷺ کی آلؓ نہیں
(تسبیحِ نعت۔ ص ۸۰)

عترت و اصحابِ سرور ﷺ کی ثنا خوانی کروں
کوئی تو ہو جائے مجھ سے کام شایانِ حیات
(مدحتِ سرور ﷺ۔ ص ۳۳)

میرے آقا ﷺ کی تو ہر نسبت حیات افروز ہے
ہوں صحابہ یا کہ اہلِ بیت رضی اللہ عنہم، نسبت چاہیے
(دیارِ نعت۔ ص ۲۷)

نبی ﷺ کی نسبتیں ساری ہیں لائقِ عزت
مرے حضور ﷺ کے اصحاب و آلؓ۔ کیا کہنے!
(اوراقِ نعت۔ ورق ۳)

ہیں اہلِ بیتِ پاک کی، اصحابِ پاک رضی اللہ عنہم کی
آقا ﷺ کے اردگرد وفا کی کہانیاں
(مدحتِ سرور ﷺ۔ ص ۴۱)

صحابہ اُن ﷺ کے جو ہیں، ان کے اہلِ بیتؓ جو ہیں
کوئی بڑے سے بڑا ان کی خاکِ پا بھی نہیں
(مدحتِ سرور ﷺ۔ ص ۵۶)

☆☆☆

صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

آل آپ ﷺ کی ہے آیۂ تطہیر کی امیں
اک اک صحابی آپ کا قدسی صفات ہے
(اشعارِ نعت۔ ص ۳۵)

سرِ صحابہ رضی اللہ عنہم پہ جس کے کرم کا سایہ تھا
وہ اہلِ بیتؓ کا پیارا حضور ﷺ کا دامن
(تسبیحِ نعت۔ ص ۱۲۸)

دیکھے تو کوئی نسبتِ سرور ﷺ کا قرینہ
اصحاب ستارے ہیں تو عترت رضی اللہ عنہم ہے سفینہ
(تسبیحِ نعت۔ ص ۹)

منقبت گویانِ اصحابؓ نبی ﷺ
مدح گوئے پنجتن علیہ السلام ہو جائیں گے
(وارداتِ نعت۔ ص ۵۰)

یہاں آرام فرما آل و اصحابِ پیمبر ﷺ ہیں
یہیں آقا ﷺ کا ہے روضہ، ادب گاہِ محبّت ہے
(ظہورِ کرم۔ ص ۱۷۱)

مدفن مرا مدینہ ہو یا رب کہ اِس جگہ
سرکار ﷺ بھی، صحابہؓ بھی ہیں، اہلِ بیتؓ بھی
(فردیاتِ نعت۔ ص ۱۰۱)

☆☆☆

صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

جو اہلِ بیت کہلائے، صحابہؓ تھے جو حضرت ﷺ کے
انھوں نے عظمتیں پائیں مرے آقا ﷺ کی قربت سے
(کتابِ نعت۔ ص ۳۶)

اقربا ہوں یا صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے
ان کی ہے ایک ایک نسبت لازوال
(التفاتِ نعت۔ ص ۴۹)

جسے صحابۂ سرکار ﷺ سے محبّت ہے
وہ اہلِ بیتِ پیمبر ﷺ سے اختلاف کرے
(تابشِ نعت۔ ص ۴۵)

ان ﷺ کی ہر نسبت کو سر آنکھوں پہ رکھنا چاہیے
نام لیوا رہ صحابہ کا، نبی ﷺ کی آل کا
(مرقعِ نعت۔ ص ۸۵)

اپنے محبوب ﷺ کے اصحابؓ پہ وہ راضی ہے
اور محبوب ہے اللہ کو آلِ محبوب ﷺ
(نیازِ نعت۔ ص ۹)

اصحابؓ کو ملی ہے جو قربت حضور ﷺ سے
ہے آلؓ کو نصیب قرابت حضور ﷺ سے
(عنایتِ نعت۔ ص ۴۱)

☆☆☆

صحابہ و اہلِ بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم

گھر والے ہیں جیسے کشتی
اور ان صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ستارے
(عنایتِ نعت۔ص ۵۰)

ہو ایمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پختہ
اور اصحاب و عترت رضی اللہ عنہم اجمعین پر ہو
(عنایتِ نعت۔ص ۵۴)

گھر والوں سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت ہے نمایاں
اصحاب میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ہے نمایاں
(نیازِ نعت۔ص ۴۶)

وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے، ستارہ ہے ہدایت کا وہی
جس نے پایا لمحۂ صحبت شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقرباؓ سے تو مؤدّت کو نبھا
ہے یہی تو رشتۂ الفت شہِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
(منہاجِ نعت۔ص ۳۱)

تو عترتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفینے پہ بیٹھ جا
تجھ سے چھپیں گے دہر کے طوفان سب کے سب
(تابشِ نعت۔ص ۳۵)

☆☆☆

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

الفت و اخلاص کی داعی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
تھیں رضاعی امی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
جب بھی لکھا جائے گا مضمونِ ایثار و وفا
ہوں گی اس مضمون کی سُرخی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
شیر خواری کے دنوں میں، چھٹپنے کے دور میں
دیتی تھیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو لوری حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو "اُمّی بَعْدَ اُمّیْ" کہ دیا
امی آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو رہیں پیاری حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
بچے عبداللہ و شیما تھے تو والد بوذوھیب
قابلِ تکریم ہیں ہستی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
زندگی بھر میں مقدم ہر طرح رکھتی رہیں
سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا
رات دن آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہیں وہ چار سال
کہتے ہیں ان کو سبھی "دائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا"

☆☆☆

حضرت برکہ اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کرتے تھے برکہ رضی اللہ عنہا سے الفت اتنی شاہِ مُرسلیںؐ
"اُمّی بَعْدَ اُمّیْ" کے فرمان کی حامل ہوئیں
خادماؤں میں تھیں یہ اُمُّ الظّبا رضی اللہ عنہا ہی بہتریں
خدمتِ سرکارِ والا صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آفریں، صد آفریں!
پہلے حبشہ، پھر مدینہ ۔ ہجرتیں دونوں ہی کیں
بعض غزووں میں بھی تھیں محبوبِ خالق صلی اللہ علیہ وسلم کے قریں
ثعلبہ کی بیٹی، حبشی تھیں، کنیزِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
نام برکہ تھا، مگر پھر اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا ہو گئیں
شادیاں ان کی ہوئیں حضرت عبید و زید رضی اللہ عنہما سے
اُمّہاتُ المؤمنیں رضی اللہ عنہن کی بھی رہی ہیں ہم نشیں
بعد میں حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سا بھی گو بیٹا ہوا
اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا ہی ولیکن آپ کہلاتی رہیں
ان کو حاصل ہو گیا دیں میں تقدُّم کا شرف
جب کہا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے، ایمان لے آئیں وہیں

چھے برس کی عمر میں ابواء سے لائیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
آمنہ رضی اللہ عنہا اُمُّ النّبی جب کبریا سے جا ملیں
سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گودوں کھلایا آپ نے
سب سے زیادہ ساتھ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رہیں
سارے ماہ و سال آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھے جن کے سامنے
پرورش اور خدمتِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ جو مامور تھیں
میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا جنّت کی خاتون آپ کو
پانچ احادیثِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے مروی ہوئیں
واحد حبشی جس نے مرثیہ کہا سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
آپ تھیں، اس میں تو کوئی دوسری رائے نہیں
پھول مدحِ اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا کے نہ کیوں کھلتے یہاں
ہے بہت زرخیز یہ محمودؔ کے دل کی زمیں

☆☆☆

حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رابطِ الفت رکھ کے گہرا فاطمہ بنتِ اَسد رضی اللہ عنہا
والدہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گویا فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
کمسنی میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی کفالت میں رہے
تھیں عنایت کا کنایہ فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
پہلے خدمت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی، پیش کرتیں ماحضر
بعد میں کھاتی تھیں کھانا فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا
اپنے بیٹے سے زیادہ ان کا رکھتی تھیں خیال
اتنی تھیں سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شیدا فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
ہاشمی اولاد پیدا کرنے والی جنتی ہیں
ان میں بھی ہے نام پہلا فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
پہلے ان کی قبر میں لیٹے نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پا گئیں یوں حُسنِ عقبیٰ فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
پوتی ہاشم کی جو تھیں اور تھیں علی حیدر رضی اللہ عنہ کی ماں
میری بخشش کا وسیلہ فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا
پیار ہے جن کو بھی بوطالبؓ سے اور سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
ہوں گی ان سب کا سہارا فاطمہ بنتِ اسد رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرت صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رب کی بندی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا
خاندانی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

سرورِ عالم حبیبِ خالقِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
پیاری پھوپھی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

تھیں بہن حمزہ رضی اللہ عنہ کی جو عوام کی زوجہ ہوئیں
ایسی ہستی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

زیرک و صابر تھیں، دور اندیش تھیں، شاعر بھی تھیں
اور سچی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

مار ڈالا اک یہودی غزوۂ احزاب میں
وہ مثالی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

اک شجاعت اور شہامت کا تھا مضمونِ حسیں
اس کی سُرخی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

آپ تھیں محمودؔ سمدھن حضرتِ بوبکر رضی اللہ عنہ کی
حق کی داعی تھیں صفیہ بنتِ عبدالمطلب رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرت اُمِّ ہانی بنتِ ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانتے تھے التفاتِ اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کو
یہی اک بات کافی ہے نجاتِ اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کو

ابوطالب کی بیٹی تھیں، علی حیدرؓ کی ہمشیرہ
بیاں کیسے کرے کوئی صفاتِ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کو

چھیالیس آپ سے مروی حدیثوں کو کوئی دیکھے
تو پھر وہ جان پائے کائناتِ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کو

ضروری ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسے بے حد عقیدت ہو
سمجھنا چاہے جو بھی نفسیاتِ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کو

تخصّص ان کا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے
بیاں جو کرنا چاہو تم حیاتِ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کو

انھی کے گھر سے بُلوائے گئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِسرا کو
یہ اہمیت خدا نے دی ہے ذاتِ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کو

عیاں ہو گی اسی پر عظمتِ نخلِ ابوطالب رضی اللہ عنہ
کہ جو محمودؔ دیکھے گا ثباتِ اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا کو

☆☆☆

حضرت سُمیّہ بنت خباط رضی اللہ تعالیٰ عنہا

شہیدِ دینِ سرکارِ جہاں ﷺ پہلی سُمیّہؓ تھیں
وہی جو والدہ عمّارِ یاسرؓ کی سُمیّہؓ تھیں
رہیں ثابت قدم اسلام پر وہ آخری دم تک
کہ اپنے دعوئ ایمان میں سچی سُمیّہؓ تھیں
انھی کی زندگی عرفانِ سرور ﷺ کا اشارہ ہے
فرازِ اُنسِ آقا ﷺ کی جو اک سیڑھی سُمیّہؓ تھیں
جو دو اونٹوں سے اُلٹا باندھ کر چیرا گیا ان کو
نہ اُف تک جس نے کی تھی، بس وہی ہستی سُمیّہؓ تھیں
مصائب آلِ یاسر رضی اللہ عنہم نے بہت دیں کے لیے جھیلے
پرویا رب نے جس میں سب کو وہ ڈوری سُمیّہؓ تھیں
جو خاوند کی طرح پا کر شہادت، پا گئیں جنّت
وہ عبداللہ اور عمّار رضی اللہ عنہما کی امّی سُمیّہؓ تھیں
جنھوں نے جاں نثاری کی روایت کو شرف بخشا
رسولِ حق ﷺ کی الفت کی وہی داعی سُمیّہؓ تھیں

☆☆☆

حضرت اُمّ عمّارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اُحُد کے دن غنیمت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
علَم دارِ شُجاعت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
بنُو نجّار سے تھیں، عقبۂ کبریٰ میں شامل تھیں
ہر اچھائی کی صورت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
کیا قتل آپ نے بیٹے کے دشمن کو لڑائی میں
نشانِ عزم و جرأت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
حفاظت آقا و مولا ﷺ کی پامردی سے فرمائی
کہ اک کوہِ عزیمت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
اُحُد کی جنگ میں کفّار آخر جب ہوئے پسپا
تو اک وجہِ ہزیمت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
احادیثِ رسول اللہ ﷺ بھی کچھ ان سے مروی ہیں
سراپا عجز و طاعت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا
اُحُد میں آئے بارہ زخم ان کے جسمِ اطہر پر
مگر اک وجہِ نُصرت تھیں نُسَیبہ اُمِّ عمّارہ رضی اللہ عنہا

☆☆☆

حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جو عشقِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے فرد تھا
نام اس کا تھا اُویس رضی اللہ عنہ ، وہ مجذوب مرد تھا
(دیارِ نعت۔ ص ۲۸)

اویسِ پاک رضی اللہ عنہ سے بہتر کسی کا نام کیا ہو گا
کتابِ عشقِ سرور ﷺ کو اس عنواں کی توقع ہے
(صباحِ نعت۔ ص ۷۰)

محفلِ سرور ﷺ کے حاضر باش تھے حضرت اویس رضی اللہ عنہ
یوں' زیارت کر نہ پائے تھے نبی ﷺ کی عمر بھر
(مدحتِ سرور ﷺ۔ ص ۳۶)

عاشقِ محبوبِ رب ﷺ حضرت اویسِ پاک رضی اللہ عنہ تھے
یہ سَنَد ان کو بھی بعدِ امتحاں حاصل ہوئی
(اوراقِ نعت۔ ورق ۱۱)

الفاظ کا یہ کھیل نہیں ہے' خدا گواہ
سیکھو اویسِ پاک رضی اللہ عنہ سے ترکیبِ عاشقی
(فردیاتِ نعت۔ ص ۳۵)

تھے اویسِ پاک رضی اللہ عنہ سب سرمایہ داروں سے بڑے
دولتِ عشقِ نبی ﷺ ہے دولتوں سے مختلف
(التفاتِ نعت۔ ص ۳۲)

☆☆☆

حضرت اویسِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اویسِ پاک رضی اللہ عنہ سا کوئی نہ پایا
محبت کے ہیں یوں لبھے ہزاروں
(تسبیحِ نعت۔ ص ۱۰۰)

پڑھنا اویسِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالاتِ زندگی
عشقِ نبی ﷺ کا چاہو جو شہکار دیکھنا
(دیارِ نعت۔ ص ۷۸)

ہم کو اویس رضی اللہ عنہ سا کوئی عاشق نہ مل سکا
دُنیائے عشق و الفت و ایثار چھان لی
(شعاعِ نعت۔ ص ۱۸)

نصیب کم ہی کسی اور کو ہوئی ہو گی
اویسِ پاک رضی اللہ عنہ نے جو پائی آپ ﷺ کی چاہت
(بیانِ نعت۔ ص ۵۲)

دیکھ کر تو اویسِ قرن رضی اللہ عنہ کی طرف
جادۂ عشقِ سرکار ﷺ پہچان بھی
(بستانِ نعت۔ ص ۸۰)

جذبِ عشقِ مصطفیٰ ﷺ حضرت اویسِ پاک رضی اللہ عنہ کا
ساری دُنیا میں عقیدت کی مہک پھیلا گیا
(سرودِ نعت۔ ص ۳۴)

☆☆☆

ایک ایک نسبت کو سلام

سرورِ عالم ﷺ کے ہیں اَجداد سب جنت مقام
آپ ﷺ کی آلؓ اور سب اصحابؓ ہیں اپنے امام
حمزہ و عباس و بوطالب رضی اللہ عنہم کا ہوں خادمِ مُدام
اہلِ بیتِ سرورِ کونین ﷺ ہیں ذی احتشام

والدینؓ مصطفیٰ ﷺ ہیں لائقِ صد احترام
اُن پہ ماں باپ اپنے قرباں، اُن پہ ہوں لاکھوں سلام

میرے آقا ﷺ کی رضاعی ماںؓ کی عظمت کو سلام
فاطمہؓ بنتِ اسد کی شانِ حُرمت کو سلام
اُمِّ ہانیؓ اور صفیہؓ کی فضیلت کو سلام
سرورِ کونین ﷺ کی ایک ایک نسبت کو سلام

ہیں حبیبِ خالقِ کونین ﷺ کے جو اقربا
ہوں تحیت اور سلام اُن سب پہ لاکھوں مرتبہ

میرے والد میرے آقا ﷺ کے غلامِ کمتریں
والدہ میری کنیزِ اُمّہاتُ المومنین رضی اللہ عنہن
مالک اپنی زندگی کے ہیں نبی آخریں ﷺ
اس درِ فیاض سے ہم جا نہیں سکتے کہیں

میری اولاد آپ ﷺ کے بچوں کی ہے دریوزہ گر
بھیجتی لاکھوں سلام اُن پر رہے گی عمر بھر

خاندانِ حضرتِ محبوبِ خالق ﷺ حبّذا
آپ ﷺ کی اولاد اور ماں باپ اور سب اقربا
اور صحابہ رضی اللہ عنہم جتنے ہیں، اُن سب پہ لاکھوں مرتبہ
ہوں سلام آقا مرے صَلِّ عَلٰی سَلِّمْ عَلٰی

آپ ﷺ کی نسبت کے حامل سب ہیں اپنے محترم
واسطہ اپنوں کا آقا ﷺ! اپنے بندوں پر کرم

☆☆☆

قطعۂ تاریخ تصنیف و اشاعت

ایک مدت سے خلوصِ تام سے راجا رشید
دہر میں پھیلا رہا ہے طیبِ بستانِ نبی ﷺ
معترف ہیں اُس کے حسنِ اہتمامِ نعت کے
نعت گویانِ نبی ﷺ مدحت نگارانِ نبی ﷺ

....

اِس کتابِ خوب میں محمود راجا نے کیا
رُوح پرور جاں فزا ذکرِ محبانِ نبی ﷺ
اُمہات المومنینؓ ' آبا و اجدادِ حضور ﷺ
مومنِ اول حمیریؒ' اُم ذی شانؓ نبی ﷺ
نورِ چشمِ ماہِ طیبہ ﷺ فاطمہ زہرا بتولؓ
اور ہیں جو دخترانِ پاک دامانِ نبی ﷺ
محتشم شیخینؓ و دامادانؓ محبوبِ خدا ﷺ
شبر و شبیر رضی اللہ عنہما ' لالہ ہائے بستانِ نبی ﷺ
باسعادت' خوش مقدر جن کی ہے تعداد دسؓ
صاحبانِ دولتِ اخلاص و عرفانِ نبی ﷺ
قرنیؒ' بوطالبؓ' ابوذرؓ' فارسیؓ' حمزہؓ' بلال
سرفروشانِ محمد ﷺ ' جاں نثارانِ نبی ﷺ
خوش نصیب اصحابِ صفہؓ پیکرانِ صبر و شکر
طیبہ کے انصارؓ یعنی حق گزارانِ نبی ﷺ

فاطمہ بنت اسدؓ' حضرت حلیمہ سعدیہؓ
اُم ایمنؓ ام ہانیؓ' خیر خواہانِ نبی ﷺ
بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ کے شاعرانِ باکمال
بن زہیرؓ' ابنِ رواحہؓ اور حسانؓ نبی ﷺ
جانِ رحمت کی ثنا جن کا تھا اعزازِ سخن
اور دیگر شاعرات و نعت خوانانِ نبی ﷺ
یہ سعادت مند و با عظمت' بلند اختر نفوس
تربیت پائی جنھوں نے زیرِ دامانِ نبی ﷺ
آفتاب و ماہتابِ حق' ہدایت کے نجوم
یہ مکرم ہستیاں ہیں مظہرِ شانِ نبی ﷺ
ان کے احوالِ مقدس سے ہے روشن یہ کتاب
اِس کو پڑھ کر شادماں ہوں گے محبانِ نبی ﷺ
اس کی تاریخِ نگارش کا نکل آیا ہے سال
جب کہا دو مرتبہ طارق نے ''فیضانِ نبی ﷺ''

....

۱۰۰۳ + ۱۰۰۳ = ۲۰۰۶

اِس کی تاریخ طباعت کی بھی طارق کو تھی فکر
از سرِ ''احسن'' کہی ہے ''باغِ فیضانِ نبی ﷺ''

....

۱ + ۲۰۰۶ = ۲۰۰۷

''غبارِ راہِ حجاز''

....

۸ ۲ ۴ ۱ ھ

محمد عبدالقیوم طارق سلطانپوری (حسن ابدال)

اشاریہ

☆☆☆☆☆

نعت کے موضوع پر دُنیا میں سب سے زیادہ کام کرنے والے

راجا رشید محمود کے مطبوعہ مجموعہ ھائے نعت (اردو)

ورفعنا لک ذکرک	حدیثِ شوق	منشورِ نعت	
سیرتِ منظوم	حی علی الصلوٰة	شہرِ کرم	
مدیحِ سرکار ﷺ	قطعاتِ نعت	کتابِ نعت	
حرفِ نعت	نعت	سلامِ ارادت	
اشعارِ نعت	اوراقِ نعت	مدحتِ سرور ﷺ	
عرفانِ نعت (صوبائی نعت ایوارڈ)	دیارِ نعت	تسبیحِ نعت	
صباحِ نعت	احرامِ نعت	شعاعِ نعت	
دیوانِ نعت	منتشراتِ نعت	منظومات	تضمینِ نعت
تجلیاتِ نعت	وارداتِ نعت	بیانِ نعت	مخمساتِ نعت
بینائے نعت	حرمِ نعت	التفاتِ نعت	فردیاتِ نعت
عنایتِ نعت	مرقعِ نعت	نیازِ نعت	۹۴
بستانِ نعت	سرودِ نعت	تابشِ نعت	
صدائے نعت	منہاجِ نعت	متاعِ نعت (۴۳) = ۲۸۵۰ صفحات	

قندیلِ نعت (زیرِ ترتیب)

مطبوعہ مجموعہ ھائے نعت (پنجابی)

نعتاں دی اُلی (صدارتی ایوارڈ)	حق دی تائید	ساڈے آقا سائیں ﷺ

= ۲۲۸ صفحات

مطبوعہ مجموعۂ حمد

تجدہ تحیت = ۱۲۳ صفحات ‏ خدائے شہرِ زمن (زیرِ ترتیب)

تحقیق نعت (مطبوعات)

پاکستان میں نعت	خواتین کی نعت گوئی	غیر مسلموں کی نعت گوئی
نعت کیا ہے؟	اقبال و احمد رضا: مدحتِ گرانِ پیغمبرؐ	انتخابِ نعت
مقدمہ "نعت کائنات"	مولانا ظہیر الدین خیوریؒ اور ان کی نعت گوئی	

اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ جلد دوم = ۲۳۲۲ صفحات

تخلیق مناقب

مناقبِ صحابہؓ = ۲۷۲ صفحات

> ۱۹۹۷ میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیق پر صدارتی ایوارڈ ملا۔ موضوع کا واحد ایوارڈ

تدوین نعت (مطبوعات)

مدیحِ رسول ﷺ	نعتِ خاتم المرسلین ﷺ	نعتِ کائنات
نعتِ حافظ	قلزمِ رحمت	مدیحِ سرورِ کونین ﷺ
فنِ نعت	لاکھوں سلام (دو حصے)	طرحی نعتیں (پندرہ حصے)
نعت کیا ہے؟ (چار حصے)	نعت ہی نعت (سولہ حصے)	کلامِ ضیا (دو حصے)
غیر مسلموں کی نعت (چار حصے)	سلامِ ضیا (دو حصے)	آزاد بیکانیری کی نعت
حسن بریلوی کی نعت	غریب سہارنپوری کی نعت	علامہ اقبالؒ کی نعت
بہزاد لکھنوی کی نعت	اختر الحامدی کی نعت	محمد حسین فقیر کی نعت
شید ابریلوی اور جمیل نظر کی نعت	کافی کی نعت	لطف بریلوی کی نعت
جوہر میرٹھی کی نعت	عبدالقدیر حسرت کی حمد و نعت	حقیر فاروقی کی نعت
حمید صدیقی کی نعت	عابد بریلوی کی نعت	نعتِ قدسی
عربی نعت	وارثیوں کی نعت	نعتیہ مسدس
آزاد نعتیہ نظم	نعتیہ رباعیات	نعتیہ تضمینیں
نورٌ علی نور	استغاثے	سوچ نور
رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے)	فیضانِ رضا	حضورؐ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال

= ۱۰۱۴ صفحات

تدوین حمد (مطبوعات)

حمدِ باری تعالیٰ	نقوش قرآن نمبر (اردو حمد)	حمدِ خالق

= ۳۰۴ صفحات

تدوین مناقب (مطبوعات)

مناقبِ سید ہجویریؒ	مناقبِ داتا گنج بخشؒ	مناقبِ خواجہ غریب نوازؒ
مناقبِ غوثِ اعظمؒ	مناقبِ سید ہجویریؒ داتا گنج بخش	مناقبِ بہاء الدین ذکریا ملتانیؒ

= ۱۰۰۲ صفحات

ماہنامہ "نعت" لاہور کی جنوری ۱۹۸۸ سے باقاعدہ اشاعت کے ۲۰ سال = ۲۶۵۹۰ صفحات

> دسیوں مقالاتِ نعت، دسیوں ادبی اور تنقیدی مقالات "متفرق احادیث کی تشریح" "حسبِ دستور" اور "طلوع" کے کالم، کتب سیرت النبی ﷺ میں پائے جانے والے بعض تسامحات کی تحقیق و تنقیش کے ساتھ مضامین و مقالات تحقیقی انداز میں لکھے گئے مقالات تصوف صحابہ کرام، اولیاء عظام اور صلحائے اُمت کی منظور مداحی۔
> (ایوان نعت رجسٹرڈ کے صدر، سید ہجویر نعت کونسل کے چیئرمین، مجلس فن رجسٹرڈ اور انجمن خادمان اردو کے جنرل سیکرٹری، ایوان اردو، سلام نعت کدہ، تحریک فلاح اور ایوان سیرت کے بانی)

سیرت رسول خیر ﷺ (مطبوعات)

نزول وحی — شعب ابی طالب — حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ — حضور ﷺ اور بچے — میرے سرکار ﷺ
درود و سلام — میلاد النبی ﷺ — میلادِ مصطفیٰ ﷺ
مدینۃ النبی ﷺ — عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ

اسلامیات (مطبوعات)

احادیث اور معاشرہ — ماں باپ کے حقوق — حمد و نعت
قادیانی: ایک تعارف

تراجم (انگریزی اور عربی سے)

الخصائص الکبریٰ از امام سیوطیؒ — فتوح الغیب از غوث اعظمؒ — تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرینؒ
نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب

نصابیات

نصابی کتب: تدوین سے طباعت تک — نصابی کتب: آراء و افکار
۱۹۸۷ء "درسی کتاب" برائے جماعت اوّل کے مصنف اول — ۱۹۸۸ء درسی کتاب برائے جماعت دوم کے مصنف اول
موجودہ "میری کتاب" برائے جماعت دوم کے مصنف اول — موجودہ "اردو کی ساتویں کتاب" کے ایڈیٹر
۱۹۶۸ سے ۱۹۹۵ تک اردو کی نصابی کتب کے ایڈیٹر

بچوں کے لیے نظمیں

راج دُلارے

تاریخ / پاکستانیات

تحریک ہجرت ۱۹۲۰ — اقوال قائداعظم اور پاکستان — قائداعظم: افکار و کردار

سفر نامے

سفر سعادت منزل محبت — دیارِ نور — سرزمین محبت
نعت کے سائے میں

۱۹۹۹ کا صوبائی سیرت ایوارڈ

أصحابي كالنجوم
فبأيهم اقتديتم اهتديتم